

CHECKED

126

۲۳۵

هُوَ الرَّشِيدُ

CHECKED 1995

قَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعِيدُ مَنْ وَعَظَ بِغَيْرِهِ
 قَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهَ
 ذِكْرُ السَّعِيدَيْنِ فِي سِيرَةِ الْوَالَدَيْنِ

Checked

1987

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد محمد خدا سهل وعلاء در و در برق ح سید انبیا حضرت مجھ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ السلام
 آکہ دو اصحاب باتفاقی و اتفاقی کہتا ہے و سیاہ ناچیز بلا اشتباہ خاک پا کر دوست ان محمد موصوم
 نقشبندی مجددی کان اللہ لہ و عفاف عنہ کہ برادر غیر حافظ محمد معقوب مجددی نے
 اس فقیر سے کہا کہ کتاب سینی سعید البیان فی مولود سر الائنس والجان مصنفہ شمس طیاری
 طریقت بدز فلک حقیقت تطلب شاد غوث ابدال و اوتاد عالم علم علامہ فاضل فہارم صحبوں تی
 حمید جدی امجدی جناب حضرت شاہ حمید نقشبندی مجددی دہلوی شاہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی جو ذکر ولادت شرفیہ و معراج عالی و شمال شیفہ و محشرات و وفات
 حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و علی آل و صحبہ وسلم میں برولیات صحیح زبان ارد و ملنی
 فرمائی ہے اور بذات شرفی خود یا زدہم بیج الاول کو ہر سال مجمع عام میں پڑھتے ہوئے
 کراز پھیج دے اور حال مختصر حضرت مصنف قدس سرہ کا بھی لکھد کو کہنا کہ یہ صحیح حال
 نجۃ الحمد اے سعین الحمد مصنفہ رضیم اللہ تعالیٰ کے چون کانزان اکرو و غلمند کرتے ہوئے

اس را که کو دو باب آیا تا مدد ایک حسن خاتمه پر باب اول احوال حضرت مصنف لعینی
 حضرت جدی امجدی سعین ساتھ فصلین ہیں فضل اول بیان ولادت شرفیہ
 و تحصیل علوم ظاہری و باطنی میں تاووقت جلوس مدارشاد فضل دوسری بیان
 مسند ارشاد میں فضل تیسری بیان احتراف و اوصاف میں فضل حوتیہ
 کرامات میں فضل پاچھوئن سماکشافت میں فضل حبیبی بیان پجرت حرمنیں پندریں
 و انتقال میں فضل ساقوئن ہردو برادران کرام و ہردو فرزندان خطام سوائیت
 والد قدس سرہ و خلفاء و اصحاب کے احوال میں باب دوم احوال فرزند احمد و حلف
 اکبر نشین حضرت مصنف لعینی عالم اجل فاضل اکمل نیر اسماں ولادت ماہ فلک یہی
 قطب و حیدر خوت فرمید والدی امجدی جناب حضرت رسول ناشاہ عبدالرشید عقشید
 مجددی دہلوی مدفن قدهس سرہ سعین بھی سات فصلین ہیں فضل اول بیان ولادت
 شرفیہ و تحصیل علوم ظاہری و سلوك باطنی تاووقت جلوس مسند ارشاد فضل دوسری
 بیان جلوس مسند ارشاد میں فضل تیسری بیان علوش ان آپکریں اقران والیں زبان
 فضل حوتیہ بیان احتراف و اوصاف میں فضل پاچھوئن کرامات و سماکشافت میں
 فضل حبیبی بیان اعمال و عادات و بعض مسائل معمولی حضرتین و حیثیت انتقال فیضیل
 ساقوئن احوال خلفاء و اصحاب میں خاتمه حال مصنف تکاب میں حسن خاتمه بعض
 اشمار نوی منظومہ مصنف تکاب امیدی کہ جمیع شرطیں تعمیل ہو نام کہہا اس سلسلہ
 کیا ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ولادت استغان و علیہ التکلان بباب
 اول احوال حضرت مصنف قدس سرہ فضل اول بیان ولادت شرفیہ و تحصیل
 علوم ظاہری و باطنی تاووقت جلوس مسند ارشاد و اوضاع ہو کہ ولادت شرفیہ ایک

مصطفیٰ آباد عرف لاپور میں عزیزہ بیان الاضر شاہ بارہ سو سترہ تھجھر کیم واقع ہوئی۔
 تھجھر زادت تاریخ ولادت شریفہ تھی اما رشد و برداشت و صلاح و ولایت صخر سن میں آئی بیٹی
 سو طاہر و باہر تو عمر تشریف دس سال تک نہیں پہنچی تھی کہ حخط قرآن شرافی ہو فرانع خاصل
 کی اوسمی عمر میں اپنے پیر و مرشد رضیقی قطبیہ ان خوش زمان جناب تھلوق غلام علی علوی دبلوی
 کی خدمت پا برکت میں حاضر ہو کر شرف بیعت سے درجہ بلند حاصل کیا آپ پر حضرت شاہ حسن
 عدایت خاص و شفقت بخشانہ بندول فرماتے ہیں جونکہ حضرت شاہ صد بوصوف نے عم شریف
 حالت تھجھر دین بسر کی زن و فرزند کی طرف توجہ نہ ہو تھیہ ایکو انسان فرزند کیا بارہ فرمایا کہ تو تو
 کہ تہنیہ بہت کہ تو نہیں چاہا کہ اپنا فرزند میں دیدیں یعنیہ بات قبول نکی مگر ابوسعید نے اپنا فرزند کو
 دیا ہے اوسکو اپنا فرزند دل بند کیا اور ہبایت اعتمام ایکی تربیت ملائی ہری و بالہنی کی طرف متوجہ ہوئے
 اور امر فرمایا اس اہم جمع کرنے سلوک بالہنی اور حوصلہ علوم عقلی اور عقلی کو خیانت نہیں اپنے ویسا ہی
 کیا لاپور میں حضرت مولوی سراج الحمد جو آئیکے والدیاحد کو حقیقی ماموں نے بزرگ عالم و عارف
 و محدث تھے تلمذ کیا اور سند حدیث مُسَلِّسلٰ بالاً لَوْلَیٰ کہ حضرت مجدد رضوی اللہ تعالیٰ عاصیہ مسیتی
 حاصل کی اور فتحی شش الدین بھی کہ بزرگ فاضل فقیہ تھی پڑا دنی میں مولوی فضل المام و
 مولوی فضل حق اور مولوی رشید الدین عکان گے اور حضرت شاہ عبدالغفران و حضرت مولوی
 ریفع الدین و مولوی شاہ عبدالقادر کی نسبت میں حاضر ہو کر استفادہ علوم فرمائی تھیں
 حضرت ایکی بہت تعلیم کرتے اور کمال شفقت فرماتے اجازت اس بند علم حدیث کی حضرت شاہ
 عبدالغفران سے کہ اونکو اپنے والد حضرت شاہ ولی اللہ اور اونکو شرح ابو طاہر علی تھی جو فتا
 اپنے بادی میں مذکور میں حاصل کیں اور لکھنؤ میں مولوی محمد اشرف مولوی نورسے پڑیا اس نہیں میں
 تقدیر کیا جسے بہرہ کی نہیں سے مدرش ہے طہریہ تھیں ہام فقا بعضا کے احتجاج

و تدقیق و نہایت شوق و درود سے کی تھی تمام حکام رات مطاعتہ میں گذر جاتی تھی وقت حلقہ تو پڑھا اپنے پیر و مرشد کے خدمت میں حاضر ہوا کرتے ہوئے اُنہوں نے اُنہوں نے مکان بہر جائیا حضرت کی آپ نے نظر ٹوٹی اشارہ سے بلا کر ایک طرف اپنی ہندسے بہبہ کر بڑی زور و قوت سے توجہ اپکو دیکھ دی تھی اکثر آپ کے پیر و مرشد اپنی طرف خطاب کر کے فرمایا کرتے کہ ہماری توجہ تمہاری بحث سے موقوف نہیں ہوتی حاضر غائب ایکسان رہتی ہر حالت غمیت میں ہے والد ماجد سے توجہ لیتھو ہو پندرہ برس خدمت میں ہے اپنے پیر و مرشد صاحبزادہ صاحب کی حاضری اپنی خاص توجیہات سلوک طریقہ نقش بندی مجددیہ نہایت تک طبع فرمایا نسبت اس خاندان عالیشان کی بہت بلند حاصل کی یغیضت ہر مقام آپ پر بخوبی منکش ف ہوتی انہزار اربعہ جو آپ کارس الہ ہوا و میں کہا ہے کہ حضرت پیر و مرشد نے اپنی توجیہات سے مقامات مجددیہ میں محاکوم سفر فراز فرمایا، حسب ناقص اپنے کے یغیضت و برکات ہر حالات ہر مقام جدابجا ادا و اسرار و افواہ علامہ علیحدہ محکم دریافت ہوئی بعض اسرار لا اینستار میں کہ او کو میانہ حکم محاکوم نہیں ہے بجانہ اللہ قادر توجیہ حضرت پیر ویکر کیا بیان کیا تھا ہر مقام میں کہ اول توجہ دیجئے ہوں لکھوں ہو ماہما کہ اوس مقام کو اپنے محل سے لا کر مجید الدین بآجھہ لا غور کو پستی امکان فہمی اور ہبہ اکراوس مقام عالمی میں کردیا غنیمت و خفت حضرت کی جو اسنے ایں پڑھی اگر تمام عمر خاک کر دیں آئکر اس نہ فیض نشانہ کی اپنی آنحضرتی کروں عشر عشیرہ اپنے کے حق تربیت کا ادا نہیں گر جیتن کن زبان شود ہے کو ڈیکٹ کر تو از هزار نتوانم کر دیا ایکروز اپنی از غایت بندہ نوازی اسلام کی طلب فیکر اپنے قریبیا کر فاتحہ اولاد حسکر حضرت پیران کہا رحمۃ اللہ علیہم پر ٹرکہ توجیہ ہوئی ویچھا اینکہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آله و سلم او حضرت مجدد الف ثانی حجۃ العدالت از زادۃ الامتحن شیخ حنفی امام حضرت شعراۃ الرض貌 رضا حجۃ مصعب مرضیۃ اللہ علیہم

شريف ہے ہیں حضرت مجدد حضرت کی جا کر پر تشریف رکھنے ہیں اور اوپر سر مبارک حضرت مجدد
و آپ ہوئے تو فاساہ سے عصہ ہوا ہیں اس خضرت صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم طویلہ فرمائیں اس خضرت صلی اللہ علیہ
و سلم کو جو شرف اس فذ دی پر مبدل فرمائے ہیں اس طور کے فضیل اس خضرت صلی اللہ علیہ
و سلم کا بواسطہ حضرت مجدد اس خاص سارہ ہو چکا ہے اور اس ذرہ بے مقدار کو درخت اکٹا ہے
ایسی کیفیت صحیب و خریج اصل ہے کہ قلم کو قوت تحریر نہ مکبوطاً قلت سطیر دیر کیک بجا
بھروسی دریک نسبت خاصہ تین ڈوبار پا اور اسہیں ایام میں بروز بعد قربان مجمع عام میں
اس سگ اسٹانہ کو سدار و کلاہ و پیر ہیں خاص ہے دست شریف سے ہنسایا اور اجازت
خلافت مطلقہ سے مفرغ فرمایا احمد شد برکت توجہ و خداوت حضرت پرستگیر سو مناسبت سائے
سبت اس خاندان کی حاصل ہوئی حق تھے قادر ہو کہ اسہا از منازع دلی ملی اس ہوئی بحداد
حضرت صنف قس سرہ کی آپ فرمایا کرتے ہو کہ حضرت اس صد اسیکو بشمارت سیر ما اوی
اوی شریف محمدی کی دی ہے با جملہ اپکے پیر و مرض دینی حضرت اس صد اسیکو بشمارت سیر ما کجا
این خلفا میں بہت بڑا تباہزادون مرید سکڑوں خلفا میں چار خلفا کو انتیاز و باہما حضرت
شاد ابو سعید مجیدی والد حضرت صنف دوسرے حضرت صنف تیریے کے خیارت ہو رفیع
مجددی یو ہو حضرت مولوی بشارت اللہ بڑا بھی رحمۃ اللہ علیہم چنانچہ اسی از لکھوپات حضرت
شاد اس صداست ظاہر ہے اپنی خلفا کراہوال مقامات میں قلم فو و حضرت اس صد فرٹکہیں ایں
نام آپ کے والد کا لکھا اکر جدہ نام آپکا چنانچہ اپکا حال سبب تشریف یوں لکھا ہی کہ حضرت احمد
مسیح فرزند حضرت ابو سعید علم و قلم و حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریفہ میں ایں والد
مجدد کے قریب ہیں اور یہی بدست تشریف لکھا ہی کہ حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابو
سعید حافظ و عالم و فاضل آپ والد و اجدے کم نہیں ہیں اجازت تعلیم طریقہ کی فقرہ سے اور پنجھی سے

لار
لار
لار
لار
لار
لار
لار
لار
لار
لار

۱۵ نمبر

تمام ہوئی عبارت حضرت شاہ صاحب کی مولوی محمد جان رحمۃ اللہ علیہ پوچھت شاہ صاحب کے بزرگ خلیفہ تھے۔ ارشاد مکملہ میں رکے اور ہم رحلت کی نقل کرتے ہو کہ حضرت شاہ صاحب اپنی تعریف بلند استعدادی و توصیف سرعت سیر و سلوک بہت فرماتی تھی یہاں تک کہ ایکجا میں حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر تھا والد ما جد آپ کے او را بھی حاضر تھوڑے کھتر شاہ اہم تھا۔ فوججانب حاضرین میں ابھی کفرمایا کہ ان دونوں میں کون عالی مرتبہ اور فاضل ہے میں ہوتا ہر کسی نے کچھ جواب دیا آخر خود میں فرمایا کہ میری نظر میں پیر بھرپور سے ہر آپ کو والد ما جد فرماتی تھی کہ حضرت شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مجہنہ ناکس سے چار شخص طور میں آئے ابوسعید احمد سعید روف احمد بشارت اللہ حضرت شاہ صاحب فوجانہ کمتریات میں زیست فرمابا ہے حضرت ابوسعید حضرت احمد سعید حضرت روف احمد مولوی بشارت اللہ میری بزرگزیدہ صحابہ میں اور کلمہ ہر حضرت ابوسعید احمد سعید بجانہ احمد سعید جبلہ اللہ مجدد اور حمد رافع اللہ بشارت اللہ جبلہ اللہ بعشرۃ القبولہ اللہ تعالیٰ کے میانے شخصیوں میں سے رکھو کہ ارتباط محبت بھرپور اب تک ہے اور ہر ایک کی عمر میں برکت عطا کر دی کہ طریقہ کو شہرت اور رواج پائے ایں انتہی آپ فرماتی تھی کہ حضرت پیر و مرشد نے بھجو مشرف فرمایا تھا اپنی امامت خاص سے اور آپ کے حکم سے توجہ آپ کو مرید و نکوز مانہ حیات میں آپ کے دینا اور اسکے سلوک طریقت کو اونکو پڑھانا تحقیقات مقامات مجددیہ کی اونکو سمجھانا اپنے خلیفہ حضرت سید امیل مدینی اور حضرت مزار عبد الغفور خرسوی کہ بڑی تربیت اصحاب اجل خلفاء حضرت شاہ صاحب کر تھا اپسے توجہ لیتی تو اور اسکے قصور پر تحریک آپ کے کوئی باغد کی اگر کوئی تعریف کرتا تو وہ فرماتے تھوڑے میں اسیں لا یقین میں پہنچا ہے پر میں ماجد کی اگر کوئی تعریف کرتا تو وہ فرماتے تھوڑے کہ میں اسیں لا یقین میں پہنچا ہے پر میں کچھ کمالات نظری و ماطمیتیں الدین لا تو میں کہیں نہیں۔ اس کے شرکت

ہ صد

شناخت

ایجاد

لطف

سلعوام

الد

عید

بے

دھماکا

سلسلہ

تہجی

ایجی

پر

دست

معنی

لذت

فہم

الف ثانی رضوا اللہ تعالیٰ عنہ کی عناصر میں بھی پڑھا جنہے اپنی خلافت خاص سے بھجو
مشرف فرمایا ہے اور آیکو مقامات خاصہ میں اسی وجہ سے کہ ان قوت حاصل ہے

فضل دوسری بیان جلوس مسند ارشاد میں جب پروالہ ماجد کا
عزم باخوبی مرتضیٰ شریفین کا ہوا ایکوا اپنی اور اپنی پیر و مرشد کی جائی پر فاعلہ مقامات
تو لیت نظم و نسق خانقاہ شریف و کتب خانہ وغیرہ کی آنکوڈی چنانچہ اوسی سال میں
کہ ۶۹ نئی بارہ سو اونچاں سو ہجری تھی اور مرتضیٰ تینتیس برس کی آپ مسند فتنہ بنیت
مسجد دیہ پر جلوس فرمایا جمال استفات طاہر و باطن زیریہ مسند ارشاد ایا بر کرام
و مستان تھے عمل مہم ہوئے خلاقی اطراف و جوانب رفع مسکون تھے ہند وستان و خراسان
و لخ و خلا و غیرہ سو اپنے خادہ علوم طاہری و باطنی آیکی طرف رجوع کی بعد وفات
این پیر و مرشد کی بعضی زمانہ حیات اپنے والد را جائیں اکثر شنقاںی درس و تدریس فرمائی
ہو بعد جلوس بر مسند ارشاد افادہ علوم طاہری و افاضہ شبیت باطنی منحصر ایکی خدا
والا صفات ہے اسیکڑوں آدمی استفادہ کو واسطہ حاضر خدمت تو تھی تھوڑا وازہ پھر
و کمال آپکا تمام عالم میں شہر ہوا اجل علم از زمانہ و کامل فضلا روت اپنی خدمت
با برکت میں حاضر ہو کر استفادہ علوم طاہری و سلوک باطنی کرنے تھے طالبین میں
کی جگہ توجہ اپنی باقسام ترتیب صروف تھی تھی ہر ایک شخص کو موافق تھا اور
تعلیم فرماؤ تھو بعض سلوک تفصیل سے بہرہ دیا گئے کثر سلوک ای جمالی سو شرف ہے
کوئی توجہ غائبانہ سو ترقیات مقامات سلوک کرتا سیکو بطور حضرت کے توجہ فرمائے
بعضیوں کو مجاہدات و ریاضات کا حکم دیتے یعنی کو اپنے حال پر چوڑ دیتے خرض وجود و سبق
آپکا مثل ہدیبی جادقہ کر تھا مغرب و منافع ہر کسی کے دیکھ کر اسکی ترتیب فرمائی تھی

علماء بہت اس مقام طاہری حاضر ہو تو مستفید ہوئے تھے جو کہ اس مقام طاہر و باطن
شرف ہوئے ہیں وہ بہت ہیں احمد شمار سکر زیادہ سب اہل علم و فضل و کمال ہیں میں وقت
حلقہ توجہ منعقد ہوا تھا بعد نماز صبح و بعد ظہر و بعد مغرب اول مریدین ختم مشائخ کرام
پرستی صبح کو پہلے ختم حضرات خواجہ گان نفق شنبذی کا کہ سات حضرات ہیں حضرت خواجہ
عبدالحالمق عجہروالی حضرت خواجہ عارف ریوگری حضرت خواجہ محمد راجح قنوزی حضرت
خواجہ عزیزان علی رائیتی حضرت خواجہ محمد بابا سما ری حضرت خواجہ امیر کلال حضرت
خواجہ خواجہ گان پیر پیر ان امام الطرقیہ غوث الحلقہ حضرت خواجہ محمد بن محمد بہاول الدین
نقشند بخاری مشتمل کاش احمدیہ اللہ علیہم السلام بین طور کہ اول و آخر سورہ فاتحہ سات
سات بار پھر اول و آخر درود مرتباً سو سو مرتبہ پھر سورہ المشرح اوناسی مرتبہ
بعدہ سورہ قل ھو اللہ احلاً ہزار مرتبہ بعد اسکے ختم امام ربانی مجدد فنا فی حضرت
شیخ احمد فاروقی قدس اللہ تعالیٰ سره بین طور کہ اول و آخر درود شریف سو سو
مرتبہ بعدہ لا حول و لا قویْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا يَاحسْنَ سُورَةُ بَابِ الْجُنُونِ صدی میں فقط
العلی العظیم زیادہ کر کے مہمول تھا بعدہ ختم اپنی پھر و مرشد حضرت شا خاطر
قدس سرہ کا بین الفاظ یا اللہ یا رحمہم یا رحیم یا الرحمن الرحمن وصی
اللہ علی سیدنا محمد پا بیچ سو مرتبہ بعد اپنے انتقال کرائیا ختم میں الفاظ پڑیا
جایا سُبْحَانَ اللَّهِ وَسَبْحَدْ لَيْلَهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا إِلَهَ أَكْبَرُ يَا بَعْثَرْ
مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ ایک مردو فرزند جمیس نشین جمیس بدی دی
مریدی حضرت شا خاطر شید قدس سرہ کا ختم بعد در حیلہ بین الفاظ مہمول
سبحانَ اللَّهِ وَسَبَحَ مُحَمَّدٌ لَا سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمُ يَا بَعْثَرْ سو مرتبہ اول و آخر درود

شَرِيفٌ سُوْسُو مَرْتَبَةِ الْفَاطِلِ دَرْوِدَقْتَرِ اللَّهِمَّ صَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِي سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَبِأَرْبَعَةِ وَسَلَامٍ يَهُ خَمْ بَأْيُ مَذْكُورَه صَحْ كَرَهْ بَعْدَ نَمازِ نَظَرَه اول خَمْ حَضْرَتْ
خَوْثَ الشَّقْلَيْنِ جَنَابَ سَيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ جَيلَانِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ آيَةَ شَرِيفِ حَسْبَنَا
اللَّهُ وَلَعَمْ أَوْكِيلَه پَانِجَ سُوْسُو مَرْتَبَةِ دَرْوِدَشَرِيفِ اول وَآخِر سُوْسُو مَرْتَبَه بَعْدَ خَمْ
حَضْرَتْ خَواجَهْ خَواجَگَانِ سِيرَپِرانِ حَضْرَتْ خَواجَهْ بَاهَا وَالدِّينِ نَقْشِبَنْدِی بَخارِی رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ بَيْنَ الْفَاطِلِيَّا كَهْنِيَّا الْلَطَّافِ اَذْرِكَنِي بَلْطَافَكِ الْخَفِيَّ پَانِجَ سُوْسُو
دَرْوِدَشَرِيفِ اول وَآخِر سُوْسُو مَرْتَبَه بَعْدَ خَمْ قَطْبِ الْعَارِفِينِ خَوْثَ وَقَوْمَ حَضْرَتْ خَواجَهْ
مُحَمَّدِ مَعْصُومِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ آيَةَ شَرِيفِ لَكَ الْمَلَكَ لَكَ اَنْتَ سَبِيْلِيَّا لَكَ اَنْتَ

مِنَ الظَّالَمِينَ هَپَانِجَ سُوْسُو مَرْتَبَه دَرْوِدَشَرِيفِ اول وَآخِر سُوْسُو مَرْتَبَه يَهُ خَمْ نَظَرَه بَنِينَ
بَعْدَ نَمازِ مَغْرِبِ اول خَمْ صَلَوةِ تَجْنِيدِ بَيْنَ الْفَاطِلِيَّا اللَّهِمَّ صَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
أَلِي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةِ تَجْنِيدِ بَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْأَفَاتِ وَهَقْقَنِي
لَنَا بَهَا جَمِيعَ الْحَجَاجَاتِ وَنَطَهَنَ فِي بَهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيَّاَتِ وَنَرْفَعَنَ بَهَا
عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّسْجَاتِ وَتَبَلِّغُنَ بَهَا اَنْتَ الْغَایَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْعِذَارِ
فِي الْحَسِيْدَ وَبَعْدَكَ لَمَّا كَتَبَ عَلَى کَلِي شَهِيْدِ زَيْرَه تَنِ سَوْتِرَه مَرْتَبَه ثَوَابِ اَسْكَا

بَهِيه رَوْحِ پَرْفَتوْحِ حَضْرَتِ سَيِّدِ الْمَسِيلِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ اَحْمَدِينَ
کَرَهْ كَهْنِيَّ خَمْ حَضْرَاتِ خَواجَگَانِ نَقْشِبَنْدِيَّه يَهُ بَعْدَ صَحْ كَرَهْ بَعْدَ نَمازِ نَظَرَه
زَيَادَه بَهِيه جَارِهِنَ يَا قَاضِيِ الْحَجَاجَاتِ يَا كَلِيِ الْمَهَماَتِ يَا رَأْفَهِ الدَّسْجَاتِ
يَا دَارِفعِ الْبَلَيْتَاتِ يَا اَحْلِ الْمَشَكِلَاتِ يَا شَافِيِ الْمَرْضَى يَا مَسْتَبِ الْكَسَرَه
يَا مَحْدِيَّ لَكَ عَوَاتِ يَا اَرْحَمَ الْمُرْحَمِينَ طَهْ اَيْمَانِه مَسْمَوْلَه تَهَا بَعْدَه خَمْ شَرْفَنَه

دعا کرتا تھا اور مصادر مع اہل حلقہ فرماتے تو اب ختم جس بزرگ کا ہوتا اوسکی روح کو ہٹا
 آپ تھے اور اوسکے وسائلہ سو فیض ان فیوض و حصول حاجات ظاہری و باطنی بیان
 حضرت حق جل و علاس سے چاہتے بعد فراع ختم سے وقت مریدین حاضرین کو توجہ دیتے
 اس طور سے کہ اہل حلقہ ہر فرد اپنے مقام تعلیم یافتہ کی جانب منتظر فیض الہمی دوزخ
 مراقب ہو کر بیٹھتا اور توجہ بجانب پرشخص فرد آفرد اس سر ہمت سے فرماد کہ تسبیح و
 سبارکتین لیکر شمار انسان کر کے اور سپارک کو حرکت خفیہ دیجیا اوس وقت میں
 ایک آواز ہلکی بھی دہن شریف سے پیدا ہوئی اس صورتے القائم فیوض میں سکینہ
 بعروف تھیت قویہ دلھائیں لکھیں پر فرماتے درود تجلیات ہر مقام و کیفیات
 عروج و نزول علیحدہ علیحدہ متوجہ الیہ پاتا کہ بھی بجمال ذوق و شوق و عشق الہمی شرعا
 سے نکل پاشی براحت لھائی عاشقین شتا قیں پر کرتے اہل حلقہ کی عجب حالت
 پتوں تھی کوئی حالت وجود میں کوئی مستلزم آہ و نالہ کوئی گریان کوئی خذلان کوئی
 مستقرق دریا بچخوڑی کوئی بیتا شو رش و مستقی کوئی فانی مشاہدہ جمال محبوب
 ہیتی غرض وہ وقت عجیب و غریب ہوتا تھا کہ دیکھنے پر سو قوف تھا۔ ۵
 لذتِ منشنا سی بخدا تانہ چشتی پر حاضرین حلقہ شریف مقاصد دلی و تمذا می قلبی
 زیادہ ہر ایک فائز المرام ہوتا ہر سال میں کئی شخص کو شرف اجازت و خلافت
 شرف فرماتے آپ فرماتے تھوڑے زمانہ قرب قیامت ہے نظمات کفرو بعثت
 سچے عالم ہیں لذت اسما امکن ارسال اجازت یا قدرگان با طراف جہاڑی بنظر رشد
 برائیت طالبان طحون طحون ہم کہ قلوب خلائق انوار برائیت سے متباہے ہوں کفر و بعثت سے خطر

تھے بمحال تعظیم و تکریم پیش از تھوبلہ مخالفین کو قدرت مخالفت و سرتانی تھی۔
تاً و فتنید آپ ہی میں قشر لیف رکھتے تھے فرقہ وہابیہ کو محال دم زدن نہیں فرمائے
رکھاں شدہ مدینہ بان و تحریر فرماتے چند رسائل اور فتوے بقدر ادھر ہیں جو نکل جائے
علوم بد رجہ غایت تھی جو سالہ یا فتویٰ لکھا کیسے رونہ کیا اسے تعالیٰ نعماتی
مرغبت آپی حامی دین تین مائیں حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسالم علیہ
و باطن میں کی تھی اور وجود شریف آپ کا مشکل آفات بجهان تاریخ و شن کی تھا ان اہل جہاں
تحاں گرنہ بیت برادر شریف پیغمبر پیغمبر امام امام امام امام امام امام امام امام
شیعہ فتاویٰ پیغمبر امام
لئے بیو اسطہ و بواسطہ فیوضات الہمیہ و تخلیات غیر عثمانیہ حاصل کئے درس
علوم ظاہر سشن تفسیر و حدیث و فقہ و اصول و الفصوف بر روزہ تو ماتھا زبان
گوہ رفتان بیان نکات عجیب و تحقیقات دلیل و معارف حقیقت اسرار طریقت
رسور شریعت میں ترجمان لسان الغیب تھی ہر بیان کو وہ طلاق اور ہر تحقیق کو وہ قوت
تھی کہ ساسع کیسا ہی ذریں و طبع اپنے تاریخ قبول و سلیم چارہ نہ تھا سمجھ سو اس
معارف حقیقت دریا کا نامیدا کنار علم بیشت تھی رسالہ حق لبیسین فی روز اجوبہ لہ
و ذکر الشریف فی اثبات الولد لہنیف فی نوائد الصراط طیبہ فی اثبات الرابط کس نور
قوت سے تحریر فرمائے ہیں جس مسئلہ کو ثابت کیا ہے باطلہ سفر عذۃ ثابت
کیا ہے و سعید البیان فی مولہ سید الانس و اسجان اور ایک رسالہ تیف
میں سمی باخخار اربعہ تایف کیا ہے تھر اول میں اذکار و اشعار فی مقابلا
طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رفیعہ فرمائے ہیں سخن دوم میں اشغال

واد کا طریقہ قادر یہ زینب قلم کئی نہ سوکھ میں اذکار و اشعار طریقہ پڑھنے ضبط
 کئے نہ چاہرم میں شرح اصطلاحات طریقہ نقشبندیہ مشروح ابیان فرمائیں
 خاتمه میں شجرہ اور سرہ طریقہ لکھو اس رسالہ کو بہت قبولیت ہوئی بعض علمائیں
 ملکہ معظمہ میں او سکا ترجمہ بزبان عربی ۵۰ بارہ سو ستاون تحریکی میں کھا اور
 بطلب بعض علماء مجھیں ترجمہ فوائد الصنایع فی اشیاء الرایطہ اس فقرہ نے مدینہ نبوہ
 میں ۷۳ بارہ سو جو راسی میں لکھا چنانچہ یہ دفعہ رسالہ طبع کئی تھے ایک مجلد
 مکتب فیض آیات شجر مغارف کنز دقايق اپنی ہی جلس اپنی مبنی انوار الہمہ
 و مصدر فیوضات بنویہ مصطفویہ تھی معاشرہ ارشاد طیبہ انبیاء و اولیاء و ملائیہ
 شریف ملائکہ اہل بصیرت کو موتا تھا بلکہ حملہ حاضرین از خواص و عوام پر توہ الفواز
 و برکات و فیوضات و تجلیات سے بھرہ و رعنود ذکر دنیا و اہل دنیا کے موخر غفلت
 ہرگز نہوتا تھا۔ **تحصل میسری اوصاف و اخلاق کی بیان میں**
 اخلاق صوریہ و اوصاف مخصوصیہ اپنے ہی تھے کہ فیقر کو مجال و قدرت ہمیں ضبط
 قلم کری حلم ایسا تھا کہ کسی سو کسی سپی تقییہ و خطاب صادر ہو تھی بنشست بلکہ نہیں
 بھی مو اخذہ نہیا خصہ اور قدر کا توڑ کر کھیا گفتلوں زم شیرین دلیز در کہ سنی والا فرنی
 ہوتا کلام ایسی تامل و آہستگی سے ادا فرمائی تھی کہ فیقر نے کسی سے نہیں بلکہ جمع
 اصحاب اسکر قابل تھو اخلاق و محبت و شفقت و عنایت بہ نسبت اہل و اولاد
 مریدین و محبین و مخلصین کے ایسی تھی کہ ہر ایک شخص کو یقین تھا جو عنایت میں پر
 اور کسی پر نہیں سخاوت اس درجہ تھی کہ واسطہ غیر کے بہترانی ذائقے والوں
 بدتر اختیار فرمائے تو ملکہ حالت محنت میں بھی دوسرا کمی حاجت کرائیں حت

پر مقدم رکھتے زید و سع اپنے حاضر بالشہ تھا استقامت ایسی تھی کہ کوہاں جاؤ کے
 آپ کو جنپیش نہ تو کل حصہ اپنے تھا تو سے زیادہ آدمی ہمیشہ آپ کے خانقاہ میں تردد کر
 آتا تھا اسی تھا اپنے حاضر بال کو اچھے ضروری وغیر ضروری کو متنکفل آپ ہی
 تھے ایک پیسہ کی بھی کہیں سے مقرر آمد فی نہ تھی فیقر قبضہ کہہ سکتا ہے کبھی حصہ قسمی
 تکلیف کیسی کو نہ پوچھی علاوہ تلمذ طاہری واستفادہ باطنی کو سیکڑوں اہل حاجت طاہری
 از قسم مرض وغیرہ اپنی حاجات مرادات پائی بعد حلقہ صحیح کی ہر روز بہت مردوں ک
 اہل حاجت واسطے حصول مقاصد حاضر خدمت والا ہوئے کوئی پانی دم کرنا کوئی
 تھوڑہ لکھوا کوئی تشریان لکھوا کوئی دم کرنا کوئی کچھ بطلب عرض کرتا کوئی
 حصول مراد کی دعا طلب کرتا آپ سب کے حاجت روائی کرتے وہ انی مرادین
 بوسیلہ ذات اور اس پتے اہل دنیا اگر حاضر ہوتے مکارم اخلاق اور نسیم سنبھالتے
 کہ دریائے حریت میں غوطہ کھلاتے فرمایا کرتے تھوڑے حضرت پیر و مرشد اکثر اہل دنیا کو
 اپنی مجالس میں نہ آنے دیتے تھوڑے مگر ہم اپنے اخلاق سے کچھ کہہ کرہیں سکتے رقیقِ قلب
 ایسے تھوڑے کہ خارج از بیان ہو جاؤ جو ایسے اخلاق کے ہمیت طاہری ایسی تھی کوئی
 کیسا ہی باجلال و حشم ہو مجال دم زدن آپکی حضوری میں تھی ۵ ہمیت حق
 این از خلق تھیت ۶ ہمیت این مردوں کی دلخیست ۷ مرتبہ حضور دیاد الہی ایں
 تھا کہ کسی وقت غفلت نہ تو تھی ۸ از درون شوآشننا ذر بر و نیکانہ کو
 ای خینہ زیبادوش کم می بود اندر جہاں پر محنت خلق اللہ پرشیوہ مرضیہ اب کار
 نہایت متواتر ضع تھوڑا و صرف کہ ذات شریف جامع کمالات طاہری و بالذنی تھی
 بھی کسی نے آکی زیارتی یہ خینہ سنا کہ یہ کمال ہمکو حاصل ہی ادنی خارم

پہنی ذات کو گمنہ سمجھتے تھے اب فضل و کمال سے تبلکر دم و خطمہ پڑیں اسے حضور صاحب علما
 و مسلمخ کی سرہ قد نظر لیم کرتے محل ضیحہت میں کوئا ہی لفڑا تے صدر رحی موقت
 یاران حمیہ طینیت تھی حیا ایسی تھی کہ کسی کی جانب پہ نظر غور نہ دیتے قناعت ایسی
 تھی لہجہ موجود ہوا اور ہی کچھ خوش رہتے کہا فرمائے میں کچھ قید نہ تھی جو کچھ پہ میسر ہوا
 خوا دیچھا خواہ بُرا نوش لرتے کلام بہت کم فرماتے طعام بہت کم فرماتے شب
 روز میں پاؤ آتا رہے کم نوش جان فرمائے بہت کم سوتے سفر و حضر من تھی تک
 قضاہیوںی قرآن شریف الیسوں لحن اور تجوید سی رہتے کہ کیفیت اوسکی موقوف
 بر صحابہ حضور صاحبزادوں سیکڑوں آدمی بارادہ استماع نزدیک و دور سے
 حاضر ہو کر متاثر ہوتے جو لوگ صاذ نسبت وار باب وجود ان تھو اونٹا حال اور ہی
 ہوتا تھا سامعین پر پر تو اقرات حقیقی کا پڑتا فیضان قرات شریف نمونہ شجر موسوی
 تھا کوئی پردہ حائل نہ رہتا اس مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتدر راز پر ورنہ در
 صحت رندان خبری نہیں کہ فرماتے امامت نماز بچکانہ و حجۃ و عیدین بذات خود ولی
 میں فرماتے تھو مگر بعد ر وقت عذر اپنے بڑے فرزند والد ماجد فقیر حباب حضرت اہ
 عبد الرشید قدس سرہ کو بجا ہوا پسے قائم مقام فرماتے سلامت عقل و استقامت فیکن
 و اصحابت فکر و حُسْن رہا بدر جمیع ایت تھی عقولی وقت تصفیہ امور شسلکیہ میں اگر واخر ہوئے
 آئیسے حل کرائے جس مقدمہ میں حکام وقت سالہا سال فیصلہ کر کے تھو اگر خیں
 آپو حکم کرتے ایک ہی مجلس میں فیصلہ فرمادیجی خمین بکمال خوشی قبل کرتے
 حکام کو نہایت تعجب ہوتا بلکہ حکام وقت لزوم حالت کی اگر اجازت ہو مقدمات سکلہ
 بشورہ عالی حل کریں فرمایا ہیں فرصت اس کام کی نہیں بزرگانی مطہری الیسوں

کہ جو آپ کو دیکھتا سیفۃِ جمال و فریغیۃِ کمال ہوتا معتدل القامت مائل بدرازی
 سرے مبارک کلان پیشانی نور افسانی کشادہ آنکھیں متاہدہ جمال بیشال عشق
 حقیقی سے مرشار و محظوظ چہرہ زیبائیون آفتاب تابان یامتاب درخشاں جسکو دیکھنے
 سے خدا یاد آتا تھا ریش مبارک کلان بہت گھنی سیدہ زکینہ تک اعضای جسم مبارک
 نہایت نرم بغایت نازک جو قریب ہوتا خوبیوں سے معطر ہو جاتا وح مجسم نور مطہر ہو جائے
 نہ جنس غایتو دار دم سعدی راسخن پایان پیغمبر دشنه مستسق و دریا چنان
 باقی پہا بجلہ اوصاف حمیدہ و صفات جمیلہ آپ کے لا تعداد لا الحصی ہیں میرا کیا تقدیم
 ایک شمشیری لکھوں پان بھوج بجراہیش دوستان چند سطیر کتفاہی سع کرن
 جملہ راسعدی انشا کند پ مگر دفتری دیگر املا کند پ فصل پوچھی بعض کرامات
 کی بیان میں چند کرامات ہدیہ محییں مشائقین کرتا ہوں بسجے بڑی کرامت
 دوستان خدا کرنزدیک محبت خدا و اتابک عیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم و تصفیہ قلوب مریدین و تزریقیہ نفوس طالبیں اور زندہ کرنا دلبہای مردہ کاوہ
 کرنا اونسے کرفتاری ماسواہدیت خلق الہی حصول مرتبہ دوام حضور داکا ہی حل
 مشکلات قضائیہ ہے یہ سب اوقتناً اپنی ذات جامع کمالات میں از قسم بدیہیانی
 موجود تھی مگر عوام تصرفات ہو بطور خرق عادات کو ظاہر ہوتے ہیں اونکو کرامت خدا ہی
 یہ بھی بہت خلودیں آئی ہیں کرامتِ عالم اکابر مولانا شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ فرمائی
 تھوڑکے محبیں اتفاق سفر میں راہ ہیوں کرنہ ہایت پریشان تھا کہ ناگاہ دیکھا آپ کو ناہر
 پر کمر لگا میں اپنی کاٹ کر راہ پر لے آؤ جنبدار ایسا ہی واقعہ ہوا پھر ملکیں ان تمام
 لکام اپنے چھوڑ کر بارگم مسافت سفر کے کرتا چھی واقعہ مذکورہ پیش نہ آتا کرتا

چیا حصہ مذکور کے بعد نکاح کو قریب نہ سال کی منقضی ہو گئی تھے بسی بعین
 عوارض کیا اور لامبین ہوتی تھی جناب دادی صاحب مرحومہ تھیشیہ اس پارہ میں عرض
 کرنی تھیں افراط زوجہ بھی مشکوک تھے اہذا آئند فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اگر تو
 ہونا نو شتمہ بھی نہوت بھی ممکن ہے تغیر تبدل اوسیکے باہمہ میں ہر انشا اللہ تعالیٰ
 فرزند پیدا ہو گا بوجب بشارت آپکے فرزند دل بند پیدا ہوا بلکہ بعدہ وہ فرزند اپنے
 بھی پیدا ہوئے کرامت حم اصغر مولیٰ شاہ محمد مظہر علیہ الرحمہ فرماتے ہو کہ جب یاد
 ج ہبند ربیعی میں ہبھا بسبیہ قوع تعالیٰ عرب و ترک آمد و رفت جہاز موقوف تھی اہذا
 دو ماہ تک انتظار میں منقضی ہوئے کوئی جہاز میسر نہوا پرشان حال ہو کر استمداد آپسے
 چاہی دیکھا کہ حضرت کنارہ دریا پر غصا پرست ہستادہ میں مالکان جہاز و نکونا میں
 فرماتے ہیں کہ میرے فرزند کو تھنڈن انتظار میں گذرے اوس کو اب تک سوار زمین کیا
 جاندی سوار کر دو تین ذلن گذر دی رہے کہ جہاز واسطے سوار کی موجود ہوا سوار ہو کر رہ
 ہو سکتے بند رحد بیدہ سے اگر وانہ ہوا طوفان بشدت طغیانی پیدا ہوا پردے
 پہنچنے والی ٹوٹ گئی حال جہاز دیکھ کر اہل جہاز کی نوبت مایوسی کی ہوتی ناخدا
 سلام ہی مایوس تھی اوس وقت استفاثہ و استمداد آپسے کی دیکھا کہ آپ فطاہ ہر ہوئے
 جہاز کو اپنی بیٹت پر اوہنا کراوس طوفان عظیم الطفیان سے علوچہ کر دیا ہوا موقوف
 ہو گئی دریا ساکن ہو گیا جہاز دفع اہل جہاز محفوظ و سلامت رہا۔ کرامت ملائک
 بنخاری خلیفہ جبلیل حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ حاکمہ بہر صاد نعمت قوی
 و نصف جملی ہر نقل کرتے ہوئے ایک روز بوقت حلقة صحیح آپکی حضرت میں مرقت
 بیٹھا تھا حالت غیبت میں دیکھا کہ ایک بزرگ آپکے درمی طرف بیٹھو ہیں ایک

اونکی بات تھے میں ہے میز پوچھا سید کیا کتاب ہے اونہوں نے فرمایا کہ ہبند کتاب ہے کہ اسی میں
 نام اولیا رستقہ میں و متاخرین لکھتا ہوں تب یہی سیدی خردست ہے میں عرض کیا
 کہ نام آپکا بھی لکھا فرمایا کہ ہاں لکھا ہو واسطے صحت کے لایا ہوں عمَّاصِ شاہ محمد
 بھی فرماتے تو کہ مجاہد ایسا ہی مشاہد ہوا بلکہ نام آپکا زمرہ اولیا رستقہ میں
 میں مثل حضرت نبی اللہ علیہ السلام جب نبی دعا دی حضرت معرفت کرخی حضرت داد طیبی
 حضرت عصیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں لکھا دیکھا یہا افسوسے بزرگی آپکی سمجھنا چا
 کر امت عمَّاصِ شاہ محمد مظہر فرماتے تو کہ ایکبار آپ واسطے عیادت مرغیب نے
 تشریف لی گئے میں بھی ہمراہ ہماں ایک لڑکا نہایت حسین جالستِ نزع سکرات موت
 میں کرفتا جس و حرکت دیکھا قریب ہے کہ جان اوسکی نخل جا والدہ اوسکی اپنی
 اسرید تھی لڑکے کو آپ کے قدموں پر ڈالکر بہت عجز و زاری سے عرض کرنے لگی کہ یہیک
 لڑکا سید ایکبار اسکا بھی دھم آخر تھی بہت روئی اور بقیر رمیوئی یہاں تک کہ
 حضرت بھی چشم پر آب ہو دیا کہ حست جوش میں آیا آپ نے اوسکی طرف بھاں
 محبت توجہ فرمائی بعد توجہ نہایت تصریح دیتے کہ دعا کی اور اوسکی مانی خاطر
 جمع کی کہ تیر لڑکا نہ رہیگا اوسیوقت اوس لڑکے نے حرکت کی اور سید
 کھوہل دین بلکہ کہانا مانگا حضرت نے بہت خوشی سے چند لفڑی اپنی دست مبارکے
 اوسکو تھلانے آپ کی ہمت توجہ اور برکت دعا لڑکا اچھا ہو گیا۔ فیض
 روح القدس اربا زندہ فرمایا پڑیکر ان ہم مکنند اپنے سیدھا میکر دکر امت
 نواب علیہ السلام احمد خان مرحوم رہیں لوہار و فنی بواسطہ ایک شخص کو عرض
 کرایا کہ سیدی المیہ حاملہ ہر مجبور تردد و تھج کے لڑکا ہو گا یا لڑکی آپ فرمادیکرو اور

فریا خاطر جمع رکھو اقتدار نہ کر کا پیدا ہو گا جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ٹھوڑیں ایک لمحے
 میان عذر الدشاد مردم آپ کے خادم نقل کرتے ہو کہ ایکبار بھجو شوق و طغیان ہیو احضرت
 اجازت طلب کی آپ نے اجازت نہیں صد کیا کہ حضرت اجازت زیارت حضرت خواجہ
 قطب الدین کی کہ شہر دہلی سے ساتا ہوں گے لیکر وہاں نے طلن کو جاؤں چنانچہ ایسا ہی غصہ
 کیا کہ خواجہ صد کی زیارت کو اجازت ہو جاوے حضرت نے اجازت زیارت کی دی اور
 سوچو کوئی غلط زیارت خواجہ صد بلا قید سہم عرض کرنا حضرت کے نزدیک حضرت
 باقی بالائی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت مراد ہوتی جب سجانیت زیارت حضرت خواجہ
 قطب الدین روانہ پو اراہ میں قدم مرے اوکھی پرسی کے ہو ہر چند چاہتا تھا کہ اوہ
 جاؤں ممکن تھا بلکہ دیکھنے والی بحیرت نہ ران تھوڑے بیچھے کیسی راہ چلتا ہو دیوٹی
 ہو گیا ہر کہ بھلپ پشت اولٹا چلتا ہوا و سوچت سمجھا کہ بیچھے حضرت کا تصرف کے آخر
 چاہر ہو کر سجانیت زیارت حضرت خواجہ باقی بالائی قدس سرہ روانہ ہوا زیارت
 شرف پر جا پڑ ہو کر بہت نادم ہوا بکمال عجز وزاری روپا اور اقب ہو کر تباہ
 کہ ناگاہ مجنکو غیبت ہوئی اوسی حالت میں کیا دیکھتا ہوں کہ شہر کا دردار و بندہ
 میں اوسکو کھوں کر باہر نکل آیا سپاہی بقصیدہ فناری سیر پر چودوڑتے ہوں
 ہر چند ہیا گام غنیدہ ہوا جنکو بتتے گرفتہ حاکم کے پامن حاکم نے کہا بے اجازت
 دروازہ شہر کیوں کھوئا اور کیوں بہاگا ستپا ہیو نکو حکی دیا کہ اسی دروازے کی
 سخت نزوکی کی کہ قابل بیان نہیں ہیں ہر چند چھوٹا چلدا کھلیتے ہے سدا اوس
 مجھے ہوش آیا دیکھا کہ پائیں مردار مبارک حضرت خواجہ باقی بالائی شریا ہوں شکر
 اکھوئے نے بھاری ہیں اعضا بولیں ہیں نزوکی کی درد کرتے ہیں بھصدق

ذل تو بکر کے قصع عزم سفر کیا پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو انجھن عناصر بیان کی
 زیارت خواجہ صاحب کی کی بھال خجالت عرض کیا کہ مان آپ نے قسم فرمائے سکوت کیا سوا
 کرامات مذکورہ بہت کرامات میں انہیں چند کرامات پر احتفاظ کی۔ اب چند مکاشفات ہے
 شایقین کرتا ہوں۔ حصل پاچویں بیان بعضی مکاشفات میں فرماتے ہوئے^۱
 کہ بارہ باشرف ویدا ر حضرت سرورِ خالق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخنوار
 بیداری و مراثیتہ ہے کہ گورا زیارت پاک کے فقیر گھر ہی المشرب شے، اہم اعزامیات خاص حضور صاحب الامر
 وقت صائب امراض درمیں فتوح جیتنے اصل اللہ علیہ وسلم سخنوار ہے تو یہ میں
 تحسین ایسکی وجہ بلوای ہے مکاشفہ فرمائے تھے کہ ایکبار ماں رعنی میں مبارک میں
 خانقاہ اشرف بودت نماز تراویح مشاہدہ ہو اکھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ میں حملہ کیا علیہ کام
 فرع بعضی صاحبہ بکار ارضی الشہر تھے عینہ نہ نول احلال خرمایا سجد خوبی مطرے تو کام
 صاحبہ وال دار باب کشش تھے پر توہ مشاہدہ جمال آفتاب سالت ہمیشہ فرمود کر
 سعادوت دا میں حاصل کی گی جو یا بکر کے تھام ع قرآن شریف اس بندہ صفت
 خرمایا ہو چکے تھے میں فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم مکاشفہ فرمائے تھے
 تصحیح خانہ میں ملتی پیشہ مشارکہ ہوا کہ حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم در بیان آسمان
 نہیں جلوہ افراد زہیں اس کمیت است پر توجہ فرمائی ہیں اوس توجہ عالیٰ کی وجہ میں
 عالیہ اور حالات سامنی حاصل ہو گئے کہ حد تحریر و تحریر سے تھام ہیں شاید کہ ایسی
 خاص سے مت افراد امت کو معزز فرمایا ہو مکاشفہ فرماتے تھے ایک بھائی کہ ایک
 شخص کی کوئی ایسا نہیں اور کہتا ہے کہ ائمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہوڑا تمہاری سلطنت
 مسلط ہے جو اور ستر تمہارے ہیں جلد سوار ہو کر خدمت عالمیں حضرت ہوئی رہے ولیم کہا

کہ حضرت کے گھوڑے پر سوار ہونا ہمارا بے ادبی ہے اوس شخص سے کہا کہ مکان قریب میں
پیدا ہے پا ہمارے ہون تک چھوڑا لے اور بھال سرعت حضور اقدس میں حاضر ہوا دیکھا
کہ حضرت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم قشری رکھتے ہیں اور بہت لوگ حاضر ہیں
اور ایک جنازہ بھی رکھتا ہے کو یاد اس طے امامت جنازہ کو منتظر ہیں یعنی جنازہ پر ہوتا
آخرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم فرع حاضرین اقتدار کی اس مکاشفے
ظاہر ہے جیسے کہ آپ خلیفہ واسطے احیا کر رہے ہیں ایسے ہی واسطے اموات کے ہوئی مکاشفہ فرمائے
ہوئے ایکبار دیکھا کہ حضرت سرور دین و دنیا صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ کمینہ خلائق ایک
محفل میں شرکی طعام ہیں بلکہ ایک طرف ہیں کہا تو ہیں ۲۵ ازان طرف پندرہ کم
او نقصان ۳۰ وزین طرف شرف روزگار میں باشد مکاشفہ فرماتے ہوئے ایکبار دیکھا
کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی طعام اس عاصی رجیا کیوں اس طے
پرست حضرت مجدد رضوی اللہ تعالیٰ عنہ روانہ فرمایا حضرت مذکور فی تشریف لاکر فرمایا
کہ یہ طعام مخصوص حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے جو اس مکاشفہ
فرماتے ہوئے ایک شخص نے التہامس توجہ فقرت سے نسبت قادریہ کا کھیا فقرتے فا تحریر
سیارہ حضرت نوٹ المقلین قدس سرہ پر گھر متوجہ ہوا دیکھا کہ حضرت موصوف فی تشریف
لاکر اسرد فقیر پر جلوہ نزول فرمایا اور تاج مرصع خاص سر سیارہ کی او تاریخ
سر سیارہ کہا اور اپنی نسبت خاصہ سے گھر فراز کیا بہت روز تک مغلوب نسبت آپ کا
رہا بلکہ اب تک ذوقی نسبت کا باقی ہے کیفیت نسبت مخصوصہ حضرت محمد فتح کی تقدیم
یا ان ہمیں مکاشفہ فرماتے ہوئے کہ زمانہ تالیف رسالتہ انہا را بعد شہود ہوا
کہ ایک بندگ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ بھاؤ الدین نقشبند رضوی اللہ تعالیٰ عنہ

کو تھے کچھ ملاں ہر یہ مکان جو سامنے ہوا یعنی تشریف رکھتے ہیں میں استفسار و جواب ملائیں
 فرمایا کہ حضرت فرماتے ہیں میرا ذکر اپنے رالیں نہیں کیا میں تو عرض کیا کہ یہ ملاں ہم تھے
 انعام و اجلال سے، لہذا نہ ہر رابع خاص منسوب حضرت خواجہ کی طرف کے اصطلاحات
 آپ کو طبقہ کو ذکر کرو اور اسخال طبقہ سہر دردید کہ مرکوز خاطر فقیر ہونے کی ہے ممکنا شفہ فرماتے
 تھے کہ ایکروز مزار پر انوار حضرت خواجہ قطب الدین بختار کا کی پر حاضر ہوا حضرت خواجہ
 قبر تشریف کے محل آؤ جنہی قدم استقبال کر کے معافی سے مشرف ما کرانقاوی نسبت خاصہ
 سر فراز کیا ممکنا شفہ پہ را یک مرتبہ حاضر ہوا حضرت خواجہ را ایک شیشی عطر غذایت
 فرمائی کہ خوشبو اولی اس جہاں کی خوشبو ہم مناسبت نہ رکھتی تھی استعمال عطر مذکور سے
 کمال قوت نسبت پشتیتیں حاصل ہوئے ممکنا شفہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ و سطح
 زیارت حضرت خواجہ مذکور کو روانہ ہوا راہ میں دیکھا کہ حضرت خواجہ تشریف لا ہیں تھے
 جانب فقیر ہو کر یہ بیت پڑھتھے سے حشوں آن خانان خرابی ہست پکہ ترا آور
 بجانہ مانڈ اور نہایت مہربانی و انبساط سے فرماتے ہیں باوجود یہ حضرت خواجہ قدس سرہ
 کو ببپ استغراق اپنی مشہودت کے النفات بنتیت زائرین کمتر ہوتا ہے ممکنا شفہ فرماتے
 تھے کہ محبوب الہی حضرت نظام الدین اولیا رضوان اللہ تعالیٰ عنہ کمال النفات بجانب زائرین
 فرماتے ہیں حضرت مذکو اور فقیر ہم مشرب یعنی محمدی المشرب ہیں لہذا نہایت الاقتاف
 و نفایت خصوصیت اس فقیر سے ظاہر فرماتے ہیں جس سوت فقیر حاضر ہوتا ہے اور ہر
 سر عرض ہو کر خاص فقیر کی جانب توجہ فرماتے ہیں ببپ کثرت محبت کوئی دلیل
 اپنی محبو بیت کا فقیر سے مخفی نہ کہا اور ایسا یہ معااملات درمیاں نہیں لگزد کہ حد تھے
 خالدج ہیں کہ تفضیل اونکی سوچ تطویل ہر ممکنا شفہ فرماتے تھے کہ سر ہند تشریف

میں وہ سچے زیارت حضرت نامہ ربانی مسجد والفتانی صحنی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہوا تھا
 مزار پر انواع حضرت امام کی ایسا منبع فیوضات الہمیہ صدر برکات نامتینا ہے یا کافی فزار
 ایسا نظر سے بھیں گزر گویا مزار بھی ہی نہ مزار ولی ۷ نبی نیت اماں سکل بیشی بخیر دو شر
 ہزار ان ولی ۹ او حضرت محمد مجید نے کمال عنایت خاتمت الناطف اس فقیر ترین
 فرمائی اور خاص توجہ سے اون مقامات میں جو خاص آپ پر مشف ہو کے تھے
 ممتاز کیا اور خلعت خلافت خاصہ کا پہنچا یا۔ مکا شفہ فماتے تھے کہ منصب
 خاص حضرت خواجہ محمد مصوم فرزند حضرت محمد درحمۃ اللہ علیہ کو حاضر ہوا۔ اُنہر اور
 برکات اوس منصب کے آئیے مزار پر انوار سے ابیک طاہر و باحر میں پسندہ جب اے
 مزار پر حاضر ہوا ایسا خاہر ہو کیا ایک باوشاہ والا جاہ تخت سلطنت پر جلوہ افروز
 ہے اور گرد اگر داؤ کے وزرا و حکام و شیان حاضر بار میں بوجہ کم دا
 احکام نامہ روکنے میں جباری کرتے ہیں اپنے بھی اس حاضر برکات کمال
 الطاف خسر و اذنه فرما کر اپنی نسبت خاص سے کسر نہیں تھی مکا شفہ فرمادی تھوڑا تھا اس کا
 خانقاہ میں دکھما کو حضرت امام ربانی مزار حضرت پروردشہ کو سب امد میں اور جانشیر سو
 ہو کر ارشاد کیا کہ جبکہ توجہ مرید و کو وہ طمع خطرات کے کر قوم ایسی توجہ واسطے قطع
 کرنے خوب علمی کو بھی کیا کر دو وہ بھی سدراہ ہو ایسے مکا شفہ اور کرستین ایکی بہت میں
 بمحب لعل شہر ہو شتے نمونہ خروار کے چند مکا شفہ اور چند کرامتو پر جابر انصار اکتفا کیا ہو
 باجوہ ایک اسر کر امتیت پرالقدیم فضائل ہموئی و ہمیوئی کے لامطاہری بالطفی جو کہ ذات
 سبقع البرکات میں جنم تھوڑا سی قدر سے زائد ہیں کوئی خلیفہ کوئی مرید ہو گا کہ کشوفات میں
 وکشف قبور و کفر احتراز اور ہمارا ہمارا عنایت بیان کرتا ہو میر اکیا سقد و کہ آئیے علویہ کے

حالات بالتفصیل لکھوں ۱۵ آیا زند خود شناس کا مقام ہو۔ اولیا برخلاف اقطاب اور
 اہل خدمت شبکو اپنے حلقة توجہ میں حاضر ہو کر مستفید ہوتے تھے قبل از فریغ و مطہجہ جا فتحی
 ایکبار دنیاب سبقتی تولوی محمد صدر الدین خان صدر صد و دہلی مرحوم نے کہ جب علامہ علوی
 عقلی و نقلی تحریک پسے فہیت کیا ام کوں ہلی میں قطب سے محل سکونت کہاں ہی آپے لکھا
 کہ جا تھی ہو کہ اسرا مخفی طاہر ہو جائیں اولیا برخلاف کوئی مخفی ہونا واجب ہے اونکو اٹھا کر کا
 قیصر کو اذن نہیں ہے مصلحت نیست کہ از پرده بروں افتد راز و ورنہ دھخل نہ ان جنگ
 نیست کہ نیست فضل حمیتی بیان بحیرت حرمین ش لیفین زادہ ہما اللہ علی
 و انتقال از دار فنا فی نیدار باقی۔ جب ت عشرت شیخ اپنی ستادوں کو
 پہنچی تو چلوں سند ارشاد پر کہیں برس خانقاہ عالم پناہ دہلی میں پورے
 ہوئے سو لہوین تاریخ نامہ مبارک تصنیف ان شاہزادے مبارک سو تھہر بحیری کو غدر
 واقع ہوا یعنی فوج انگریزی اپنے حکام سے بغاوت کر کے دہلی میں آتے
 سراج الدین محمد ابو ظفر بخاری شاہ کو بایحیہ اپنا حاکم مقرر کیا عجب تھا کہ
 عظیم اوس اخی میوش رہا بحکم الہمی کہ سو جب کمال عترت ہو واقع ہو کہ
 تفرض یہ ہے پڑھبیط قلم ہو تو ایک کتاب استقلال کھی جائے فوج نے محلے
 قتل و خمارت حکام کا کیا اور عزم جنگ صصم محشر ایا اوس وقت آپ بنات مبارک
 خود بع فرزندان و مریدین بادشاہ نہ تو ریاس تشریف لی گئے اور جو ایسو
 کہ روانی کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وسلم لا یق فہایت اور نقصان
 کہ قابل اطمینان کر تھیں اپنی زبان شریعت سے بخوبی بیان فرماد کہ خانقاہ شیخ
 میں بغاوت کی بدستور سابق عباوات و طاعات دادکار و خوال توجہ مراد اقبال میں لے

مشغول ہو کر اثر عمامہ تہر پھر ضطرب الحال ہو گرا استفارہ ممال کرتے ہو توافق و
 وحال آپ اونکی تکین فرمائتے ہو چار ماہ بلکہ کچھ زاید وہ ہی تہلکہ تمام شہر و اہل شہر پر
 بپار پا شب و روز گولہ باری و جنگ و قتال بے سردار و حرب و جدال بجمالت
 بے انتظامی مخصوص بے فائدہ و بیکار و قرع میں آیا کوئی لڑائی ایسی نہ تھی کہ فوج
 نا مرد میں پانہوں ہو معرکہ جدال سی فرار نہ کیا ہوا آخر ماہ محرم شروع کیا
 سوچو تھر ہجری معرکہ شروع فساد بپار ہا نوبت بانیجا سید کہ حکام انکر نیز نے
 نصف شہر تک دخل کیا بادشاہ و جمیع اہل شہر امراء و عمامہ ادنی و اعلیٰ درجات
 بے سروسامانی بہبایت اضطراب پڑیا تانی زن و مرد پیر جوان بے سرو بے جواب
 پیادہ پا شہر بدر ہو کا سیا ب فقه و جیش و اموال و امتعہ و فرش و غیرہ غرض کیا جو
 کچھ جسکے پاس تھا بحال خود چھوڑ کر نکل کر کوئی کسی کا پرسان نہ تھا اور نہ کوئی
 کسیکو دیکھتا تھا اگو یا نمونہ بتایا تھا حفظنا اللہ منہما بوجب عرص مخاصلین
 بھی سب اہل و عیال بلکہ جمیع عزیزو اقارب و متعاقبان بمعیت آئی فرزند اکبر ولد
 ماجد فخر حضرت شاہ عبدالرشید قدس سرہ کے سروں شہر روانہ کرتو خود بذات
 شریف مع چند اشخاص خانقاہ میں رے فرماتے تھے کہ بوجب حکم پیران کھبار ہی
 پیش ہوں بے حکم اونکے جانہمیں سکتا توافق عادت مشغول کا خود ہو جو بعد میں پہ
 روز کے بالکل شہر خالی ہو گیا شقہ جار و کش نیا بات تھا حاضرین نے بوجب عرض کیا اب
 یہاں رہنا موجب تکلیف ملا ایضاً فیکہ مایمینی حملہ جائیہ ضروری بھی دستیاب
 نہیں ہوتا تھی وہ ہی جواب سابق دیا دوسرا کوئی صحیح کو فرمایا کہ لمحہ جمکوئی حکم خروج ہو
 خادم سے فرمایا کوئی سواری لا و حاضرین تھی کہ امراء مردو زن پیادہ

بلا جا ب محل کے حضرت سواری طاب فرمائے ہیں اخربو حب حکم تمیل کور و انہو نہ
 محض آپکے لصروف سواری دستیاب ہوئی اپنے رفقا شہر سے خروج فرما یا مگر اوس تو
 تک نصف شہر سے زائد جس بجانب خانقاہ واقع تھی قبضہ و دخل حکام انگریزی نہیں
 تھا با وجود یہ تمام شہر خالی تھا اگر با وجود سراسر کرامت آپ کا مانع تھا جب اپنے خروج فرما
 محل شہر قبضہ کیا ہم لوگ یعنی متعلقوں اپکے قطب صد میں، آپ بھی وہیں ریخت
 فرمائے یا میں اسی وقت میں بھی آپکو کوئی پر فیشانی تھی با وجود یہ ایل و عجال غریب
 و اقارب خدام مریدین بہت لوگ بعیت حاضر تھے جو عبادات اور اداء وظایف و حلقہ
 توجہ پہلے معمول تھوڑہ بھی اوس وقت میں بھی تھوڑی کسی قسم کا فتوح لائق تھا از ہر ستیت
 نہیں تو محل و کرامت یہ کرامت آپکی تباہید ایزدی دیکھو کہ قطب صد میں ایک سالدار
 انگریزی سمی نورنگ خان کہ بواسطہ آپ سے انتساب طریقت کہتا تھا موضعہ مذکور سواریہ
 حفاظت کہ ظہور حمایت الہی کا تھا حاضر ہوا اور حضرت کو مع جمیع متعلقان مقبرہ منصب
 میں کہ محل و سعی و جاراحت تھی لیکیا حضرت نے وہاں آپ مرید و اور رفقاء سے مشروع
 کیا کہ ایسا فی غم سفر کہا تھا کہا ہو سب نے موافق را کو خود عرض کیا فرزند اکبر یعنی الـ
 ماجد فیض نے عرض کیا اولی وفضل سفر حرسین شریفین ہمارا سیکرے کو پسند فرمائ کرتے تھے
 وہی اور عزم بھرت مصمم کیا سالدار سے اپنا عزم بھرت نظر فرمایا بوجہ مصرع
 سعد و شود سبب خیرگر خدا خواہد نہ حاکم نے پر وانہ راہداری بنام نامی مع جمع
 متعلقان بدرست سالدار افغانان مذکور وانہ خدمت کیا با وجود یہ اپنے شو
 ترین علماء و ممتاز خدی جو اسکا کچھ جزا نہ کیا اس سے زیادہ کوئی بھری کرامہ نہیں
 اور اوسی مقبرہ میں ایک واقعہ عظیم پیش ہوا یعنی ایک فسر انگریز مصلحت مدد سے

مسلح آیا حضرت سے گفتگو امور گذشتہ دہلی میں بد لائل و تبدید کے حبس سے ظاہر ہوتا تھا
 کہ برس حکومت بلکہ امادہ قتل ہر فقیر کو خوب یاد نہ کرہ او سوقت آتش حکم قتل عامل مشتعل
 تھی آپکی گفتگو میں کسی قسم کا خوف یا رعب ہرگز ظاہر نہ تھا بلکہ بجمال پشاشت و
 استقامت قدر دلائل اوسکی بخوبی فرماتے تھے کہ بجزت سیم و سکون مکنے خصم کو چلانہ تھا
 چھرہ مبارک پر کمال نورانیت و طانیت ہوئی آئی اور وہ فرط قهر و خوب سے تلوانیم
 منے تھا لکر بار بار اوسے جفش دیتا تھا اور لب گزندین میں مصروف تھا مگر حجت
 آئی ایسی مانع تھی وہ گویا یہ سوت دپا تھا آخر عاجز ہو کر کہا تمکو بمعیت خود لیجا
 بجمال ذلت پہانشے دنگ حضرت نے فرمایا بہت اچھا ہم خود چلتے ہیں خادم سے
 فرمایا سواری لا و اس میں فرش کرد و تاب فلیخہ دیکر تھیا کے ضروری نام بنام
 فرماتے تھوڑا سی میں رکھد و حاضرین حیران تھوڑے بغرض قتل لیجاتا، اور آپ ارشاد
 کرتے ہیں کہ چیسے خسب عادت ارشاد ہوتا تھا الغرض سوار ہو گئے فرزندان و
 برادران و مریدین و خادمین گرد اگر دسواری ایجاد کرو اس افسر پر اوس تو
 ایسی یعنی طاری ہوئی گھوڑے پر بیٹے تھا سوار ہو کر فرار ہوا زبانی ایک
 سوار کے گھبلہ بھیجا پر صاحب کے کھوئا آپ شہر میں حضرت سوار کی اور تکریج عادت
 سعوی متعمول ہوئے تھی معلوم ہوا کون آیا تھا کون کیا اور جانیکی بجا لو جویں بحکام
 انگریزی آئی سخنها تو سخت درشت کھو آخر بآسی سبدل ہوئی الغرض چند رو ر
 تقریب میں توقف فرمایا کہ بغرض حرمین شریفین روانہ ہو کر وقتی روز جما و نی جو
 خاص مقام جنگ تھا تھیری اذان و کاٹری ہر وقت بجماعت کثیر ادا فرمائی تھی
 حکام انگریزی وغیرہ بحیث مخود دیکھتے تھے جوں و حیران کر کے تھوڑے کوچک حصہ

روانہ بمبی سے جمیع متغلقان کم و بیش سو اشخاص ہو گئے ہوئے مردم ہر شہر و قریہ
 قد و م بر کرت لزوم غنیمت سمجھکر حاضر ہو کر مستفید ہوتے با وجود اتنے سامانی کے کہ سوا
 پوشش کے کچھ تھا بمعیت اسقدر اشخاص کے ایسو سفر درود راز کا عزم بالخزم
 فرمانا آپ کا ہی کام تھا طرفہ یہ کہ اب سے زمانہ میں کہ تمام مہندوستان میں غدرا فوج
 تھا کہ جابجا حکم مانع خاصکراں دلی کیوا سڑک نافذ تھا تجسس اور تلاشی حاب
 مال علاوہ ازان ہر جگہ موقع پر سپاہیان حرست آتے تھے باز پرس و قصیدہ
 کرتے تھے مگر کہ نکر کرنے تھے ہر روز جایب و نجاست کرامات ظاہر ہوتی تھیں جو حاصل
 یہ کہ سفر خشکی و دریا بھائی آرام و راحت و خوشی طور کر کے بند رکنی یونیورسٹی ایسے
 جمیع سامان ضروری بلکہ زائد ہو سختا تھا مصدق آئیہ شرطیہ و ممن نیتو اللہ
 یجعلہ محروم و یسر فہ مرجحیت کایحیث و ممن نیتو کل علی اللہ وہو
 حسبہ کما حکم ظاہر و باہر تھا اعلیٰ نہ القیاس مبنی نہیں ہی کل سامان نہیں
 جہاز و خیرہ مدت تعلیلہ میں موجود ہوا یا وجود موسم آخر ہونے کے منع احباب کے کہ
 محل خوف و خطرے ہے قول نظر ما کر مع کل متعلقاتن در فقا رماہ شعبان میں سوا موسم
 آخر ماہ شوال سال ذکور جدہ میں بصحبت وسلامتی اوپرے بعض اعیان مکتبہ
 بہ نیت استقبال حاضر ہو گئے نامق بادشاہ دیوان یوسف حکومت تھا حاضر ہو کر
 خدمت لاائقہ سے بھرہ یا بہ ہوا مختلف سامان وصول مکہ کرمہ شتران و شقاد
 وغیرہ ہوا بعض مخلصین تاجدہ بعض بیرون بلده محترمہ بہ نیت استقبال حاضر
 بھائی شوق طواف بیت اللہ کیا سات لیڈہ جلوہ مقصود معمزہ ہوئے ارکان حج
 بہبایت اہتمام ادا فرمائے آعیان حرم محترم علامہ و شاعر وغیرہ حاضر ہوئے

بعض نے آپ کے دست مبارک پر بعین طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں کی بہرہ تفاصیل
 حلقہ توجہات میں مستفید ہوئے حلقہ شریفہ بجاں جمعیت و کثرت طالبین حرم محترم
 میں قریب مصلح حنفیہ منعقد ہوتا تھا لیکن شوق زیارت مدینہ منورہ نہایت عالم
 تھا ماہ صفر میں قصہ زیارت فرمایا سامان سفر من جمیع الوجوه طیار تھا اور تو
 بجاں نے انکار کیا حضرت کمال ملال ہوا فرمایا خوب نہ کیا خلاف تجدید کیا عاتی
 خوب نہوگی خیرت الہی کہ اولیا کو تھمین ہوتی ہر طاہر ہوتی یعنی وہ بجاں عہد
 را میں قتل ہوا ماہ ربیع الاول میں بار دیگر عزم زیارت روضہ مقدسہ فرمایا
 سع حضرت والد فقیر و حتم کلان و دیگر خدام روانہ ہوئے باقی متعلقین کو مکمل
 میں چھوڑا اوسی ماہ مبارک میں شرف زیارت روضہ محظوظ مشرف ہو گئی
 بجاں باکمال سرو درین دنیا سے کہ غایتہ مقصد و نہایت تمنا تھی نہزادہ اخراں
 پایا حضرت والد قدس سرہ فرمائی تھی کہ اوس سوچت فقیر ہی شریک دولت تھا حضرت
 کو خلعت خاص عنایت ہوا قیرو برا در عزیز محمد کو لیکی تاج مرحمت ہوا اعلیٰ
 بلده طیبہ حضرت کے شرف و روسک نہایت سرو ہو۔ اکثر افاضل اوسادان خیرہ فیض
 دست مبارک پر بسبیب عقیدت کی الات صوری و مصنوعی طریقہ نقشبندیہ میں بیعت
 کر کے ملازم حلقہ شریفہ ہوئے اور بجاں رغبت باحت اقامت تھوڑے حضرت کے درجہ
 ارشاد فرمایا کہ اصل ارادہ ہمارا خاص اسی بلده شریف کی اقامت کا ہر لیکن
 تاہم ہو مرضی لفڑت تھرت صلے اللہ علیہ وسلم لا نعم کہ نہیں سکتا جب مرضی تیریف معلوم
 ہوئی ہیت اقامت فرمائی حاکم مدینہ منورہ حاکم بادشاہ حاضر خدمت بارادہ صادقہ
 ہوا لیکن خدمات لائقہ بحسن تحدید بجا لایا اسی وقت عنایت نامہ مکہ مغفرت میں بطلب

متعلقین روانہ فرمایا اور ہمیں مرقوم ہمارا کہ عذایات حضرت سید المرسلین محبوب العالمین
 صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربارہ منگ ستانہ خود مبدول فرماتے
 ہیں کیا بیان کیجا تین کہ مقدور بیان نہیں ۷ اگر برتن من زبان شود ہر ہوئے
 یک شکر تو از هزار نتو ان کرد پھر موقوف مشاہدہ پر یقینیق مصلح ہی نقد وقت ہر
 سناخ ہیں ایک مکان مقصص مسجد سیکر قاعلی ارضی اللہ تعالیٰ عہد ہجھ عنایت ہوا ہے
 اور ہم گنجائش دس خانہ نشین کی علاحدہ علاحدہ ہر اگر عورات اوس مکان سے اقتدا
 کریں نماز بجماعت مکن ہر لہذا کاغذ ہندوی و اسلامی مصارف لا وہجا ہر لارام کہ سبی
 برا در عزیز حاجی صاحب مراد حاجی صاحب سے حضرت شاہ عبدالغنی ہیں سع او نکے متعلقین کے
 قاضیہ وجہیہ میں اس طرف روانہ ہوں طلب اوسی ماہ میں حاضر بلده طلبہ ہو زیارت
 افراد سے افتخار واریں حاصل کیا حضرت نے بھال عنایت فیر کو مع بعض دیگر متعلقین
 بیعت خود مواجه شریف ہیں صلوات السلام بربان خود پڑایا جو کچھ نور انبیت چھپہ مبارک
 پلکتہ تمام بدن اطہر ہیں حضرت کے پائی زائد الوصف نہیں فنا و بقا حقیقت حمدی میں صورۃ معنی
 آپکو حاصل ہوئی تھی علاوہ اپنی حقیقت کے جسم ستر بھی مستغرق دریا کانوار محمدی مطلع
 اسرار فیوضات الحمدی ہو گی اتھا جو معمالات قرب اتحاد و حضور صیت و عنایات حضرت
 سرور کائنات علیہ وعلی آلہ فضل الصلوات و کمال العجائب نسبت اپنی نہیں قلم قاصد اذون
 زبان کو کھلان طاقت کہ شمشہ اونکا لکھہ کے چند فقرہ بطور اشارة لکھتا ہوں کہ سبی
 بیعت شری بحق جزء باصل ہوا بلکہ پرداہ بیعت منتفع ہو گی اجزہ بسیب فنا کمل
 جو اخذ کرنا ہوا باصل ہے کرتا ہر اسوقت میں جزء ہم آننوش اصل مثل شیر و شکر ہو کہ
 ایک ہی حشمه سر اس ہوتے ہیں بھی معنی فنا و بقا حقیقت الحجایق کہ ہیں کہ عبارت

تھیتِ محنتے بزرگ زیادہ اکار اسرار مکنون و خانق ملتوں کیہیں توین کیا مصلحت
 اُپنی سایجے مذا عبارت مختصر اس مقام پر پہنچ ہو کثرت ارشاد و جمیعت خلق حلقاً توجہ
 ہے اتنا تھا کہ تم اُپنی کو بذریعہ طلبیہ میں حاصل ہوا ہو جو ق جو ق مردم یعنی وزارتین فیوضنا
 انفاس قدسیہ کے مستفید ہو کے شرف اجازت و خلافت ہوا ایسا حاصل کیا وہ سال قید
 حیات ہر سال دو میں ہو فور الطامناہ مبارک رمضان میں اس غلام سو قرآن ہے
 سنا وقت ختم خلعت بجال عنایت خاص سو مبارک براں رسمیہ کو پہنچ کر بہت درج
 دعا فرمائی اور زبانی مبارک بحر التزان محبوب حضرت والد ماجد قدس صرہ کا ارشاد
 ہوا آخر ماہ مذکور سے مرض اسہال و بخار و درد صر لاحق ہوا کاہ شدت گجا و خفت
 ماہ ربیع الاول تک رہے اول مرض میں کہیں حرم شریف میں قشیریہ ہو بعدہ
 بسب شدت مرض و کثرت ضعف حاضر نہ ہو سکئے تھے حضرت والد ماجد یعنی فرزند خلیم
 کو قایم مقام اپنا بلکہ جمیع مثالیخاں کے فرمایا کہ ہماری چاپر یہیں کر ترتیب طالبین و
 تسلیک مردم میں مصروف رہیں جناب نجیحہ حضرت والد ایام مرض میں کچھ ماہ تھے
 ہوئے تھوڑے اپنے مقام پر جلوس خرماء کر طالبین کو توجہ فرماتے ہو قبل ایام مرض کے
 ایکبار فرمایا کہ لاج بجال الطاف موافق شریف بن ابی الفاظ الہام سو اے
 خضرت لاکھ ولیجن و سلیمانی و میر القاعدہ یعنی ہمنہ تجویخ خدا اور اوسکو کہ جنے
 تجویخ اپنا وسیلہ قیامت تک کیا اس مردوہ جا فرزانے سے تمام متولیین کو ترویز
 قیامت دریجہ بشیش دامنی ہاتھہ آیا اور وسیلہ نجات ابدی دستیاب ہوا اگرچہ
 متولیین ہر ہن موڑ جملہ مہماں شکر رہا کرن مقدار لاکھ ذرہ کی بھی ادا نہ
 ہے تو جامان قرار نتوانے کر دنہ احسان ترا نشان نتوانم کر دنہ کر بہتر من نہیں

شو و ہر موی پیکش کرو زہرا نتو انگ کرد ہا با جملہ شب و مربع الاول بعض
 بد چہدہ غایت ہوا ہر ایک کو خوف انتقال طاری ہوا حضرت والد و جناب علیین یعنی
 و فتحرو دیا گیری زان و خدام چاغیر ہر آول شب میں آثار خوف غالب تھے اخشتند
 سبدیں بفرج و سرور ہو گئی آیتہ شریفہ دنی قتد لی فکان قابو سین اولاد
 زبان فیض ترجیح سو مرستے تھے اور ایسے الفاظ کہ دلالت کمال انبساط و نہایت
 فرح و شادمانی پر کرتے ہو زبانے ادا فرمائی تھو بعد ظہر سکرات شروع ہوئی
 کچھ بحیب و سب تھا کہ ہجھتن آیدونہ بیوشن مخصوص برشاہدہ پر سخھ تھا کثرت ہوئی
 از فراح طیبہ مثلخ عظام و اولیاء فخام و بیوہم ملائکہ کرام سے تمام سکان ایک تھی
 تو رہیا اوس وقت خاص میں حضرت والد قدس سرہ متصل ہو مبارک و سینیہ
 اسرار و معارف تھیں تشریفیں کیتے تھو باقی سب کیں ویسا تھو حضرت شمشاد
 کشادہ فرمائیا گا ہر حضرت والد کو دیکھتے تھو کا ہر بند کرنے تھو اسوق محل
 میں آپکے ساتھ ہجوم کیا کیا اور جو دیا دیا جسے دیا اونے جانا جسکو دیا و
 پہچان از ورشتہ در میان ظہر و عصر دوم زیع الاول ۱۲ بارہ سو ستر بھر
 روح مبارک نے جسم انور سے مفارقت کر کر شرابی صالی بیان کیا وہ جمال
 مقصود ازیں سے بہرہ میا ہوئے ان قال ای مُتَّقَتْ سَمَاعاً وَ طَاعَة
 وَقَلْتُ لِلَّادِعِيِ الْمَوْتِ أَهْلًا وَ مَرْجِبًا : إِنَّ اللَّهَ وَ إِنَّمَا إِلَيْهِ الْجِنَّةُ وَ الْجِنَّوْنُ هُنْ بَعْض
 اعیان و ارکان بلده طیبہ مثل خالد بادشاہ و خیرہ حاضر ہوئے جنازہ شریفہ
 میں از دام خلاائق عدو حصر سے با حرثا کشرا یا میں بلده شریفہ کہتھے کہ اتنا خام
 کسی جنازہ میں نظر سو نہیں گزرا ایں مدینہ منورہ بحسرت و افسوس جنازہ میں

لئے تھوڑا ولی اللہ کوئی کہتا تھا الغیاث یا نیتحم الطریقۃ کوئی بکار تھا
اللہ دیا اعظم لاقطاب ہے شایخ کہتو ہے ہذا فشندری بیس کیسا کیسا
چھپر را کسی کا عامہ کیسی نعلین جا قریب معرض کثرت از وحاص سو ایک جنگامہ قیامت
تھا نوبت دست رسی جنازہ پر دشوار تھی اوہا ناچیزے دیگر اول جنازہ مواجه
شریفہ میں رو برو حضرت سرور عالم صدی اللہ علیہ والہ وسلم رکھا گیا بعد کہ خاص
سجد شریف بنو کین نماز ہوئی بموجب وصیت قرب روضہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
تعالیٰ عنہ سجائب قبلہ و فن کتاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضا و جعل عالم گفت
مسکنہ و منواہ و افاض علیکنَا فی الدارِ عینِ منْ فیوضاتِ وَ حَفَّتَ سعْیا
و پرگاتہ امین ہے تائین وفات شریفہ کی عربی فارسی میں بہت ہیں عربی جو علم کبریٰ
مولانا شاہ محمد عمر نے کہی ہے نقل کیجا تی ہر عاش سعید لادات شہید لاجب
حال واقعی ہر حدیث شریف میں آیا ہر المبطون شہید یعنی صاحب اسہال سہید
آپنے مرض اسہال سو رحلت فرمائی شہزادت معنوی علاوه ازان اور ایک فارسی
منظومہ بولوی محمد سعید غلبیم آبادی ۷ چون شاہ احمد سعید خنکل پر رحلت فرمی
یافت در خلذ محل پر سند الگ سال و فاتحہ حسرت پوکوشنه شہر بیع الال پہنچ
فضل ساتوں بیان احوال برادران فتحام و فرزندان عالی
مقام و خلفاء رکرام حضرت مصنف قدس سرہ میں بڑے فرزند
یعنی والد راجدرا قم کا حال باب دوم میں لکھا جائیکا پیشوے علماء محمد شین علامہ اقبال
مارہنی قیم سنتہ سید المرسلین صاحب ضل جلی مولانا اوستادنا حضرت شاہ
عبد الغنی فرزند دوم حضرت شاہ ابو سعید قدس اللہ سرہا چونکہ آپ بزرگ ہے اوستاد

ہر دو حکم خبر استاد محمد عمر و شاہ محمد منظہر اور راقم سطور کے ہیں استفادہ باطنی حضرت
 مصنف یعنی اپنے برادر کلان سعی بھی کیا ہے ایکا حال اس رسالہ میں نہونا خالی
 غرائب سے نہیں لہذا ابتدا اس ضلع کی آپ کے ذکر مختصر سو کمی ولادت شرفی آپ کی
 موضع مغلیپورہ قریب قام سبزی منڈی بیرون شہر دلمپی بفاصلہ دو سیل ششنبی
 بست و پنجم شعبان ۱۴۲۷ھ ابارة سوتنتیس سو چھین واقع ہوئی آثار صلاح و تقویٰ
 زمانہ طفویلیت کے آپ کی ذات شرفیہ میں پیدا ہو صغر سن میں شیرینی لمحی میں فرق نہ
 کرتے تھوڑا شاہدہ حال مذکور آپ کے والد فرماتے تھوڑے کہ یہ غرزند دردش ہو گا آپ
 فرمایا کرتے تھوڑے کہ میں چار رسالہ تھا کہ حضرت والد مجکو اپنے پیرو مرشد حضرت شاہ
 غلام علی قدس سرہ کی خدمت میں لیکے آج ہنوز صورت شریف حضرت شاہ حب
 کی خوب یاد ہر برکات صحبت یافتے کے اب تک ہر ہی یا ہو ان اوسی عمر میں طالبین آپ کے
 گرد بیہک عرض کرتے ہو کو توجہ دیجئے آپ کی توجہ سے او نکو تا شیر ہوئی تھی صغر سن یعنی
 راغب علوم دینیہ واقع ہوئی تھی لہذا بعد حفظ قرآن شریف تحصیل اوائل علوم
 مولانا جید اللہ مرحوم سے کی اوسی زمانہ میں کہ حضرت پا نزد رسالہ تھی آپ کی
 والد ما جد آپ کو اپنے ہمراہ حرمین شریفین کو لیکئے جو وزیر سے مشرف ہوئے
 عالم علماء شیخ محدث عابد انصاری سند محاذی مدنی سے کہ پڑی محدث و فقیہ تھوڑے
 علم حدیث کی حاصل کی اجازت حیری سیل بالا ولیتہ بلکہ جمیع مرویات شیخ کہ
 کتاب حصر الشارود میں ہیں آپ کو دی بعد مراجعت بلده ٹونک میں آپ کے والد ما
 کا انتقال ہوا اخرو وقت میں آپ کو وصیت کی تھی اتباع سنت و احتجاج بنیاد اہل خانہ
 اور فرمایا تھا کہ اگر اونکے دروازہ پر جاؤ گے ڈیلیل ہو گے والا تمہارو دروازہ پر نہیں

سکان حاضر ہو نگے اجازت اشغال و اوراد بھی عنایت کی اور یہ بھی فرمایا کہ سلوک
 طرقیہ شریفیہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے خلاف سو کرتا ہیت آپ ہی کے دست
 سباک پر صفر سن میں کی تھی والد ما جد راقم سطور فرماتے ہو کہ مجبو اور انکو ایک سیاہ
 میں طلب فرمائ کر سعیت کے شرف فرمایا تھا چنانچہ آپ نے بوجب صیحت عمل کیا فیر سے
 فرماتے ہو اول چند مدت برادر کلان خود یعنی حضرت مصنف قدس سرہ کے مقاصدہ سلوک
 باطن کیا ولایت کیڑی تک آپ تو جہات لین بعدہ حضرت مزرا عبد المغفور خرجوی سے
 اتمام سلوک کا کیا اور بعد رجوع حرمین شریفین تکمیل علم حدیث کی مولوی محمد سحاق
 علیہ الرحمہ نبیرہ مولینا شاہ عبدالغفرن محمد شدہ وہ لوی کی ترویج علوم دینیہ خصوصاً علم
 حدیث رشیق چنانچہ پایرو شاید فرماتی تا و قتیکہ دہی میں ہو بہت لوگوں نے آپ سے تحصیل
 اس علم کی کی علم بذریعہ اقسام فضیل باطن سیو بھی مردم مستفید ہوئے نسبت باطن ایکی سبب
 کثرت اشغال علم خدا شے نہایت لطیف بزرگ تھی ہر کس کی اور اک میں نہیں آتی
 تھوڑے معلومات اس علم کی ایک بہت تھی مثل اختلاف روایات کتب اسماہ الرجال و
 تاریخ دیگرہ میں نہایت ملکہ حاصل تھا اگر اس علم میں ایکو پختاوز مانہ ہمیں تو جاہے
 اور کیون نہوتے کہ تمام عمر اسی علم کی ترویج میں صرف کی سنتن ابن ماجہ پر حاشیہ
 نقیسہ مسمی بائیحک احادیث نہایت مفید لکھا ہو اکیدتھے حاشیہ طبع ہو گیا ہو حضرت
 امام محمد دریخے اللہ تعالیٰ کے مکتوبات کی تحریخ احادیث لکھی ہوئے ہے تبریز المکتب
 فی تحریخ احادیث المکتبات تکملہ مقامات بیانی جناب حضرت امام علی قدس سرہ
 احوال میں اور آپ کے خلفاً کی احوال میں لکھا ہو تجد غدر بھرت حرمین شریفین فرمائی
 مدینہ منورہ میں سکونت کی وہاں بھی بہت لوگ ایکی خدمت میں حاضر ہو کر علم حدیث

پڑی ہے تھوڑے بڑے علماء مقرر کمال اس علم کر ہوئے اجازت اسانید حاصل کی فضیلہ
 سلطور نے بعض کتابین صحاح ستہ کی آپ سے بھی پڑھی ہیں بھائی شفقت و محبت پر
 تھوڑا حاصل ذات با برکات آپکی اس آخر زمانہ میں بہت معمتنم تھی علی اکھنوس نسبت
 علم حدیث کے فوائد طریقہ سے بھی بہت لوگ متყع ہوئے با وجود دشغال علم حدیث اقیطی
 مذہب حقیقی ہو کمال استقامت کے فوق کرامت کے ارتبا عدالت و احتساب پر عکل
 بخیریت و ورع و تعقیب جو آپکی ذات کرامی میں تھا کم کسی میں ہو گاسا توین محرم ۱۴۹۶
 بارہ سو چھینوں کھجوری مدینہ منورہ میں استقال فرمایا لبیع سرہ میں قریۃہ امیر المؤمنین
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پائیں مزار مبارک برادر کلان خود حضرت مصنف فو
 ہوئے نور اللہ ضریحہ کو اب مصطفیٰ خان دہلوی شیفہ و حسرتی تخلص تھیں جناب
 آپ کے عتمداز تھا غابرین موصوف با اخلاق حمیدہ و صفات جمیلہ تھیں باتیں خواصی
 تھی ادراک و جدان بہت اچھا تھا صاحب نسبت کو بیرون دیکھنے کو جس مقام تک نسبت حاصل
 ہوتی بتا دیتے با وجود دشغال دنیا اس حال کو پوچھنا نہیاں نظرتے ہے استعلام
 طاہریت ہی خوب تھی مولوی کرم اللہ حمد و شکر علیہ الرحمہ سے کو خلینہ حضرت شاہ غلام
 قدس سرہ کے تھی استفادہ علم کیا تھا صد و یوان فارسی و ارد و نظم و نثر میں دلوں
 زبان کے کامل تھا شاعر فارسی و ارد و نکلے شہر و مقبول ہیں رحمۃ اللہ علیہ
 میان احمد حاصل صاحب دہلوی سلیمان اللہ تعالیٰ نے آپ سے بیعت کی نسبت
 طریقہ شریفہ حاصل کر کے موشن بایجازت ہوئے کیفیت باطنی اچھی رکھتے ہیں والد
 قیصر سے بھی کچھ توجہات لیں ہیں موصوف با اخلاق حمیدہ و شایق احوال نہ مکمل
 طریقہ ہیں زاد اشتہر فی عرفانہ مولانا شاہ عبد المعنی فرزند سوم حضرت

شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ و لادحتستروین ربیع الاول ۱۴۲۳ء بارہ سو اندازیں
 میں واقع ہوئی دس گیارہ برس کی عمر تھی کہ آپکے والد ماجد کا انتقال ہوا بعض
 خلفاء حضرت مصنف سے منقول ہے کہ خروسالی میں چند اشخاص نے آپ کے گھر کا ہجوم کیا
 ویکھی آپ نے تسبیح باہم ہیں لیکن لفظ ہو بشدت اس جا ضرین پر تاشیر ٹرمی آپ کے
 والد کی آپ پر محبت خاص تھی حفظ قرآن مجید کر کے مناسبت ساتھ ہی علم حید
 و فقہ کو حاصل کی تھیں مولوی جبیل اللہ مغفور اور سنپراو حقیقی حضرت شاہ عبدالغفران
 او زیولوی عبدالقيوم مرحوم سے کی بیعت طریقہ برادر کلان تھی حضرت مصنف کے
 دست مبارک پر کر کے محفوظ بتوجیات عالی ہوئے جناب شاہ خطیب محمد فرزند حضرت
 شاہ رووف الحمد سے بھی استفادہ کیا آپکے والد نے وقت رحلت آپکو اجازت
 اشغال و اوراد عنایت کی تھی ذات نقیض مصدر اوصاص اجمیلہ و اخلاق حسنة
 مثل تو اضع و شکست و سکنت و تحمل و دید و قصور تھی سیرت صاحبہ ابا مرکرام و شیخ
 عظام پرست تقيیم تھی بعد کئی سال زمانہ غدر کے بعد حریم شریفین مع اہل
 عیال فرمائی فہر سے فرماتے ہوئے ایکبار خواب میں مشرف بشابدہ حضرت
 حق جل و علا ہوا بجمال تنا عرض کیا کہ مشتاق سکونت ملینہ منورہ و موت بلده
 طیبہ ہون ارشاد ہوا کہ دعا قبول کی چنانچہ اثر قبولیت ظاہر ہوا کہ خود مج
 اہل و عیال تا آخر حیات شرف جوار روضہ مقدسه کے بہرہ یا بڑے بارہ ہوئے
 ربیع الاول ۱۴۲۳ء بارہ سو بیانو ہجری میں انتقال فرمایا قریب قبیہ حضرت عثمان بن عاصی
 قبلہ پائیں مزار شرف حضرت مصنف مدفنون ہو ابردالله قبسہ و نڑا
 تاریخ رحلت ہے آنکہ فرزند و بیٹہ حافظ محمد ۱۴۲۳ء بارہ سو بیانو ہجری بماہ ربیع

الاول دہلی میں اندر ورن خانقاہ شریف بیدا ہو کر بعد حفظ قرآن شرف حسین عرض
 کرتے ہیں اپنے حکم شرف حضرت احمد الغنی و جناب شاہ محمد مظہر و فقیر راقم سطور سر کی
 بیعت طریقت بھی عم بزرگوار حضرت شاہ عبد الغنی کے وست شرف پر کی اتفاق
 انکی عمر میں برکت کر حرم ظاہر و باطن میں ممتاز فرمادیا میں قدوة اولیاء کرام
 افضل القیام عظام حمکبر حضرت شاہ محمد عمر قدس سرہ فرزند دوام حضرت
 مصنف ہیں ولادت بالسادات آپکی ماہ شوال لکھا بارہ سوچوں میں بھری
 دہلی میں اندر ورن خانقاہ والا جاہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ واقع ہوئی عمر
 تیج سالگی میں آپ جدا مجدد قدس سرہ کو دیکھا تھا انکی ملحوظ عنایت رسمی بھائی
 والد ماجد حفظ قرآن شریف کر کے تحصیل علوم میں شغول ہوئے اول علم دو علم
 صبی اللہ مرحوم سے اور حدیث شرف حمکبر حضرت شاہ عبد الغنی محدث دار المعرف
 سر اکثر علوم دینیہ و تصور آپ والد ماجد بقرت و سماحت پر بیعت طریقت بھی
 وست مارک والد ماجد پر کی بھال صرف بہت علمیہ و توجہات قویہ آپ کو قسید
 سلوک نقشبندیہ میں مصروف ہوئے انہیا مدرج احمدیہ و مقامات عالیہ آپکو پہنچایا
 اجازت و خلافت مطلقة سے شرف فرمایا ایام خدر میں آپ بھراہی والد ماجد
 ہجرت حریمین شریفین فرمایا ایام خدر میں آپ بھراہی والد ماجد
 انتظار قدسیہ والطاف عالیہ حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ترقیا ہے بیان حاصل کیں بعد حملت تو طعن حرم محترم کہ معظم اختیار فرمایا
 و مستوفی تجدیدات الہمیہ و فتویٰ فضیلت ذاتیہ سرکار و قات خلقت و کبریٰ ای ہو کہ سند
 ارشاد بر جلو سر فرمایا التزم بیان و مجاہدات خدا کی باید و مشاہد کیا جائے

خلائق طالبین حق جل و علا ہو حسب حوصلہ و استدرا بہت طالبین نے آئی
 توجہات عالیے کے ترقیات مقامات مانسید کر کے اجازت و خلافت سمجھ ملتا
 ہے تو کثر اشاعت طریقہ شرفیہ کیا استفاسیت شفیت و طریقت آپکی ذات والاصفات
 میں کما حصہ موجود ہو درجات زرد و ورد و قوی و کوکل پر کہ لازم مقام شنی
 ہیں بہت ثابت قدم ہو دیا اور اہل دنیا کے تنفس اتباع صفت سینہ و اجناب
 بعد عرض سینہ پر راغب اخلاق حسنہ موافق اصحاب عادت شرفیہ ہو اس درج
 متواضع ہو کہ آپکو خادم سے بھی کمتر جانتے ہو ستر کمالات واجب ہوتی ہے
 ششم ناپسند ہو جنول و انزو و امر خوب نہیں صفات بشری کا وجود نہ ہبہ کمالات
 ملکی جلوہ گر تھوڑم کا اہم شیرین گھنڈا جو سنتا شیفۃ ہوتا موزوںی طبع وجودت
 فکر بریجہ غایت اپکو ساصل تھی اشعار فارسی و مہندی گاہ گاہ ظلم فرماتے ہو
 قبول خاص و عام ہوتے تھے شب روز سو آذکار اشغال و طاعون و عباوت
 و نشر طریقت و افادہ سلوک طریقت کوئی کام نہ تھا با وجود کہ ایسی سخت امراض
 لاحق تھوڑ کہ طاقت نشد و برحصارت وغیرہ بہت کم ہو گئی تھی مگر جو اشغال
 واوراد و توجہ و حلقة عمومی ہو ہرگز انہیں قصور نہ تھا یعنی استفاسیت تو کہ فرد صبور
 بالا گرامت ہر یا بوصہ امراض و کثرت ضعف آخر عمر میں بہیت نکاح فرزند مرد
 فقیر سفر ہند وستان اختیار فرمایا ایسا پیور کو سچے قد و میں منور کیا تو اکب علی ہم
 صاحب رحوم بھائی تعظیم و تکریم پیش نہیں آیا ان بھی بہت مردم آپکی توجہات سے
 نسبت طریقت ہو کے بھائی ذات شرفیہ آپکی اس آخر زمانہ میں نہایت غصہ
 تھی بوجمیت و شفقت اس نا اہل پر مذول فرنے تھوڑ کم کنسی یہ ہو گئی تھیں خلائق

و جلیس جلوت اپنے فہرستہ افسوس ہزار افسوس چند ماہ بقیہ حیات رکر دوں
 محرم الحرام شروع شمسہ بارہ سو اٹھاونوئی ہجری میں سفر آخرت اختیار کیا
 اللہ وَ إِنَّا إِلَيْهِ لَدُورٍ جَهَنَّمَ هبرون قبۃ حضرت خانظہ جمال اللہ نقشبندی مجددی
 بجانب قبیلہ مدفون ہو کے مادہ نایخ عربی فہرست صنی اللہ الکیل عَنْہُ وَ مَوْلَہُ
 نایخ فارسی افسوس فتاویٰ عرفان اپنے ایک ہی فرزند ہیں عزیزی مولوی
 ابو الحسن حیدر اللہ صلی اللہ تعالیٰ وَا بَقَاہُ بیع الشافی شمسہ بارہ سو بہرہجی
 دہلی میں اندر وہ خالقاہ شریف متولد ہوئے انکے والد ماجد فیض حیار سالمی انکو بھنو
 حضرت مجدد احمد لادکر عرض کیا کہ اس فرزند کو بعیسی مشرف فرمائی آپ نے الفاظ بیعت
 انکو پڑھا و حفظ قرآن شرافت کر کے تحریل علوم مروجہ مولوی رحمۃ اللہ صلی اللہ علیہ و
 مولوی سید حبیب الرحمن حساب مہاجر سید الحمد و ہان کی وغیرہ کے آستوانہ
 علوم ظاہری میں خوب حاصل ہی فطیین و ذہین ہیں طبیعت موردنے شعر خوب ہوتے
 ہیں سلوک طریقہ ابارت کرام اپنے والد ماجد سعی طے کیا اجازت و خلافت نہیں مشرف فرمایا
 بعد اونکے انتقال کے قائم مقام ہوئے مستفیدین توجہ سو بہرہیاب ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ
 انکی عمر ہیں برکت کری مانند بارہ و احمد اعظم اہل و باطن میں کامل مکمل فرمادے آمین حمد
 العارفین شیخہ الواصلین حکم اصنغر حضرت شاہ محمد منظہر رحمۃ اللہ
 علیہ فرزند اصغر حضرت مصنف ہیں ایکی ولادت سوم جمادی الاولی شمسہ بارہ
 اول تالیس ہجری دہلی میں اندر وہ خالقاہ عالمہ بناء حضرت شاہ حسکہ قیدہ واقع ہوئی
 حمر ایک سال ہی میں اپنے جد احمد کو دیکھا تھا فرماتے ہوئے کو صورت شریف ایکی فقیر کو ہوئے
 غوب یاد ہر صفر سن میں حفظ قرآن مجید کر کے تحریل علوم تقلید و عقائد میں مشغول

ہوئے اوسی زمانہ میں اپکو والد ما جد کے بعید سے مستر فرما کر مصروف تبریت ظاہریان
 ہو گئے کتب و اولیٰ علوم روایی جدیب اللہ در حرم وغیرہ سے ٹرین اکثر کتب فقہ و قریب
 و حدیث و تصوف وغیرہ اپنے والد ما جد کے ضمیح حستہ بالاستیعاۃ
 حکم کا جرحت شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ سے تحقیق و تدقیق ٹرین سلوک طریقہ تسبیہ
 مجدویہ از ابتداء تا انتها بمقامات احمدیہ و مراجع علمیہ خاص توجیہات سادمیہ والد ما جد
 سوی طرف مایا عمر شفیر یائیں سال کی تھی کہ تحصیل علوم ظاہری و کمالات باطنی سے
 فارغ حاصل کر کے با جائز و خلافت مطلقہ مشرف ہوئے اوسی زمانہ میں اپکو شویں
 حجج غالب ہوا والد ما جد سے اجازت طلب کی اچنکہ فراق شاق تھا آپ اجازت نہیں
 ہتو ہبہت سعی و کوشش سے اجازت دی وادع کی تاریخ و اذہ شہر تفسیر لایھیزی
 عراه تھا کہ اپکو حضرت کیا اور دعاء بعمال التجا کی خطوط طبیعتاً محبین پر قلم فرمایا
 علوم اسہار تھیں فرزند سوی حاصل کرو کہ سخنہ معارف فقیر سے ہر کتنی سال میں وہ
 نسخہ صحیح کیا جو اللہ تعالیٰ خاتیت تھا کو ہو سچا ہی تھی آپ سع رفقار و اذہ حر میں
 شریفین ہو و برکت دعا و در تشریف طواف بیت اللہ در و رضہ مقدسہ بنوی
 سے اخراز حاصل کر کے ہور تخلیقات ذاتیہ والطاف نبویہ ہو کر بخط و ملامتی مرا
 وطن کی آپ کے والد ما جد کو بہت فرحت و سرور حاصل ہوئی آپ بعمال استقامات
 و باطن مشغول افادہ بعض مریدین و درس طالبین ہو سچاہ والد ما جد بھرت ہرین
 شریفین فرمائی و مخصوص عنایت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو بمعنا
 رحلت آپکو سند زار شادیر مکان ہو کر درمان جہان بھرہ استفادہ ظاہر و باطن حاضر
 خدمت ہو کر مستفید ہوئے موافق استعداد فوائد ظاہری و مراجع باطنی طور کرتے

بہت مرتبہ اجازت و خلافت کو ہوئے شہر روز سوا آفادہ طالبین و حلقوں میں
 اور کام تھا مرتبہ زہروں ع بھاول اگر کو حاصل تھا سخاوت و موافق اصحاب
 اعانت عربیان و متحابان جیلت خاتمی تھی تکارم اخلاق راحم شفاق اگر خارج
 از حدود خود رہنے والا کسراں حاضر خدمت ہوا تمام عمر حسن خلاق کا مدار رہا خیار کفر
 احسنسکم اخلاقاً قاتاً اپنے درج میں کافی ہے بعد انتقال حضرت والد وعم کرامی فقرتیں
 شریفین میں سوا آیکے ذات ملکی صفات کو کوئی باقی تھا ارشاد اپنکا بہت ہوا
 رباط تعلیٰ خانقاہ بھاول اہتمام حسن انتظام بہت بڑے کئے طبقاً فی مدینہ شرفین
 بجانب باب مجده بنوائی ہے بہت زائرین و میمین اسکیں رکھ کر مال راحت پائے ہیں
 منجملہ باقیات صاحبات کے یہ محمد علی اپنکا ناقیامت باقی رہ گکا اوسکے کتب خانہ میں
 کھنابین بہت نادر الوجود محمد کمیاب فرمائی ہیں جزاہ اللہ عن المتقین
 حیری اپنے والد کے احوال میں تحاب سی بمقامات سعیدیہ فضل لکھی ہے وکیب بہت
 محبت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم و شوق دفن یقین شرفی سالہ اسال
 سوقدم باہر مدینہ شرفی سے سرکھا یہاں تک کہ تھناہ ولی یاز و ہم محروم احراشم
 سانہ ۱۴۲۴ھ سوایک تحریکین انتقال فرمایا اذ اللہ و اذن اللہ بر احمد حسون ہے یقین
 شرفی میں تصل دیوار جانب قبلہ قبہ مبارک حضرت عثمان رضوی اللہ تعالیٰ عنہ ہم لوئے
 قبر شفی و والد ماجد مدفن ہے کادہ تاریخ عوی کفتہ راقم سطور و ہلوہ قد شفی بمقام
 اللہ و نبیر تاریخ فارسی مطلع فقیر قطعہ یاریخ چوہم مہین شاہ نظر حباب پور فرنٹ
 زدنی افسوس بجنان پور مدرسہ ایل تاریخ منصوص کفت بجنات شہادتیں بدران پور
 فرزند دلہنہ خرم سال آیکے ہیں بخوردار احمد رہما و الدین کرد و ازادہ سا

پڑھنے قرآن میں مشغول ہی آتا صلاح و وراحت ابائی اوسکی سیما سو طاہرین نور
 چشم ان محمد اپر اہم و محمد علیسی و محمد نو سعی و نبوز خرد سال ہیں اللہ تعالیٰ
 انکی عزیزین برکت کر کے صالح و متقدی مثل آبار کرام طاہر و باطن ہیں فرمادیں
 مولوی ولی البنی صداب مجددی رامپوری زبدۃ الصحابۃ عمدۃ خلفاء رضی
 رضیف سے ہیں نسب میں بواسطہ حضرت خواجہ محمد سعید حضرت مجدد قدس سرہ
 پڑھنے چکے ہیں حافظ عالم فاضل بنقول و محققون ہمیشہ استفادہ طاہری و باطنی
 خدمت میں حاضر ہو کر ریعت طریقہ مجددیہ میں کی چند سال ملازم صحبت شریف
 برکر سلوک طریقہ ملکیہ اجازت و خلافت سے برقش ہوئے نسبت باطن خوب صل
 کی استفادہ بعض کتب دینیہ بھی کیا والد ماجد قیصر سے بھی استفادہ طاہر و
 توجیہات باطن کیا موصوف بتواضع و مسکن و فصیر و حسن و اخلاق ہیں حضرت
 فرمائے تھے کہ کہم بامسے ہیں اس سے زیادہ کیا بشارت ہوگی بعد اشقال ہو
 ریحیم خشن مرحوم پاتفاق مشورہ حضرت والد و جناب اعمام کرام خدمت خانقا
 دلیلی آپ پرمنفوض ہوئی بافادہ مردین و درس طالبین میں مشغول ہیں سالم اللہ
 تعالیٰ وابقادہ و اصلاحہ تمناہ مولوی محمد ارشاد حسین صداب مجددی
 رامپوری عمدۃ الصحابۃ وزبدۃ خلفاء رضیف سے ہیں نسب میں بواسطہ حضرت
 شیخ نجیمی حضرت مجدد قدس سرہ کو پوچھتے ہیں حافظ عالم فاضل اجل محقق
 و مسٹول و اخوان خوش تقریر لاشد تلاصیہ مولانا محمد نواب صاحب بھج بھائیہ مولانا
 رامپوری حاضر خدمت شریف ہو کر دست مبارک پریعت کی چند سال ملازم مکتبہ
 برکر سلوک مقامات مجددیہ ملکیہ اجازت و خلافت سے ممتاز ہوئے

دو مرتبہ شرف حج و زیارت روزانے اور افسس سے مقرر ہو گئے تھت کی آپ پر عنایت
 خاص تھی مرجع طالبین ظاہر باطلن ہیں فرع اللہ علومہ مسلمین شاہ عبدالعزیز
 مجددی تاشقہ خندی قدماء اصحاب کبار خلفاء سے ہیں نسب میں بولے
 حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت مجدد رضی اللہ عنہما کو پوچھتے ہیں طالب خدا میں
 وطن کے نکار خدمت حضرت میں حاضر ہو کر تمام بست طریقہ تشریفہ حاصل کر کے
 شرف حج و زیارت مدینہ مدینہ سے مشرف ہو کر با غوازا اجازت و خلافت وطن
 مراجعت کی بالتزام ریاضات و ترک الوفات مرجع و ماب طالبین خدا ہو گئے
 اور مراقبہ آئکی خانقاہ میں بحیثیت تمام منعقد ہونا تھا رحمۃ اللہ علیہ شیخ جوڑ
 احمد مجددی قدما راصحاب حضرت سے ہیں نسب میں بواسطہ حضرت محمد یحییٰ پختہ
 مجدد کو پوچھتے ہیں اول بیعت حضرت شاہ روق احمد حکم زادہ یحییٰ پختہ سے کر کے
 توجہات لیں بعد خدمت افسس میں حاضر ہو کلار مت صحبت حلقہ توجہات
 کی حضرت نے اجازت طریقہ عنایت فرمائی موزوںی طبع و مناسبت پت شیر گوئی بنت
 حاصل تھی صاحب دیوان فارسی و ارد و مرزا غالب و مولن خان مرحوم اصل
 لیستہ ہو بعید خدر مع اہل و عیال کابل میں کوئت اختیار نکی امیر کابل بیعت عزت
 کرتا تھا آخر عمر میں تہذیب محبت حرمین شریفین کی چند مدت تقدیم حیات رکن کے مظہر
 میں شریعت اختریار کیا رحمۃ اللہ علیہ جناب نبوی جیب اللہ ملتا فی
 قدما راصحاب مکارہ حلقوں میں مصادر علوم عجمیہ و تقاریب اوسے احضرات بصیر و علم
 راجد فقرہ و حضرت شاہ عبدالغنی و شاہ حمد المعنی و حباب میں شریفین میر حضرت
 جدا حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ آپ یحییٰ کے معاشر میں رجح کیا سلوک مقامات تھے

حضرت مصنف کی توجہ بات سے حاصل کیا۔ حضرت نے اجازت و خلافت سے انتباہ نہیں
 حضرت بسب اُستادی کمال تسلیم انکی فرماتے ہو را کثیر علوم میں ملکہ حاصل تھا۔
 بقریہ فی جناب حاجی دوست محمد فندہ ہاری ابتدی اصحابِ اکمل
 تعلیماً رحیم کے ہیں اپنا حال دینا چہ مکتبات حضرت مصنف میں لکھا ہو جو طو
 اختصار کے قلمی کیا ایام طلب علم میں سرشار بجز بمحبت خدا ہو کر طلاق شیخ کامل
 میں سفر و سیاحت عالم کی بہت کی شاخ کی خدمت میں حاضر ہوا تک کیں قلب
 چھین حاصل ہوئی وہی اضطراب تباہ بعد اتحاد عزم مصمم بجانبی ایسا پیدا
 میں قدیمی سی حضرت شاہ ابو سعید کے بغیر محریں شرفیں لشافت فرمائیں
 مذکور تھوڑے شرف ہوا اپکے دست مبارک پر بیعت کی لیکن اضطراب کم نہ ہوا بلکہ
 تھا کیفیت حال حضرت کے عرض کی آپ نے فرمایا میں بھی کو جانہا ہوں تم کام معاودت
 یہاں رہو یا دری کو جاؤ کہ وہاں سیر کر فرزند میان احمد سعید میں اوپنی خدمت میں
 لگ کر توجہ لو پسی حق دی کیا راہ میں حضرت شاہ غلام علی قادر سرہ کو زد
 میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ تم ہمارے خلیفہ ہو لہذا شوق دی اور سی زاید ہو زنا کہ
 قدیمی شطب دوران خود زمان شیخی و امامی و ایک اُستادی حضرت شاہ حج
 سعید نے کہ اللہ تعالیٰ بسرہ الافتخار و قلبی دروجی فدا ہمشتری ہوا بمحظی
 تکیں ہو گئی الحمد للہ قدر از سر نوبیعت کی سے باکر یا ان کا زیادہ شماریہ و ایک لے
 دو ماہ یا بیچ روڑ خدمت حضرت میں حاضر ہوا اس سے ملت میں اس نالا بیچ
 لاشو کو اجازت طلب کی شرکت نہ قبولیں۔ وقاریہ و خوشیں یہ خدمتیں ایک سے
 و تیسرا و کلادہ اپنی محبت کی اجازت لکھ کر والاسے خرسانی کو حضرت فرمایا

اجازت نامہ میں یہ بسط اُنکے حق ہیں تحریر فرمائیں۔ صدارتی جماعت کے نامہ و امر صعن
الحکایہ اُجرا تھا بلکہ اُنکے مطابق یہ کارخانہ اُنکے اعلیٰ انتظامیہ
فی قلوب الاحباب بہب وطن کو پہونچے استدراستاد اور فشر طرفیہ رشیہ
اُنے ہوا کہ حدیباً نے باہر سیکڑوں ہزاروں مریدین خانقاہ ابواسٹمہ دبوست
اُنکی توجیہات سے نہوں میں اُنکی خانقاہ اُنکے خاصان میں ہمور آباد ہیں۔ شمع
فیہ خداوت مصدر خوارق و کرامات تھوڑی حضرت فرماتے تھے کہ جیسے ہو لامحالہ ہمارے
پیرو مرشد کو خلوٰہ میں ممتازیکشہرت ارشاد تھوڑا یہی حاجی حسکہ بخار خانقاہ میں غریب
کشہرت ارشاد میکشہرتہ فنا فی الشیخ کا کہ واسطہ و حصول الی اللہ ہم اکنہ، میسا حاصہ ہمہ
کہ حکم سیکڑوں حاصل ہوا ہو حضرت کے دریا کے مجہت میں اُنکے مستعرق تھے کہ وقت حضوری
حالت ہیو شیخ اُنکی ہوئی تھی کفش برداری بھال تحریر عزت جاتی تھی تو بالکل بیت انخلا
اُنکا اپنے ہمارہ سے پاک کرنے تھوڑی بسب خدمت و مجہت کی الات شیخ بخوبی اُنکی
ذات میں جلوہ گز خوت ہر کہ خدمت کردا و مخدوم مرشد پا خود و معلم عالم و عالمیت
ہوئے حضرت کو بھی انکس اُنہم خصا ص ممجہت اسی درجہ کیا کم کیجیے جس کے تھے ہم
کمال الطاف و عزیت اپنے میڈول فرماتی تھے تاحد ناچار جسی بمحبت فرمائی تھی
مردان طریقت ہندوستان و خراسان حضرت کے تھے اُنکے ہوا الہ اکبر الکبیر عالم
ضمیروں نیابت میا اُنکے تکوں تجام اُنکے کہیں چنانچہ وہ تحریر جناب عم امنوئے مقلات
سجدتی تھا۔ اُنکی تحریر افتاظ عالی اُن سین تحریر خدا نے ہیں بخار جناب دا کوئی
سمکھ نہیں ہے اُن حاجی حسکہ اور اُنکے خانقاہ کے احوال میں ایسا باب علیہ کہ کسی
وہ کام کر کر سب سینے اُن فرزندان حضرت کے خانقاہ دلی کی خدمت انکو ملائی تسبیح خدا

وہ سکھانات پھر خدمت سپر فلکی اور اجازت دی اخواہ خود وہاں ہیں یا کسی خلیفہ کو تھے
مقرر کریں چنانچہ مولوی رحیم بخش مرحوم کو کہ آپ کے خلیفہ صاحب نسبت اور قی
وہ مرتاض و متواضع تھوڑا یعنی جانب سے مقرر کر کے بھیجا ہے ابادی خدمت خانقاہ
علمیناہ چنانچہ بامدوشا یہ مولوی صاحب مرحوم نے کی اور خدمات لائی تھے حال
وار دو صادر کرنے تھے جمیع زائرین نہایت ملاج و شاخوان انکو تھے رحمۃ اللہ علیہ
چند سال گزر تو کہ حاجی صاحب ترقیت الٰی سے شرف ہو گی مقام موسیٰ زمی
صلح دیرہ اسماعیل خان آپ خانقاہ میں مدفن ہیں علیہ الرحمہ والرضوان تاہم
تقام جناب حاجی صاحب حسوب صیت ملا محمد عثمان صاحب کیا تھے مقرر ہیں
مرحوم و مآب طالبان حق جل و علا صاحب زمرون و قتوی جامع کمالات طاہر
باطن ہیں وجود انجاد ہاں بس غیرہ سچے اللہ تعالیٰ انکی عزیں برکت عطا کر ہو گیا
سلامت رکھا ہیں آخوتزادہ مولوی حسین علی باحوری قدماہ اصحاب
و اعظم خلفاء سے ہیں اول زمانہ جدا مجوہ حضرت شاہ ابوسعید میں حاضر ہو کر طریقہ
نقش بنده یہ مجددیہ میں بیعت کر کے چند روز تین صحبت اوپر ہا کر راجحت میں
کی بعد رحلت پھر اگر خدمت حضرت تین تجدید بیعت کی ملازمت صحبت شریفہ
و خدمات خاص میں بدل و جان بارہ تیرہ سال تک صروف رکھنے سبب جمیع
تقامات احمدیہ مجددیہ کی تا نہ ہا حاصل کی حضرت کی اپر کمال خیانت خاصی
یہی فدائِ محبت حضرت و فرزندان مثل غلامان تو مصادر صفات حمیدہ از
تو اخضع و شکست و مسکنت و صبر و توکل و تحمل و حسن اخلاق قوی انسان شرف
با اجازت عامہ و خلافت مطلقہ بعد رحلت حضرت ملزم توجیہات حضرت شاہزادہ

نازندگی رہی توجہ جمیع مقامات میں آپ سے بھی لین بلکہ بوجہ کمال محبت اس
 فقیر کے بھی حلقة توجیحات میں شرک ہو کر توجہ لئتے تو بعد حصول خلافت چند
 مدت ہندوستان میں فنیض رامی تک کے باجائز حضرت بھرپور حرمیں شریفین
 کر کے متولن مدینہ شریف پوکے سرگرم افادہ مریدین تھیں انشا رف آوری حضرت
 بعد شریف آوری تک افادہ کیا ہے اتفاق و رجوع کی حضرت انگریز بارہ میں فرمائی
 تھی کہ آپ نقصوں کو پوچھو چندر سال پوکے کہ انتقال کیا باقیع شیخ میں قریب فرار
 حضرت مدفن پوکے حجۃ اللہ علیہ میرزا محمد فرشید بنی عوف مرا شاہ
 رخ بیک دلبوحی عمدہ نیاز مندان قدیم وزبردہ مخدوم صان برکزیدہ حضرت سے
 ہیں چونکہ خلافت انکو حضرت والد سے ہو اہمی اسحال خلفاء حضرت والدین
 مندرج ہو گا ملا قربان بخاری قدماً خلفاء کرام سے ہیں چند سال بعد
 عالی میں رکر سلوک طریقت تمام کیا اجازت خلافت سے انتیاز پا یا حضرت سے
 تھی کہ حب بنبت قویہ و شفیع مقامات تھیں اپنے وطن میں افادہ طالبین میں کرم
 تھوڑے حجۃ اللہ علیہ ملا یوسف الزنجی قدماً خلفاء سے ہیں چند سال ملتہ صحت
 شریف رکر سلوک باطنی تھا حاصل کر کے خلافت پائی وطن بالوف میں برائیت ہائیز
 میں مشمول ہو رحمۃ اللہ علیہ حاجی ملا عبد الداہم کو لا جی قدماً خلفاء
 ہیں حافظ محبود رکب داک طریقت قربان بنبتے تک کے خلافت پاک راجعت
 وطن کی روک بنت استفیدہ ہو رحمۃ اللہ علیہ ملا سلام الدین بلا جوہی
 محمدہ خلفاء سے ہیں چند سال صحت شریف میں حاضر ہو گفت ننانداں خوب
 حاصل کر کے اجازت خلافت پائی رحمۃ اللہ علیہ ملا تاج محمد فرشید باری اہل

خلافاً سے ہیں فاصل ابھر جمع عالم معمول و معمول لشیر الذکر استو اضع متفق متون عاص
حوال بلندر و مقامات اتمت چند سال نلتزم صحبت شرفیت کے نسبت باطن
جع مقامات مجددیہ حاصل کی شرف اجازت و خلافت ہے بہر و یاب ہو کیا روح و
زیارت کے شرف ہو کر دوبارہ پھر قبید جمروانہ ہوئی راہ میں انتقال کیا خصوصی اللہ
برحمۃ ملا سفر دروازی قدما رخلافاً سے ہیں حضرت جدا مجدد شاہ ابو سعید
قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ملازم صحبت ہو کے بمعیت حضرت مذکور رحیم
زیارت کے بہر و یاب ہو کے بعد رحلت کو کئی سال حضرت کی صحبت شرفیت میں
سلوک تمام کیا خلافت عطا ہوئی مراجعت وطن کی افادہ طالبین میں شخوں رہے
رحمۃ اللہ علیہ ملا پیر محمد قدر ہاری قدما راصحواب اکمل خلفاء سے ہیں حضرت
انکی بہت بسی فرمائے تھوڑ کے صدق طلب افادہ صادقة حق جل و علیہ سماں اسین تھا کم
کسی میں ہو گانوں دن بھرید میں یکجا تھوڑا تم النہار قایم اللیل صحبت چند روزہ میں
وہ حاصل کیا کہ سالاں میں ہوتا ہے اجازت و خلافت دیکر مر حض کیا رحمۃ اللہ
علیہ ملا محمد یوسف کوالا می اول مرا خدیغہ الغفور خرجی سے ہتھا دہ کیا
بعدہ خدمت اقدس میں چند سال ملازم صحبت رکھ سلوک باطن انجام کو ہو چاکر
بازت و خلافت سے شرف ہو کے بعد روح وطن حصہ خانقاہ مرجع خلائق ظاہر و
اطیں ہیں تھوڑ رحمۃ اللہ علیہ ملا محمد شرفیت کوالا می احمدہ خلفاء سے ہیں چند سال
حاشر کر سلوک خاذان حاصل کر کے اجازت و خلافت سے بلند ہیں تو بعد تو
وطن دریت طالبین میں صدرو قٹیں ہے رحمۃ اللہ علیہ ملا نور محمد کوالا می احمدہ خلفاء
ستی جامع کیا الامت ظاہر و باطن کئی سال خدمت عالیمین ہتھا دہ تجہیت

و سلوک مقامات و امور اشغال و اذکار کی اجازت و خلافت حکم فرض ہو کر مراجعت
و طلن کی ارشاد و طالبین میں مصروف ہوئے انکے استفادہ کے شاخ قادر یہ سے تھے
کمال ہو کر اپنے سب مرید و نکواہ رکیا کہ اپنے استفادہ کرنے کے مقام انکا عرش پر بیرون
پہنچے لہذا اپنے درجہ خلائق ہوئے جس علیہ ملا ہے سندر بخاری احمد
خلفاء سے ہیں دہلی میں اگر بارادہ صادقہ التزام صحبت شریف و عزالت و اذکار
و اشغال کیا قریب وس بارہ سال استفیدہ توجہات پر فیوضات دہکر سلوک بالطن
یعنی بہت طریقت تا آخر حاصل کی اجازت اجازت و خلافت کے بہرہ یا بہرہ پوک حضرت ولد
قیری سے بھی بہت تھلک کیا اور بمعیت حضرت زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے
صاحب حوال عجیب و واردات غریبہ تھوڑے لایت خاصہ محمدیہ سے مناسبت اپنی بیان
کرنے تھوڑی نیت شریف ہیں انتقال کیا البیع شریف ہیں مرا حضرت کے مدفن ہوئے
شہزادیہ ملا قیض الرحمن نوی فرزند شاہ محل محدث خلیفہ حضرت شاہ غلام
علیہ قدس سرہ اجل خلفاء سے ہیں حضرت کی اپنے کمال عنایت خاص بھی چند تا
ہیں فیضیاب جمیع مقامات الحرمی ہوئے اجازت و خلافت عطا فرما کر مدرس بطن
ویا کار ارشاد خلائق کریں عالم شاہ میں سفر آخرت کیا حمدہ اللہ علیہ ملا شرف
نحو نوی اکمل خلفاء سے ہیں بارہ برس خدمت میں حاضر رہے سلوک تا آخر عالم
احمدیہ کیا صاحبیات مصادر و اورادت صنیب اخلاق حضرت کی اپنی شفقت
و عنایت خاص بھی بعض خدمات شخصیں اپنے تمہیں ہوئے اس فخر راقم المعرفت کے
کوئی شرکیں ہوئیں تھیں زمانہ حیات حضرت میں و بعد رحلت بھی والد فقیر سے
حضرت کیا بمعیت حضرت بحیرت کی مائیں انتقال کیا قریب و وضد حضرت

حجۃ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مدفون ہو کر حجۃ اللہ علیہ ملا فیض احمد دینہ کا
عمرہ خلقاء سے ہیں کئی سال خدمت رشتہ میں حاضر رہے بہرہ یا ب شبہ خلقاء
بڑے حضرت نے ایک مکتب میں ب شبہ مادر مذکور کے لکھا تھا کہ شبہ خاندان عالمیہ
میں اپنی خدمت سے ظاہر و باہر ہے کلام و عمارت خلافت از سر نو عطا کیا اتنی حجۃ اللہ
علیہ ملا محمد جان قند ہاری عرف ولاستی شاہ اجل خلقاء سے ہیں
تو دس سال خدمت میں حاضر رہے سلوک تمام کیا اجازت و خلافت سے سکر بنیادی
حاصل کی خانقاہ میں ایام راست زادہ عالم ذاکر شاعر مراقب شاید کوئی قبلہ ادا
فقیر ہوا ہو قیل الکلام قیل المذاکم قیل الطعام شعب روز میں ایک پیارا چاہرہ
اکتفا کرتے تو حضرت نے بسبب کثرت التزام صراحتہ انکے حق میں فرمایا تھا قطب ان جا
نمیں جنبدید یہ لفظ بشارت کافی ہے بعد خلافت بجانب بنادر مرض ہو شندکو
میں بہداشت طالبین حق جل و علام صروف رے اہلی شہر مذکور و دیگر بلاد مہندسوں
نہایت بعقول انکے کمال کے تو بوجب بشارت حضرت قطب مدد مذکور تو حینہ
سال گذشت شرف جوار الہی سے مشرف ہو کر حجۃ اللہ علیہ ملا طنہر الدین
با جوہر می خدار سیدہ خلقاء سے ہیں مکر سکر خدمت عالمیہ حاضر ہو کر سینی
بیهات تقامت عالیہ ہو نہایت تارک الدنیا و نعیاش مستقرق الفرید و بحیدن
اس بار بخوروی بھی نرکھتے مگر لباس ضروری حضور میں بھیشہ مستقرق مشاہد
صیوب حقیقتی کوستھلک انوار حجات مصنوی رہتے از دنیا و ما فیہا بیخبر کا ہی حشم کشا
ر کا ہے بندگا بیخ مبتسم کلبے ہے اکن حضرت نے حجاج عنایت فریما کہ ملا مکمل حاجت
بیکہ تعلیم و توجہ طالبین کو کیا کرو عرض کیا حضرت بندگا مثل کا دختر ہر جا بھل

بی خلافت
عمرہ خلقاء
و خلافت
جامع شہ
خداری
مشرف
ائیں
پیشہ
خاندان
بندگہ
شریف
حاجہ
خلیفہ
بیکہ
بیشہ
بندگہ
شیخ

پوچھنے والے و حالات عزیز ہو صوفی پیر رحمۃ اللہ علیہ ملا جو اسیں المور
 حمدہ خلفاء سے ہیں بارادہ صادقہ حاضر ہو کر تو جہاں عالیہ سے مستفید ہوئے احاجات
 و خلافت حاصل کی حسب علم و عرفان بعض کتب حدیث و تصوف حضرت شمس تبریزی نے جملہ
 جامع شہر مراد آباد میں سالہ بائے دراز مقیم رہ رحمۃ اللہ علیہ ملا محمد کریم قندڑی
 خدا رسیدہ خلفاء سے ہیں چند مدت خدمت اقدس میں حاضر ہو راجا جات و خلافت سے
 مشترف ہو گے حاصل ذوق و شوق و وجد و حال آثار کثرت اذکار و اشغال و مراقبہ
 انکی سیما سو لایح و واضح تھوڑا قابل وہی میں درجہ شہزادت پایا ہے ایسا کہ میر حسین
 پیشہ اوری حمدہ خلفاء سے ہیں کسی سال حاضر خلفاء و تو جہات ہو کر مستفید
 خاندان رکھر خلافت سے مشترف ہو حضرت والد سید بھی بہت استفادہ کیا چند سال
 قبلہ ہبھپال میں مشغول یاد خدا رہے آخر مشترف بزمیت حرمیں شریعت ہو مدنیہ
 شریف میں انتقال کیا اوری فرار پر انوار حضرت بقصیع میں مدفون ہو رحمۃ اللہ علیہ
 حاجی میر منظہر کا ملی عمدہ خلفاء سے ہیں مکہ معظمہ میں خدمت شیخ مجدد جان
 خلیفہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ میں تین سال استفادہ کیا کشاد باہر
 حلب بخوبی خرجنہ دست عالی حاضر ہو کر چند سال مستفید ہوئے خلافت سے مبتا
 ہو بعد رجوع وطن حصہ ارشاد و مرجم طائبین ہو علیہ الرحمة مولوی سید
 بشیر علی امر وہی اجل خلفاء سے ہیں عالم فاضل و اخیر پناہی ترک درس کر
 چند سال خدمت شریف میں حاضر ہو حضرت کی اپنے کمال عنایت ہوئے وہ بھی
 شیفۃ محبت نہ سمجھتے بنت باطن حاصل کر لے مشترف بابا رت و خلافت ہوئے
 رجوع وطن بغایق رحمت الہی ہو رحمۃ اللہ علیہ مولوی سید احمد شیخ

پرسوی خودہ خلفاء سے ہیں عالم عامل ملکہ علم طاہر میں خوبیاں سلوک مجده وی تمام
 انجام کو پوری چاکر معزز بخلافت ہو کے حضرت کی انہر کمال محنت و مہربانی تھی اکثر
 پھر کے سعید اصحاب مخالف فرماتے ہو تجدر جو عوام دن درس طالبین ارشاد مردہ
 میں بجمال سعیوں تھی علیہ الرحمہ شاہ عبید الحکیم نجفی و مولوی محمد حوث
 ہر دو پورے پسراجل خلفاء سے تھیں ایسا سال خدمت خاصہ میں صرف رہے
 و مشغول اذکار و مراثیات و حضور توجیہات علی اکھنوں پسراہیات صداب حالات
 واردات ارجمند عالم عارف بجمال صلاح و تقوی و زہر و توکل اگرستہ قریق قلب
 کشراں بکار درس نئتوں مولانا روم حضرت کے پڑھتے ہو فقیر نے بارہا دیکھا چین درس
 میں حالات بکار اپرستوں ہوتی تھی دونوں پیادہ پا شرف زیارت حرمیں شرکت
 مقرر اور شاہزادہ بجمال جہان آرائے مشرف ہو کے جمیع مقامات مجددیہ میں توجیہات
 ترقیات حاصل کیں اجرارت و خلافت کے بہرہ باب ہو کر حرض بوطن ہو کے خدمت اللہ
 بر حمۃ علام محمد سمالم قندہاری و ملا احمد اللطیف قندہاری ہر دو
 براور عالم و فاضل و فقیہ بقصہ خدا طلبی حاضر خدمت اور درس ہو کر نسبت
 خاندان مجددیہ سے بہرہ بوطن بخواہت حاصل کر کے رجوع بوطن کی مدد کرم
 ازادہ طالبین رجھ حرمہ علیہما ملا چندر خان خدارسیدہ اصحاب
 ہیں چند سال خدمات لائق سے بہرہ باب ہو کر نسبت خاندان نقشبندیہ فتحی
 سر خط و افر حاصل کر کے مشرف بایازت و خلافت ہو کر حرمہ علیہ مولانا
 محمد نواب صاحب علامہ حکیم محتقول و منقول جامع فتوی فروع و اصولی
 موصوف بصفاوی ذہن و فوت فتحم و علی طبع و فایسیم و دین و سال بہرہ تقا

نسبت نقشبندیہ بھمال صرف ہمہت عالیہ و قوت توجہ صائمہ حضرت مبارکہ بنت
 شریف و محفل شیخہ حضرت کی آپ پر کمال خنایت و خیریت شفقت اور احسان
 شریف بھی حضرت پر بھی اجازت حکم شرف ہو سکے تلاشیز مولوی فضل حق
 خیر آبادی چوبیں کچپیں سال ہو کر سع اہل و عیال ہجرت ہر میں شریفین
 کی شرف جوار بیت اللہ المطہر حاصل ہر علم طب میں بھی بھمال حداقت مومن
 معالجہ امراض میں مشہور بیب فضائل احیان حرم باحرام تمام پیش آتو ہیں
 شرح عقائد شفی فقیر نے آئے پڑھی ہی بسب صحبت بعض کسان بہت عجیۃ
 سابق فتو واقع ہوا و اللہ اعلم یعنی شیخ ابو بکر رومی دیار بلدری شافعی علو
 خلفاء سے ہیں خانقاہ شریف دہلی میں شرف بیعت کے شرف ہو کر التراجم توجہ
 و ذکر شغل کر کے سلوک تمام کیا مخلع بخلافت ہو کے بعد رجوع وطن پدایت طلبیں
 میں صروف تھے بعد حیدر چنگیں سال حاضر مدینہ شریفہ ہیو کے وبا فیضیاں توجہات تا
 انتقال شریف تھے بعد حلت استفادہ نسبت مقامات حضرت والد مکر روزہ
 بلدة طیبیہ میں انتقال کیا جامع علوم دینی معارف تھے رحمہ اللہ شیخ محسن لصمر
 حبیلی دہلی میں واسعے تھیں سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ شہرت کمال حضرت
 کی منکر حاضر ہوئے تین سال استفادہ کیا نسبت معنوی حاصل کر کے ممتاز بجا
 چوکر مرض بطن ہو مولوی خلام محمد سخن نوی جامع علوم متعقول و مقول
 لکھت اور کار و اشغال ہو صوفی گیارہ سو بار شفی اساتذہ ایک نفس میں کرتے تھے
 حل بذریعہ اس ریاضات میں بھمال اجتنبیا و مشغوا شوکی سال صحبت شریف
 سلوک تمام طے کر کے رحم مرض بطن ہو اجازت و خلافت کے سلیمانی حاصل کی

مستفید ہیں اسے بہرہ یا پتھر حمہ اللہ علیہ حاجی کل محمد روی اول بجن جفا
 حضرت سے استفادہ کیا تھا کیا سکین حاصل نہ ہوئی خدمت عالی میں حاضر ہو سلوک فتنہ
 مجددیہ توجہات عالیہ سے تمام کر کے مشرف با جاذب و خلافت ہوئے چند سال
 بلده تو نک میں افادہ مریدین میں سرگرم رکھرہ زیارت حرمین شریفین کو حاضر ہو
 وہیں اسقاں کیا حمہ اللہ علیہ مولانا شیخ محمد افندی ملی برگزیدہ
 خلفاء سے ہیں یونکہ درود خدا طلب ابتداء سے ولیم تھا اپنی فضیابی از حضرت طریقہ
 فتنہ مددیہ میں بیعت کسی شیخ سے نک روم میں کی تھی جب کہ حضرت داخل حرم
 مکہ ہوئے بکمال عقیدت وست مبارک پر بیعت کر کے ملازم صحبت شریف مکہ مکہ
 وطنیہ منورہ میں رہ حضرت کی اپنے کمال عنایت و شفقت ہی تاحدیہ اول مرتباً
 جب قشیدہ زیارت مدینہ طیبہ کا حضرت نے کیا تھا یہ بھی سما رہ ہو جمال عینی شہزاد
 خاص انکو پار کو گزان سمجھ کر بار بار داری اور کرایہ سے اخراج کیا حضرت جمال سے
 نہایت آزر دہ ہوا اور عزم موقوف رکھا چنانچہ وہ جمال بیب ہمدشتی را میں
 قتل ہو کر سڑک کو ہوئی اسکو طریقہ مجددیہ حضرت کی توجہاں سے تمام مقام معمودیہ
 صرف کچا با جاذب و خلافت سر لشندی دارین حاصل کی بعد رحلت شریف تھا
 تحیل مقامات صحبت والدہ ماجد سے لیں بفضلیت ملک و عمل و صلاح و تقوی و تہذیب اخلاق
 و صوف ہیں مجدد و مخالفت کیتھا نہ کیسے از جانب سلطان روم ماہورین کے سلا اللہ
 و بالہا و اوصله سنہ مولوی محمد شاہ صہابہ عیان بیوہ لکھنؤ عوامہ ملائیں بولنا
 میخواہ حسب بقصہ دفعہ مزیرات حرمین شریفین میں اسکے آزادہ کمال حضرت سنگ
 بکمال عجیدت و نہایت صحبت دست مبارک پر بیعت کی المترادم صحبت عالیہ نسبت

خاندانِ احمد ریتیہ بہرہ یا بڑے سلوک باطن قریباً محاصل کر کے مخلع بخلعت اجازت خلافت ہوئے تو سالِ خدمت عالیہم علیٰ خدمت خاص کہ بوجب فرید اخصار و قرب محبت و عنایت تھیں بیجان و دل بیجا لاکھنتر نے بوقت حضرت بجمال افسوس فرمایا یہ میرے باز وہیں مجھ سے جدا ہوتے ہیں اس سے زیادہ کیا فضیلت ہو گی جائے خصالِ حاوی علومِ حلم و حیا و مررت و سخا تھیں ای اخلاقِ برواقت احبابِ عقید تو اضع و سکنت بُر و باری د فراست فرزانگی و داشتنشندی وقدر و افی و مہمان نوازی میں یکایر و زگار و فرید الحصر تو نظرِ فقیر کوئی شخص اوصافِ مذکورہ میں ہمارے مولوی صد سانہیں گذرائیں ہی جس سے ملاقات ہوئے کامِ محشر ناخوان رہا فرسوں ایسا صاحبِ حمال درپرداہ مسخور پرداہ قہر ہوا ایسا اللہ واقاً ایں یہ مل جھون عصر اللہ لہ وَجَعَلَ قَبْرَةً رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ سیدِ قمر الدین احمد صد لکھنؤی بہرائی مولوی صد مذکور شرف بیعت سے مکمل شرف ہو کر ملازم توجہات عالیہ و خدماتِ لائفہ تادرت دو سال حاضر رہے حالتِ صحو و مرض میں ایسی خدمتی کہ موروا الطاف عالی شفقت و عنایت سامنی تھی بوقت حضرت فرمایا کہ میرے بازو تھے مجھ سے جدا ہوتے ہیں خلافت عطا فرمائی حفظہ اللہ و رزقہ الاستفادة طی الشریعہ والطریقہ مولوی ابو الحسن لکھنؤی مہاجر کہ معلمہ قبل وصول حضرت شیخ سعید خالدی سرطانیہ شریعہ نقشبندیہ اجازت محاصل کی بعد وصول حضرت خدمت اقدس ہو کر فرمیاں صحبت شرف بہرہ مدد ہو کو توجہات مقابض بطور طبعہ تا آخر مقابض لیں خلافت سے منفڑ ہو چکنہ کے والد حافظ ایوب خلیفہ فخر حضرت شاہ درگاہی صد برقہ القمر علیہما اور حضرت سے مودت قدیمی تھی لہذا تھوڑے

الاطاف و م سور و علی ایسکے بعد انتقال حضرت ملازم صحبت شرف حضرت والد رحیم
ترقیات مقامات بالتفات عالی حاصل کین علم طاہر بھیں ایسی صاد استعداد تھی
کہ مکرمہ میں انتقال کیا جنمہ اللہ علیہ ملا محمد مراد صاحب حلال آبادی
سلطنه اللہ تعالیٰ حاضر خانقاہ دہلی ہو کر سعیت کی شرف الترام تو جہاں عالیہ
سے کئی سال بہرہ اندر زندگی تھیں شریفین میں شخص خدمت تھیں انتقال فضیباً
صحبت شرفیہ کے توجہاں حضرت کے تاکم الات بتوت لین بعده انتقال شرفیہ امام
توجہاں حضرت والد عالم اصغر برکت رقیات حاصل کین علم طاہر بھیں استعداد تھی
تو عالم حدیث میں ہمیشہ فقرت ہو و بحال ارتباط و مودت تو صوف استھناد سلوک طفیل
بھی خوب ہو صالح متقدی مشغول طاعت و عبادت ہیں حضرت فرمائے تھے محمد
از مراد ان سے زیادہ کیا بشارت ہو گی بعد رجوع عہد میں شیرین نہیں
کہ اصلاح بہوپال میں مصروف یاد خدا و مرد ج شریعت عزاء ہیں (رفع اللہ مقام
واصلہ صراحت میان حسین الدنیا صاحب دہلوی) اول جوانی سو حاضر
حضرت اقدس ہو کر قشر سعیت حاصل کیا امور دالاطاف حضرت بسبیخ نہیں
خاصہ کئی سال تک تا وقت انتقال حجۃت ہر میں شریفین میں حاضر خدمت تھی
توجہاں عالی سے بہت فضیباً ہو کم کلان تھیں ایس فقرت
سے بھی ارتباط و محبت قدیمی تھی عہد میں بھوال محبت
اکثر کو قات پس پاس رہیں پر درس میں مصروف رہے مراد صالح متقدی ذاکر شامل
عاصراً وقت اطاعت و عبادت داوراً دو طائف استھنک صحبت حضرت والد
حضرت شابق زیارت بھیجیں بڑی کان طریقت عہد حیدر سال سی ملازم خانقاہ

شرف ولی ہیں اُنلی ذائقے ہی کوئی گھوری خانقاہ متصور ہے بعد انتقال حجی مہر بانی
و عنایت حضرت بکمال خود بیان کرتے ہیں زاد اللہ فی عمرہ و عرفانہ حسن
اپنے دی رومی صاحب شیخ دو جیٹ دفوق دشوق مدینہ طیبہ میں حاضر
خدمت شریف ہو کر مستقیم تھامات رکھ لخافت ہے بہرہ مند ہو کر حاجی علی صاحب
اُفندی مدینہ منورہ میں وست مبارک پر سمعت کی مناسبت نسبت طریقہ شریفہ
ببرکت انعام عالیہ پیدا کی درجہ اجازت پایا بعد انتقال ملازم حلقة و توجہ
والدر گرو قفقہ اللہ تعالیٰ لما یا رضاہ سیدا بر ایم کرم روئی صاحب
حالات و واردات کثیر الذوق و الشوق حضرت کی اپنے کمال عنایت ہی مدینہ
شریفہ میں داخل طریقہ عالیہ ہے اجازت عنایت فرمائی مولوی رضا علی
صاحب بنارسی عالم و فاصل و حافظ و قاری مشقی و صالح مدینہ شریفہ
میں حاضر خدمت ہو کر سعیہ چند مدت ملازم صحبت شریف ہے اجازت طریقہ
سے بہرہ مند ہو کر تاریخ میں بامامت حضرت مشرف ہو کر زاد اللہ عرفانہ ملا
رحمۃ اللہ بخاری مدینہ شریفہ میں مشرف بیعت ہو کر کثر ملازمت و خدمت
حضرت والد میں حاضر رہتی تھی اہنہا اسکا حال حضرت والد کو مستغیر و مکنن
قلعی ہو گا ملا نور احمد غزنوی برادر ملا فیض احمد شریف ہے کے ولی میں شفیق
ووکر مشرف میں شریفیں ہم اپنی حضرت فیضیاب ہے کو نکہ انتساب اجازت
حضرت والد سے ہوا یک منتبین میں حال انکا تم ہو کر حاجی احمد افندی
از غیری مدینہ منورہ میں غزر ہے بیعت ہو کا اصل اسی نسبت کے حاضر ہو کر
فیضیاب ہو کر وہ شخص ہے مفتی رضا علی صاحب حیدر آبادی

اوستاد خاطر سعیتی خانقاہ دہلی میں حاضر ہو کر مصروف اس شوال وہ تفادہ پاٹنی
کئی سال رہ گا اور اک وجدان بغاوت آجھا گے جودت طبع و تیری زمان بدر جب
اکمال ہی اجازت سے مشرف ہیں بعد انتقال حضرت دو مرتبہ حاضر ہیں شرفین
پوکرا غاز دوجہاں حاصل کیا ملازم صحبت و حلقة توجیہات حضرت والدہ
سرہ رہت بعد معاویت ساکن بلده بھویاں ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ واصلہ منہ
مولوی محمد حسین صاحب حیدر آبادی دہلی میں حاضر خدمت ہو کر ست
سارک پر سمعت کی تامد ملازمت صحبت افسوس مشغول ہتفاہ باطنی و لمحظ
توجیہات سائی رکر شرف بجاڑت ہو بلده مذکور میں مشغول ظاہرت و عبادت
ہیں حضہ اللہ عز فانہ ملا عبد الرحمن حنفی ہر ہفت فادہ حاضر ہو کر خلافت
پاچی نلک ملیاں میں مصروف برایت ہر آخون حمزہ باجوہی خواہ
مولوی حسین علی باجوہی ساہب ایاست قبیلہ نسبت رہو ملا عبد القدوں
کشمیری صاحب جلالات ملا بادشاہ میر صاحب خوش استعداد ملائیں
یا رکن تحری نے نامہ سلکوں کیا سید عثمان کشفی قرمی تا ولایت صخری
پھر نے ملا حسن غزوی اجازت یافتہ ہوئے ملانا در صدای چند
سال قضاہ ہو ملا سالاحد کثیر اشتغال ملا ذکار ملاندز محمد خوفن
صالح و ارادات عجیبہ ملا عبد الحکم حنفی صاحب ذوق و شوق چیخ
محمد خوش کردی رقیق القلب ازاریا کشف قبور وار ولح و حیرت ہم رحمۃ
الله علیہم تفصیل احوال جمیع خلفاء و احجازت یافہ کان مرجح تکویں ہو کہ مقصود
اگر ہمارے میں اختصار ہے لہذا حالات مختصرہ ہے اتفاقاً کی ہر ایک فرد اس خاص

سیر صاحب لحوال بلند و ارادات ارجمند ارباب حماق و معارف ہیں حضرت اللہ
 تعالیٰ بعرفانہ و رضوانہ اصنن لگا باب دو میں بیان احوال فرزند اعظم
 و خلف اکبر مسند شیخ حضرت مشفق قدس سرہ فضلہ ہمای بیان ولادت و
 علوم ظاہری و سلوک باطنی میں تا وقت جلوس مسند ارشاد فدوہ العلیا
 الحاکمین نجتیۃ الاولیاء والصلیلین آفتار آسمان ولاست ہمای
 کرد و ان ہدایت قطب حسید رخوت فرد و الدی ماحدی سیدی
 و سندی جناب حضرت مولانا شاہ عبد الرشید احمدی مسند
 مجددی فرزند اعظم حضرت شاہ احمد سعید فرزند اکبر حضرت شاہ ابوسعید فرزند اکبر
 حضرت شاہ صفی القدر فرزند حضرت شاہ غیر زالقدر فرزند حضرت شاہ محمد علیسی فرزند
 حضرت شیخ سید الدین فرزند عودۃ الٹھی حضرت خواجہ محمد معصوم فرزند امام
 رباني مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی مسندی فرزند حضرت شیخ
 عبد الاحد فرزند حضرت شیخ زین العابدین فرزند حضرت شیخ عبد الجی فرزند حضرت
 شیخ محمد فرزند حضرت شیخ جیب اللہ فرزند حضرت امام رفعی الدین فرزند حضرت
 شیخ نصیر الدین فرزند حضرت شیخ سلیمان فرزند حضرت شیخ یوسف فرزند حضرت
 شیخ عبد اللہ فرزند حضرت شیخ اسحاق فرزند حضرت شیخ عبد اللہ فرزند حضرت
 شیخ شعیب فرزند حضرت شیخ احمد فرزند حضرت شیخ یوسف فرزند حضرت سلطان
 شہزادہ الدین معروف بفرخ شاہ کاملی فرزند حضرت شیخ انصاریہ میں فرزند
 شیخ محمد فرزند حضرت شیخ سلیمان فرزند حضرت شیخ مسعود فرزند حضرت
 شیخ عبد اللہ و اخطاط اصرہ فرزند حضرت شیخ عبد الشر و اخلاق اکبر فرزند حضرت شیخ

ابوالصیح فرزند حضرت شیخ اصحاب فرزند حضرت شیخ ابراہیم فرزند حضرت شیخ
 ناصر فرزند صاحب سیول الحضرت سیدنا عبد اللہ فرزند امیر المؤمنین حضرت
 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاہم وجعل محبوبہ
 المکنان مسکنہم وعاواہم وامدنا بامدادہم وادام علینا
 مِنْ لَهُ دِيْنُهُمْ وَأَوْلَاتِ شَرِيفٍ أَپْكَنَ دِوْمَ جَمَادِيِّ الْأَخْرِيِّ
 بِحَجَرِ يَلْدَةَ سَعْوَدَةَ كَلْمَوْنَ وَاقِعٌ بِرَبِّكَارِيَّةِ سَنَةٍ وَلَادَتْ مُطَهَّرَ حَمْرَىٰ تَارِكَةَ
 وَلَادَتْ وَعَلَامَاتَ فَضَائِلَ بِرَبِّكَارِيَّةِ سَنَةٍ مِنْ آپکی حیثیں نوراگین سے جلوہ کر کر مجمع بنا
 علم و عرفان و ولایت و اصحاب زبر و تقویٰ و ولایت میں ترشیت پائی عمر شریف
 و شخص الہ تھی کہ ملازمت صحبت جدا مجدد و حضرت قطب بان قیوم دوران حضرت
 شاہ ابوسعید قدس سرہ اختیار کی و مخون کاظم عزامت والطاد توجہات فیہا
 آپکی ہوئی ہر وقت خدمت شریف میں حاضر ہتھی ہو بلکہ شب کو بعیت آپکی خواب
 فرمائی تھیو قیمت واسطے نازر تھیو کے اوستہ آپ بھی برابر اور ہوشیور شریف کی رسم
 ہوئے تمہوں تھا کہ اوس وقت بعض اصحاب خاص کو توجہ فرمائے تھوڑات بھی شریف
 صحبت توجہ ہوئے فیوضات خاص سمجھہ کامل حاصل کرتے سیجان اللہ
 یہ عمر اور یہ شوق سے چرکسو را بہر کارے ساختہ میں طبعش اندر ان ادا
 قتل من قتل بلا عملہ یعنی جسلو چاہتے ہیں بلا وجہ اوسکو قبول کر کر
 بوجب آیۃ تشریف اللہ یجھتی الیہ مَنْ شَاءَ وَلَمْ يَهْدِ إِلَيْهِ مَنْ
 بیمن ترشیح مجاداً سی عمر میں حفظ قرآن پیش فرمائے تھے دس برسیں کو
 شریف نہیں پھوٹی تھی کہ فراغت حفظ سے پہنچات برس اگئی تھی ستائیں سویں

رمضان مبارک کے میلہ القدر تھی بعد نماز تراویح وقت و رو دیجات و ہجوم فتوحات
 میں آپ کے جدا مجدد نے ایکواور آپ نے فرزند اوسط یعنی حضرت شاہ عبد الغنی کے دخول
 قریب عزیز طلب فی مکار فرشتے سے مفترضہ مکار امر کیا کہ وقت توجہ ضروری
 کرو آپ ہی سے ملازم صحبت شریفہ تھیں بوجہ امیر فرشتہ زیادہ تر التراجمہ
 توجہات فرمایا بعد حفظ قرآن مجید تحسیل علوم عقلیہ و نقلیہ و کسب لوك طلاقی
 نقشبندیہ مجددیہ میں مشغول ہو تو تحسیل قال و کسب جال کا ایک ہی زمانہ تھا
 تا اوقتیکہ جدا مجدد اپنے عازم حرمین محترمین ہوئے استفادہ فیوضات و حضوری حلقہ
 توجہات سے مستفید ہیں جنکہ آپ روانہ حرمین شریفین ہوئے اور آپ کے والد
 یعنی حضرت محدث شیخ سند ارشاد و پڑائیت پر جلوس فرمایا اپنی خدمت عالیہ
 ملازم حلقة توجہات ہو کر اخذ فیوضات مقامات نقشبندیہ مجددیہ فرمائے ہو اپ
 فرمایا کرتے تھے کہ یعنی بہت خلفاء حضرت شاہ غلام علی قرس کے
 ہیں قوت توجہ اوئی اور اک کی لیکن جیسو قوت توجہ حضرت جدا مجددی کی
 نتھی حضرت شاہ عبدالموصوف کے نزدیک ہی پا امر سلم تھا چنانچہ جو لوگ ول
 حضرت شاہ عبدالموصوف کی توجہ سے ممتاز ہوئے تھوڑا اپسے توجہ دلو اور معاملات میں ہو جائے
 اسکی وجہ ہے کہ حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ قبل حضوری حضرت شاہ
 صاحب کے ریاضات قویہ مجاہدات شدیدہ زمانہ استفادہ حضرت شاہ درگاہی
 رحمۃ اللہ علیہ میں مصروف رہے یہ قوت توجہ شرہ او سکا تھا چنانچہ آپ اپنی
 نسبت کو کمال مناسبت ہے جدا مجدد سے دیتی تھی قوت توجہ آپنی ہی اپنے
 والد ما جدد کے اصحاب میں سلم الثبوت تھی بلکہ حضرت مصنف یعنی والد

فرزندیں ہی سالم ہی لہذا بہت سے مرید و نکون پیغام بڑا پر محول فرماتے ہے اور پا
 والد ماجد کی نسبت کو مناسبت حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کی نسبت سے دیتے ہے
 آپ نے تحصیل علوم محتقول و مقول نہایت تحقیق بھال شوق سے کی کتابین صرف و نحو
 کی مولوی جبی اللہ صاحب ملتانی سے چڑھن اور علوم محتقول کی مولوی فیض احمد
 دہلوی سے کہ علامہ محتقول تھے تحصیل کئی اکثر کتابین فقه و اصول و حدیث و فضیل و فتوح
 مثل رشحات و فتحات و ہر جلد مکتبات قدسی سماں حضرت امام ربانی مجدد
 ثانی قدس سرہ و مثنوی مولانا روم و فضیل احکام حضرت شیخ محمد الدین بن
 عربی و عوارف المعارف و آداب المریدین و رسائل قشیری وغیرہ بھال تحقیق و
 تدقیق مرات کرات بقرات و سماحت آپ والد ماجد ہی چڑھن کتب حدیث
 شرفی مولوی شخصی اللہ ولد اکبر مولانا فیض الدین فرزند حضرت شاہ ولی اللہ
 محمد دہلوی اور مولانا محمد سعاق محمد بن نبیرہ وجہ نشین حضرت شاہ عجیز
 محمد دہلوی سے پڑکپڑنے اجازت جمیع مردمیات شاہ ولی اشد کعلی
 علام شیخ ابو طاہر مدینی سے روایت کرتے ہیں حاصل کیں تقدیم سائیں
 انتباہ میں موجود ہر تحصیل علوم محتقول و مقول سے بھال اجتہاد و کثرت شغل
 درست دو یا سال میں فراخت حاصل کی سکوں طریقہ شریفہ نقشبندیہ
 مجددیہ و نسبت جمیع مقامات احمدیہ معصومیہ بھال بہت قویہ و توجہات
 عالیہ والد ماجد سے بڑھ فرمایا عمر شرفی او سو قت میں فریب میں سال ک
 پہنچی تھی کہ جمع المحدثین و صنف العلمین ہوئے اوسی زمانہ میں شوق جمیت
 الحاطم وزیارت روضہ مقدسہ عطا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ پر بہت غالب ہوا حضرت والد ماجد سو اجازت طلب کی مسبب محبت پدری
 و تعلق معنوی اجازت مدینی تھے آخر بکمال الحاح و کثرت جد و جہد اجازت حاصل
 فی سنه ۱۱۵۶ء بارہ سو ہجہ پنجم جمیع میں عازم حرمین شلیفین ہو حضرت مصنف یعنی والد
 ماجد آپ کے محیت خلائق ناپیر و ان دروازہ شہر و ملی داسطے و داع کے تشریف
 لائی علامہ اور کلاہ و قمیص کے حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ اونکو وقت عطا
 خلافت پئی و سوت لشت سے پہننا کرا جازت عامہ و خلافت مطلقہ سے سفر رکھی
 او سیطح و دعماں و کلاہ و قمیص اپنے و سوت مبارک سو جمیع عام میں آیکو پہننا کرا جازت
 عامہ و خلافت مطلقہ سے محظوظ ممتاز فرمایا ایسے خاص خلعت کے او حسیکو سفر رکھی
 سمجھیا کہ خاص آپ کا ہی حصہ تھا اور بہت دیر کو دعا فرمائی غم فراق فرزند للہ بد
 نہایت محظوظ ہو کر حضت فرمایا اس سفر میں اور ماسو ۱۱ سکر چب آپ سفر کرنے
 تو والد ماجد آپ کے منتسبین و مخلصین کو پہبخت آیکو بابین الفاظ لیا شد انکے تحیر فرمائے
 کہ فرزندی اغمری اعظمی شخصیت معارف فیقر ہم حسکو شوق و خول طلاقت و ذوق مستھنا
 علوم و معارف ہو اوس نئے حاصل کر کے کہ درحقیقت او نکاہا تھہ تیرا کا تھہ تیرا
 پس اس مع رفقا بکمال استثناق متوجہ اس سفر مبارک کو ہو کر آئی ہر شرقد و لفڑی
 کو مغضتم سمجھ کر ہر استفادہ حاضر ہو چکی تھی میں چند روز اقسام فرمائی
 بہت لوگوں مستقید ہو کے اس سفر ہر محل پر غیر العینی کے موجود ہوتا تھا چنانچہ
 بندر سبھی میں بھی بعذایت بزرگانی اس امان مرکب جہاز من کل الوجہ بادا د
 غینی پوچھا آپ نوح الحیر سوار ہو کر چند روز میں داخل بلاد اشہد الحرام ہوئے
 طواف کعبہ مقصود و شاہدہ انوار بکمال حضرت مسحود و الزquam المترم و مسن کن

و فور تقام و کشوف اسرار حضیثت که عبیر بیانی و انجمنی و معرفت جو حقیقت برای ہے
و حروف خوش رائج نہ ہم عرفات و خصوصیات مشاعر الحرام و کیفیات منی ہی
جمرات و قبوبیت ادا کنک و حصول مرتبہ قرب حضرت علیا و ملاج فنا و بقا
بپس اوقات غسلت و کبر پار جلت سلطانہا سے اغواز و شریف شامل حال ہو
غسلہ احرام محترم علماء اسادات و مشائخ بمحال تکرم و یقظم پیش آؤ خصوصیات
محمد جان حلقیہ اجل حضرت شاہ فلام علی قدس سرہ کہ شہرور تین مشائخ احرام محترم
تہوہنیات اجلال منفرد بھائی ہوکے اجازت اسانید علم حدیث و جمیع مرویات
از قدریم و حدیث عالم علامہ فاضل فہادۃ محمد علوم خصوصاً علم حدیث و قصیر علانا
اشیخ عبد اللہ سراج حنفی شیخ علماء مکمل مخطوطہ رحمۃ اللہ علیہ کے کہ بہر و اہل علامہ
شیخ صالح فلانی اونکو ہوئے تھے تین چنانچہ ثبت علامہ فلانی نسیع بقطف المیمین
ذکر کورہن حاصل کیں مولانا زندگوئی نے بمحال بلاغت و فضاحت اجازت نامہ
علماء معنو نہ بالفاظ مدحیہ و شنا تیہ بہ بت اپنی مرقوم فرماد کر عذایت کیا مکمل شیوه
دنی و سیلان قلبی بجانب مدینہ طیبہ بمصدق حديث شریف آلمدین
حیرلهم و کاوا یعلموں ہا ہر وقت وہر لحظہ تقریر رکھتا تھا بجا
مجملت روایات حسنی مقصود ہوکے باسی اوقات و با محل زمان مشاہدہ قبیہ
حضراء در وضیہ علیا و بمحال بمحال محبوب حبیب احضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم سے بہ نہار بار بشویم دہن بمشکن گلاب مہمنوز نام تو کفتن
بمحال بپس اوقاتی سہت دکمال شرف وہنیات تقریب حاصل کیا زبان جمال
بتر نہ رائی مقال کویا تھی شحر تو بدین بمحال و خوبی چو بطور جلوہ آری ہے ارفی

پکوید ایکس کے بحثت لئن ترافقی پر حقوق حقیقت الحدایق کے تحریکہ احمدی سے ہوتے
 فنا را تم وقارا کمل حاصل ہوا ایکان بلده شریفہ بلکہ حکام تعظیم و احترام ہیش
 شیخ الحرم میں باوسٹاہ مدینہ منورہ نے بخی پھیں ملاقات کی وہیت ہو زاندرون
 رو ختم معطرہ وجہہ مقدار کیا او سو قی خاص ہیں کمال مرتبہ قرب خصما
 پایا رازِ اکتفتی سو شرقی اعوار را ہاتھ آیا ہے زانطرف پسندید و کمال اوقاصان
 وزیری طرف شرف رہو زگار من باندھ بعد ازاں باوسٹاہ مذکور نے ضیافت کی
 اور کہا یہ ضیافت انہنہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانبے ہو جندر روز غذا
 حضوری سے مفتخر ہو کر مراجعت بسوکے وطن کی بحث و کلامی دہی میں پہنچ
 و آکر ماجد یعنی حضرت مصنف قدس سرہ بہبادت فرحت و خوشی ہر قیظم کہڑے
 ہو گئے تا دیر معافہ فرمائی الفاظ حمد و شاد فرح و سرور پسیب ہمہ اسرار
 نسبت اصول و کیفیات مرتبہ قرب اتحاد و حصول بہبادت تمنا و غایبیہ نالہ
 زبان فیض ترجمان سے ارشاد کئے تجھ مراجعت آپ ذر علوم ظاہری
 و افادہ معارف باطنی و توجہ مریدین و تسلیک طالبین میں مصروف رہتے تھوڑے
 اشغال و اذکار و مراقبات و ریاضات جو امور لو از م فقیر و در دشی ہیں اپنے
 نفس پر واجب جائے و معمول بہتر کئے مخالفت لفتن جمیع عادات میں اختیار کی
 صفات ملکی کو صفاتِ بشری پر ترجیح دی سے قلم ایجاد سید و سرنشیست
 قوت نسبت باطن کی اسرار جمیع حاصل تھی کہ خانقاہ شریف میں از کہ تائیہ اس
 روز و قوت کی نسبت کوئی نہ کہتا تھا لہذا حضرت مصنف بہت اپنے مرید و نکو معطر
 ہمہ رہنمائی و بوجہ قوت توجہ آپ پر تحول فرماتے وہ لوگ اپنکی قوت توجہات فوجیہ

سے زود تر متأثر ہو کر ترقی مقامات حاصل کر کے صورت میں احوال ہیں
پا کر فائزہ المرام ہوتے با جملہ ناکہ حضرت صنف و دنس سرہ بقدحیات میں آب
بھی اپنے احوال میں بختا وقت فرید الحصر مروج علوم فیضت ناشر معاون
حقیقت ہے بہت لوگ اوس زمانہ میں بھی آپ سے مستفید ظاہر و باطن ہوئے
قبل ایام غدر حضرت نے بماہ صفر شرع شوال نامہ بارہ سو تھی تھی میں پوادر
ہدایت و تعلیم طریقت نواب کلب علیخان مرحوم والے ریاست رام پور افغانستان
زمانہ ولیعہ دکین پنجاب رام پور روانہ کیا فیض بھی ہمراہ تھا آپ کی بیکت قدومنی بتات
لر فرم سے شہرہند کو منور ہوا علی الخصوص نواب نے کوئی نسبت بھائی خلوصی نہیں
عہدیدہ بارادہ صادقہ و سنت شریعت پرمیت کی التراجم حلقة توجہ بھی سے و
کھیا تاثیرات بحیثیت خاندان عالی و توجہات غیرہ بزرگان سامی بواسطہ آپ
اوپر پڑتی تھیں آپ توجہ اونکو بہت دیر تک بقوت فرماتے چنانچہ ڈھوڑ اوس
توجہ کا اونکی ذات میں نادم مرگ ہو جو دنہا اہل وجدان سمجھتے ہے از وحاظ خلافی
اجتماع طالبین اتنا ہوتا تھا کہ جائے نشست نہیں ملتی تھی اور تاثیرات توجہات
تو یہاں نور و قوت سے دلہائے مریدین پر پڑتی تھیں کہ جوں فرغ نہیں ملے
سترپتے تھے بیتاب بے طاقت ہو کر فرباد و فیغان ونا لہ و کریان کرتے ہوں تمام
رام پور میں شہرہ تاثیر توجہات قویہ کازبان زو خاص فی عامم تھا بلکہ بعضی اخزیز
و اقارب افغانستان شہرہ بنت استھان تاثیر حاضر ہوئے بمحرومیت خالی بیان
ہو کر قابل کمال قوت توجہ ہوئے نواب بمعصف علیخان کہ اوس زمانہ میں تنک من غد
رسیات تھے بواسطہ فرزند خود نواب کلب علیخان دو چھ عالم ملکی ملاقات بکمال

اسرار کو ہرگز قبول نظر مایا بلکہ فرمایا تمہارا بھی جرح پھارا۔ بھی جرح ملاقات بحث
 المصالح تامد تکماد افامت فرما کر مراجعت دہلی کی موافق عادات سعوی مشنوں
 طاعت وہ راست تھوڑی تغیر سنے آپ کو مامشناق سکونت بدینہ طبیہ پاتا تھا
 ہمیشہ بحال حیرت والتجاذعا فرمائے تھے کہ کون روز سعید ہو گا کہ ہجرت
 حرمین شریفین سے ہم سب مشرف ہوئے کہ بخاری یہ آرزو و تمنا پر ایکی اس
 امر خاص کیوں سطے خاص آپ بھی التجا جناب الہی میں بہت کیا کرتے تھوڑے کچان
 صادقه بین المحب والمحوب الہاسال سے نہایت واقع تھا کہ ٹھوڑا شہروتا
 ناگاہ غدر دہلی میں واقع ہوا ناچاراً بوجب خوف حکیم و صیفیر مردوں زن ہوا رقم
 سطور نے حال مختصر غدر ذکر حضرت مصنف میں لکھا ہے سب سطہ فقیر و قوع غدر فتح
 مراد آپ کا تھا اور آپ ہی نے وقت مشورہ مشورہ ہجرت حرمین شریفین میا تھا
 چنانچہ آپکے والد حضرت مصنف نے آپکی رسم کو ترجیح دیکر عزم مصمم اوسی نظر
 کیا مشورہ دیکر ان کے جانب خارا خراسان و خیرہ تھا موقوف رکھا اپنے بھی
 بہرہ بھی والد ما جد ہجرت حرمین شریفین کی عرصہ قلیل میں تمنا در علی سب حسب
 خواہش قلبی فائز المرام دوبار اپو کر پھرہ مقصود آئینہ مدعا میں جلوہ آرا یا
 یعنی طواف کعبہ مقصود و مشاہدہ تخلیقات رب مصود جبل جلالہ و حرم نوالہ و حنفیۃ
 اسرار کمال کبریائی و سطوت و خلعت و انوار خلقت و اختصاص نسبت نہیت
 و محییت و حصول مرتبہ فنا و بقا مقامات عالمیے کے بہرہ باب ہو کر را بھی نزل
 جانان یعنی متوجه بدینہ منورہ حضرت سید الانبیاء والجہان حصلے اللہ علیہ وسلم
 ہوئے شعار حسین جال تور بائی خواہم ہمیشہ در ہوا تو زخم ہ خاک کو شوم و زیر

پا کے توزیم پا مقصود من حستہ زکین لوئی ڈا ز بہر تو میر و م وز بر آ تو ز کم
 الْمَوْلَفِ سیری حفل دین جو حضرت کی رسانی ہوتی پا مسند انجھونی لفیش
 بچھائی ہوتی پہ جان شار و نمین فدا جان میں پہلے کرتا بہ آپنے صورت زیارت
 دکھائی ہوتی پا وقت شرف حضوری مثاہدہ بجال با کمال و تمول اطاف
 بے پایان و نہلو رخنیا یات و خصوصیات فراوان افتخار دوجہان حاصل کیا
 تحقیق تثبت محبویت و حصول فقار ان وقار اکمل مرتبہ مقدسہ حقیقتہ الحنایت
 کہ عبارت حقیقتہ احمدی و قیدن اول کی قین جی ہر مشرف ہو اس تو خاص میں
 کہ الحق جزر باصل الاصول ہر شاہزاد طلوب کی ہکنا مقصود پا کر دولت قرب
 خاص سے مستحبی ہو کر شریک خوان نعمت والوں خاص سے ہو یہ وہ مقام عالیٰ تر
 کہ ہزاروں اوسکے ظل اظلل کو ہی نہیں ہو چکر چھب جاؤ حصول مگر بواسطہ عنایت
 صاحب اس مقام عالیٰ کے یعنی حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم حبیکا وجہ
 ہیں مشرف فرماتے ہیں حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ خاص آپ پر تسبیح
 و وراثت یہ مقام منکشف ہوا کہ فرماتے ہیں کہ فوق اسر مرتبہ مقدسہ کی سیر
 قدیمی کامل اور خاص الخواص کیوں اس طے ہی مجز نہیں کہ رہا ان سیر نظری سے مشفت
 فرماتے ہیں مصرع بلا بودی اگر انہم نبود کے شہر داماں نکلنگ کل حسن
 بسیار ہلکیں ہیار توز داماں گلہ دار و پیغمبر مرتبا علیاً مرتبہ حب کا ہی بوجہ بشارۃ
 حدیث قدسی لکن کنٹل حُجَّۃٌ حُجَّۃٌ حُجَّۃٌ حُجَّۃٌ حُجَّۃٌ حُجَّۃٌ حُجَّۃٌ
 حضرت ذات تعالیٰ و تقدست جو قین اول ہوا وہی مرتبہ مقدسہ حب
 کہ مراد لفظ فاحبیت سے سچان اللہ علیم از جا بمحار سید شر

در پس آینه طوی صفت م و اشتبه اند پا اخچا استاد اذل گفت بگو می گوییم با جمل
 سرگرم نظر از جمال بے نقاب ب معانی تجلیات بے حجاب بور و فیوضات بے
 غایات و منظر اسرار بے نهایات غیش حرم فخر جلیس ب محفل معلم شاہزاده اجان
 قراحت خواهش متناستله ذوقتعم رسته ته او اکثر اوقات حاضر حضور پوتے
 متصل روپه معطره و حجره تقدسه او س موضع شریف میں کہ جسکی شایانین وارد
 امایین قدری و هنری دوپنه کھودی کا خدا بحثت و جلوس فرمائی
 اور حسب عادت قدکہ مواظبت اذکار و اشعار و توجیہ مریدین و درس طالبین میں
 مصروف رہتی تھی تحضیل دوسرا بیان جلوس سند ارشاد
 طالبین و افادہ مریدین میں جبکہ آپکے والد ماجد حضرت مصنف قدس
 کو قریب سال مدینہ منورہ میں گذری آخرسال دوم ماہ شوال میں مرض حللت
 لاحق ہواشدت مرض و کثرت ضعف سکھاوات توجیہین بنشست شوار تھی کچھ
 سب پر ترجیح دی قائم مقام اپنا بلکہ جمیع مشاریع طریقت کا اینی خیات میں کیا
 رکھ لے باشد سوچتہ تھجی میں کم شریف چند ماہ کم چاہیس سال کی تھی نفع نہیں
 مجددیہ پر جلوس فرمایا و قتیکہ آپکے والد ماجد پیر حیدر خاں تھوڑے خلفا مریدین کی
 توجیہاں سے مستفید ہے بعد انتقال شریف میں آپکے دست مبارک برخند بد
 بیعت کی بہرستفادہ حاضر خدمت و ملازم حلقة توجیہاں رکھ مسند اباد کر ایام و شریع
 عظام کو بجمال اجلال و استقامت ظاهری و بالطفی زینت بخشی مردم اطراف
 و جوانہ جوانی شل ججاز و روم و شام و بخار و قران و خراسان و پندت
 و عزیزہ نے آنکی حاضر رجوع کی جو حق کروہ کروہ مردم دست بشریت

بیعت کر کے داخل طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مصوہ پر ہو شہرہ کمالات مصوری
 و معنوی کا زبان زدن و خواص و خواہم ہوا اہر ایک مشاق فیوضات نازہ و افادات
 بے اندازہ ہو کر ترک او طان و ہعزہ و اقران کر کے خدمت اقدس میں مشرف
 باستفادہ معارف طریقت و علوم شریعت ہوا بہت علماء مشائخ زمان ترک
 درس و مدرس و منصب حجتی کر کے خاکروپی استانیہ فیض کا شانہ کو موجب افضل
 و مختار روزگار و باعث حصول انبیت خاذان عالیشان سمجھ کر ملازم صحبت
 شریف ہوئے آپکے تصرفات قویہ و توجیات عالیہ ستر قیات مقامات و تصنیفیہ
 قلوب و تزکیہ نفووس و تہذیب اخلاق و توفیق طاہات و حبادات و شوق ایضاً
 سنت و احباب بیعت و تبدیل صفات رزیلہ العیفات حمیدہ بدر جمکمال حاصل
 حال ستفید ان تمام امیارات توجیات سلک تبریزیہ نقشبندیہ و عروج ماریج
 مجددیہ تہواری مدبت مین طویلہ ہوتا تھا معاملہ سین مدت اربعین میں انجام کو اپنی
 تھا قوت توجہ آپکی کیا بیان کیجا سے ب مجرم تعییم مقام حالات محظوظہ اور مغلظہ
 کو بطریق کشف یا وجدان مریدین پر فنا ہوتے ہو جو شخص نہیں مقام میں
 مستغرق شاہرات تجلیات و مستہلک فیوضات و دارداد رہتا تھا مبتدا
 حال ہر شخص اوسکی تعییم و تربیت فرماتے ہو جو حضونکو سلک تفضیل سے بھجو
 کرتے اکثر نکو سلک اجمانی سے مشرف فرمائے اکثرین کو بطور غفرہ کے عبور
 مقامات کے سر فرازی و تحریکت توجہ میں نہ ہوا روح طبیبہ انبیاء و معلمین کے امام
 علیہم الصلوٰت و علیہم السلام ہوتا تھا جو لوگ حصہ وحدان تھوڑے شرف دیدار سے
 مشرف ہوتے صد ہاکس بیوا سطہ و بوا سطہ مرتبہ اجازت و خلافت کے سر مبتدا

دریکی
مات
مشرف
تارک
افتخار
جنت
صفنه
وقایع

اصل
رجیح
لوہ تھا
مقام
مین
ہرمان
بہرہ وہ

سے عبوہ
لائکہ ایام
دار سے
لیکنہ بہرہ

درجات فنا ر قلبی و فضو سی فی اند و سیر عن اشد بالشد سے مرتبہ بیقا کو پہنچی مور دھلیا
ذاتیہ و صفاتیہ ہو کر فشر طریقت و درایت خلق میں مصروف رہے اشد تعالیٰ نزد
بابر کات و وجود یا جود کو آفتاب آسمان برداشت و مامتاپ کر دوں ولاستہ بخوبی وقت کا لئے
مسند مشائخ طریقت نے انکے ارشاد فضیل بینا دے سے زینت تمام درونق مالا کلام بائیشی
حلقہ توجہ میں دریا کے فیض الہی ایسا جوش زن ہونا تھا کہ میری قلم کو کہاں طاقت
اور قدرت کے کشمکش او سکھا تحریر کرے گا ہر کا ہر جوش عشق محبوب حقیقی سے حلقة
شریف میں اشعار در دامیزروں اسی جنت خیز زبان فیض ترجمان پر جاری نہیں
جو اشعار اسوقت یا مین صنبط قلم کر تا ہوں شعر

قدْ لَسِعَتْ حَيَّةُ الْهَوَى كِلَّا يُ فَلَّا طَبِيبُ لَهَا وَكَرَّافَةُ
لَا أَنْحَدِيبُ الَّذِي شَعْفَتْ مِنْهُ فَعِنْدَ كُوْرُ قِيَّتْ وَتَرْكَيَا كَيْ
أَفْتَلَوْانِي أَفْتَلُوْنِي يَا تَشَكَّتْ
هَنْسَا كَارِبَابِ اللَّعِيمِ لَعِيمَهُمْ
هُوَ الْحَدِيبُ الَّذِي تُرْجِي شَفَاعَتَهُ
مُكَمَّلُ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ وَالشَّقَلَيْنِ
دَعَا إِلَى اللَّهِ فَالْمَسْتَهْسِلُونَ يَهُ
دِرْجَهَا اذْعَنَتْ لِلْنَّصَارَى فِي مَيْقَمَهُ
فَانْتَسَبَ إِلَى اذْرَهُ مَا شَتَّتَ مِنْ شَرَهَ
فَبَلَغَ الْعَلِمَ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ
الصالِ بِمَحْيَوْنِ بِقِيَاسِ مُهْسَنِ رَهْنَاسِ مُرْتَبَنِ ادَهْرَانِ

زین وزمان اپس انداخته تھاکی و براوج عوشر منزل امی و تھاپ خانہ درول
محمد عربی کا برو گھر درست چنیکا خاک در شن بیت بیت بیت موئی ہوش فیک پر تو غنا
تو عین ذات منگری تسمی مرحبا سیدی ملی ملی المیری دل جان با ذقد اچھو خوفتی
من بدل بحال تو حب حیرانم اللہ اللہ چھوال است بیک بویجی شیدی انت جیبی طبیب قلی
حکم تو آمدہ قدسی اور بیان طلبی تو بین جمال خوی ہو بلا جلوہ اری ارنی بکیس لمح گفت لین اترے

فرات پار اگر اندر کست اندشت	در دن دیده اگر نیم سوت بسیارت
بچت کیں ہم دیده دو دل را کہ ملام	دل ترا مٹ طلب دیده ترا مے جو دید
دوز خم سوز دا گر جنت ہو بیش دلا	ایں جھا از سر کو سو بس بامرا
تو در دلی و غم این و آن کہ پر فار	بجا نیچان کہ تباشی بچان کہ پر فار
تراز فار بنسیت فرستی هر از نیتا	کنون بحال دل نا تو ان کہ پر فار
ہر کہ ترا شذا جا زرا چست	فرزند و عیال خانمان را چند
دیوانہ کنی تو ہر دو جہا شخش	دیوانہ تو ہر دو جہا شخش
تو بخار کے نے آئے	بخار کے نے آئے
بچ اسد مے تو ان مری	بچ اسد مے تو ان مری
مجنون بخیال افت دیلا درست	در دشت بجتو یا لیا اگست
میگشت بیکشمہ ہر زبان شمش	لیا میگھٹ تاز بانش بیکھست
بے تو جہا فت را غوا تم کرد	اچھا ان ترا شمار ن تو انخ کرد
گر برعن من زبان شود ہر کے	یک شکر تواز بخرا ن تو انخ کرد
اچھا ریما سخانہ ما پڑے	بیکانہ مشو یگانہ ما پڑے

<p>تو نیز پر سر بام آگہ خوش تھا شایستہ پیوند کروہ ام جگہ پارہ پارہ پارہ شاید کہ بکھار ہو چلتے اگاہ پہنچا صدال میتوان بد تناگرستن یجبار خود لکنی پاور و ببر و مرا منظہ را دوڑتھیقت برخان خود آخر این مردہ ہمان سنت کہ یار تو بوجو خداباد ترس از خرابات مجبت خدا رحمت چند عانین کل طینت را کہ ناگمن کرند ہم گامہ و زینت را ہم نے تو کوئی مار من سکبنا لیا</p>	<p>بھرم عشق تو امیکش و فخر غایبا اما دہ کشہ ام و گریش نظرہ را لکھشم زدن غافل ازان مانیا عرقی اگر بکریہ میسر شد و صل نظر بھرم نیم بکا ہم کہ میکش الفعال بھرم بہتر از خود عشت لغش نظر چوڑ کوست لگ جشم میپور ولاغدل درنجا گاہ گاہی چاق سیگاڑ بنائ کردند خوش رسی بجاں خون چھلان قضایا مشید ماشت خون امیکری و هر بیشست مکملک ہو زلمہ</p>
---	---

<p>فلاک ہر ایک کو ہر کام میں لکھتا رہا کوئی حرم کو کوئی بتمکد کو جانا جو دسو اپنے میں بچو کو کوئی بچانا کوئی کوئی نہیں آنسو یہ کہ ساتا رہا</p>	<p>نھا بچہ رہ سمجھو رہ نیجہ بچہ تما کوئی حرم کو کوئی بتمکد کو جانا جو دسو اپنے میں بچو کو کوئی بچانا کوئی کوئی نہیں آنسو یہ کہ ساتا رہا</p>
--	---

<p>علی الصباح چو مردم بکار دیا رند بلکشان مجبت بکوئی بارہ رند</p>	
---	--

<p>جموقت یہ اشعار پر اسرار یا مانند ایسے ہیں کہ ذوق و شوہی سے آپ پر تھوڑا دستوت ایں حلقة پر جو حالات وار ہوئے تھے قابل ہیں</p>	
--	--

نہیں کسیکو ذوق و شوق کسیکو آہ و نالہ کوئی عروج میں کوئی نزول ہیں کوئی گمراہ
 کوئی خندہ میں سخنِ عجیب حال ہوتا ہے کہ موقوف شاہد پر تباہ سبب کثرت وجد
 و حال و نالہ و فغان حرم محترم بیوی میں لوگ ہر تماشاجمع ہو جاتے اور تائیح حالا
 جو اونپر پڑھتی تھی عالم حیرت و سکوت میں متین رہ جاتے تو آپ کثرت لذ مشایخ
 میں مستقر ہوتے گویا آپ کے جلوں میں حقیقت تجلیا طاہر ہوتی تھیں بمحاجہ شعر
 س بیان بندگی حال دوست ایجاد کھو نظر پڑھو دو است ایجاد کھو مرید راسخ الحقیقت
 اور طالب صادق سے جو کہ مدام مصروف اذکار و اشغال و فیض و اشباع و مرفقات
 و مستقر محبت خدا و رسول و پیران طریقت ملتع شریعت و سنت و مجتبی بخت
 متنفس بدی از دنیا و صحبت الٰی دنیا ہوتا خوش ہوتے ہی کمال التفات نہایت
 اہتمام سے مصروف تربیت او سکے ہو تو توجیہات بلیغہ قویہ سے فائز المرام فرماتے
 و بقایت شفقت و محبت متوجہ تسلیک ہوتے معزز با جازت و خلافت کر کے حضرت
 دیخوا اور اجازت و خلافت کو مشروط یا موردنہ ذکورہ و تہذیب اخلاق حسن آداب
 و ترک لذات و ہوا نفسانی فرماتے و کلا اذ افک الشرط فائدہ المشروط
 کا مصدقہ ہر اور اگر کھسی طالب سے پر عقیدتی یا بے ادبی یا محبت دنیا و زمینی
 و ترک اذکار و مراقبات و صحبت ناجنس و عدم التفات و قلت المزامن باہو
 لوازم طریقت ملاحظہ کرتے نہایت ملول و مایوس ہوتے مہماں مکن تجویز اصلاح
 حال اوسکی سعی فرماتے اوتینہات طاہری و باطنی سرمتیہ کر قدر کاہ باستارہ
 کاہ بصراحت اگر متینہ ہو کر رجوع بصلاح حال کرتا فہیا والا بالکل معرض
 ہو جاتے سلب انبیت کر کے بیحور کرتے فتوذ بالش منہما فرمایا کہ زمینی محبت

اغذیا طالب بونکو حق میں مثل زیر قائل کے ہر ایک ہی صحبت میں فوائد مدت کو جاتی رہتے ہیں اس بسب سنتیلا کی طلبیت کد ورت ایسا نقصان واقع ہوتا کہ تلاک او سکا شکل ہوتا ہے کہ اسی صحبت اغذیا سو بیشترت منع فرمائے ہو جائے کثرت صحبت و مکالمت فیما بین سبی بھی راضی ہو گر کوئی طالب بقیہ دیجیت آتا اول اوسے فرمائیں اس قابل نہیں ہوں مثا نے زمانہ مجھے بہت ہے اور یہیں افسوس دیجیت جب عذر نہ مانتا الحاح بہت کرتا اوس وقت او سکو قبول فرما کر بعد استخارہ یا شرح صدر دراصل طریقہ شریفہ کرتے ہیں طور کہ اول فاتحہ بار واح مثال مسلسل پڑکر تمام شجرہ حالیہ بہیت استمد افظو برکات پڑتے بعدہ دونوں ہاتھہ طالکے اپنے دونوں دست مبارک میں لیکر بسم اللہ الرحمن الرحيم پڑھ کر پڑھتے ہوئے مصہد استغفار اللہ رحیم من کل ذنب و اوبی الی یعنی بار کلمہ طیبہ کا الہ کا اللہ محمد رسول اللہ یعنی بار اشہد ان کا الہ کا اللہ وحدہ کا شریک کا کہ و اشہد ان کا عبده و رسولہ رضیت یا اللہ رحیم بار وحیدہ کا دین و سیل نام کھلدی صلی اللہ علیک و سلم و نبی و رسالتہ اکابر اللهم مخفی راتک او سعہ من ذریتک و رحمتک ارجی عنذر نام من اعمالنا بین بار بعد ازان تعلیم ذکر اسم ذات و دعاء ایسی مقصود پیر رضا پیری بعثت و معرفت اپنی دی کہ بعد صوبار ذکر کے بھال نظر ع مثل ذکر خجال سمجھاتی کرتے اور شغل رابطہ یعنی تصور صورت پیر طریقت دلہیں یا محادیات دلہیں علمی فرمائے وجا فتوحات ظاہری و باطنی و استقامت کر کے نوجہ واسطے وفع تعلقات یا سوا حصل جمعیت فرمائے ستمول ہٹا کہ بیوی بعیت دست شرف ہمیشہ یعنی تسبیم کرتے

اول داخل طریقت کو بعدہ حاضرین کو اور امر فرماتے کہ ہر سو وقت حاضر توجہ
 رہو لشتر طراز حضوری توجہات مدت قلیلہ میں جذر طائف بسکاصل و حصول
 جمعیت باطن و دفع خطرات و دوام حضور و عدم تعلق بامساوا و جمیع حالات
 مقامات شامل حال مریدان ہو کر مرتبہ کمال حاصل ہوتا ہر آجرا ہم اللہ سے
 عَنِ الْكُسْفِيْدِ يُؤْخِدُ خَيْرًا فَضْلٌ تَقْسِيرٌ میان علوشان میں
 اپنی اقران و امثال پر جس زمانہ میں آپ کے والد ماجد فیاض کو سندھ میں
 حما تھا اور خود بقیت حیات تھی بعض اصحاب نے آپ کے والد کو معاشرہ کیا کہ حرم شرف
 نبسوئین مردم لا تقدیحی جمیع ہیں بلکہ پڑا حصیقی بھی آپ کے شامل اونہیں لوگوں کو
 ہیں اور دروازے حرم شرف کے بہبند ہیں ممانعت کی ہو تو شخص بغیر اجازت
 باہر نجا سے چونکہ زمانہ جلس کو عرصہ دراز ہوا لہذا تمام مردم مضطرب پڑیں
 ہر جانب بائی رہائی پر تھے ہیں اور آپ صحن حرم شرف میں محل حلقة توجہین
 متوجہ روپہ معطرہ بھمال نورانیت ظاہری و باطنی متفرق تحدیات اللہ
 و انوار نبویہ حالتِ مراقبہ میں تشریف کرتے ہیں چونکہ ماسوا آپ کے وسیلہ شفایت
 کیکو بجا نالہذا اخلاقی بقصدر رہائی و حصول اذن از آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم اپنی خدمت عالیمین حاضر ہوئے اوس وقت میں سب نے مشاہدہ کیا کہ ایک قطعہ
 نور مانند ابر کی روپہ مقدار سو روپہ خلک اپنی جانب متوجہ ہوا اقربیں تکروج و گشت
 کر صحیط ہو گیا ایسا کہ جسم راشن اوس لمحہ نورین بالکل مخفی ہو گیا عرصہ نکتہ
 سختی اخخار ہی بعدہ وہ نور سکھفت ہوا اور وحود سرایا نور اپنکا اوس سکھ
 ہوا اوس وقت تھے سر ماں اپنا اونہیا یا استوچہ سمجھا اخلاقی شفاعت کشیدہ

پوکر با و از بلند فرمایا که وحی نازل ہو گئی حلم رہائی خلائق صادر ہوا دروازی حرم
 شریعے کے کھول دو حکم میان غت اوہ ہمہ گیا اب اجازت نہیں جسکا بھی چاہے باہر جا کے بعد معاشر
 اس واقعہ کے اوس شخص نے آپکو والد ماجد کی خدمت میں شاہراہ اپنابیان کیا
 آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ بشارت واضح فرزندی اعلیٰ کے تھی ہے اوس منصبی
 کی کہ جاؤ انکو فی الحال عطا ہو گے اور امر فرمایا کہ یہ واقعہ افسوسی بھی بیان کرو عمرت میں
 فضائل آپکے التزام ریاضات و مجاہدات و دوام مخصوصی باذکروا شفال و مرافت
 و کثرت تلاوت قرآن و استغفار و درود و تشریف و فراولت اور امثل حزب المحرج
 دعا سیفی و دلائل الحیرات و شفار الاسقام و قلت طعام و قلت کلام و قلت منام
 و اقبال ع شریعت و سنت حضرت سید الانام علیہ الصلوٰۃ و السلام و احتناب بد عقد و در
 طالبین و هدایت مریدین کمال جوش محبت انجی و نہایت عشق حضرت پیرنا ہمیزار
 علیہ وسلم و تواضع و ملکت و تحمل و بردا باری و عدم موافذہ زلات خدام
 و تفسیر کی صحبت خلق سے الابقدر اشد ضرورت خصوصاً اغذیا و اربا غفتت میں قبول
 ایام مسند شیخی فیقر کو یاد نہیں کہ بلا اشد ضرورت کسی سے بجالست یا مکالم مجھ پر
 ہون چونکہ بعد مسند شیخی مرجع خلائق خاصہ عام ہو کے طلاقفت برادران طلاقفت
 لوازم مقام شیخت کے ہی لہذا مکالمت و میاسطت واسطے استفسار احوال مسٹرین
 و فضحت طالبین و حکایات صالحین فرستے تھوڑے فضائل مذکورہ میں آپکو کمال اقیانی
 و شف حاصل تھا کل اصحاب خلق آپکے والد ماجد و جد ماجد بلکہ خود والد ماجد
 بسبب فضائل مذکورہ آپ سب پر ترقیت و تحریر تھے اور یہ صفات کا بلده آپکی داد
 والا صفات میں سالم جانتے تھوڑے حضرت صنف والد ماجد کی نظر میں آیے ظلم کرم

تھو فقیر کو ہرگز یاد نہیں کہ برد و یا غیب میں آپکا نام کہو لیتے ہوں بلکہ جب کہ فکر
کیا یا یاد فرمایا جس پر میان فرمایا کرتے تھے اور اپنا نام سب امامت و حجود و خیرہ میں عنید
الغدر کرتے سفر ہر میں شرطیں میں بعد عذر کے سفر کشی دریا کے انک تھا کھناری دریا
دیہات میں خبر قدوم شرفی والد ما جد اپنی مشتہر ہو لکھی اہل دیہات بستوق
نیارت روانہ ہو کر کنارہ ہر یا پر جو ق جو قی مرو وزن صخرہ و کیر مجتمع ہوئے
خراہی بلند و اشارہ ہائی شیاق فاضلان نور کرتے تھے آپ کے والد ما جد نے
با وجود یکہ ہر دو حکم فقیر بھی موجود تھے اپکو فرمایا کہ انکے سامنے کہتے ہو جاؤ تمہارا
و یکہ نافی الحقیقت ہمارا دیکھنا ہر جسم و ق اون شتاونکی نظر آپ کے جمال باممال پیرتی
تاثیر انطا رقد سیئے ایک حالت وجود اور پڑھار کی ہو گئی کمال ذوق و شفوق و جذب
و تعلیم دین کوئی نظرہ کنان کوئی بہر سرقان کوئی بیہوت کوئی کتابان غرض
اسی طور سے افتان و خیزان بھر اتری کشتی اوان تھو منظر و صول بر کات و زبان
دعا و قضا ک حاجات جب ثور و شفب حدسو گزار حضرت نے اپکو فرمایا کہ میں اجا و
کشتی بہر محنت روانہ ہو کاولوگون نی بھی حصول دیدار کو کہ غایت تمنا تھے
شرف ہو کر مراجعت کی لاحاصل ایک والد ما جد کے تزویک اپکو سب پر تحقیق و قدم
تھی پڑھی دلیل قوی مسند نہیں کرنا آپکا مسد شاخ طریقت پر اپنی حیات
میں باوجو دہوچہ و پر ادقابیں ولایت کے گرنہ بینہ بر و شہر پر
مشیر آفتاب پر بخدا ڈنور کمالات ولایت مثل آفتاب بخدا نام سب چھڑہ سور و
شاخی ندر افشا نہیں تا بان و درخت ان تھو طالبین خدا بجلی و علام بھرپور
مام کرائی و دیدار نہیں کمال سماں شیفہ و فریغہ ہو کر خاکر و بھی استثناء

عالی کو موجب فلاح و ترقیات صوری و معنوی سمجھتے تھے ادنی مدت میں فرستے
 کمال و درجہ خلافت حاصل کر کے رائی وطن پر ہو تو قیصر طرفہ شرفیت سے بکار
 برداشتے فقیر نے بارہا اپنے بعض برا دران حقیقی و بعض اعماں گرامی کوشش مل
 حلقة توجہ واقعہ میں دیکھا اور بکمال حیرت سمع اقدس میں ہوئے اسے سما کر
 فرماتے تھے کہ کمال میں کچھ فضائل ہو گا لہذا یون معاہدہ ہو اور شاہ عالم حضرت شاہ
 عبدالغنی علی الرحمہ فحسب خبر اپنے استقال کی سنی بے اختیارانہ باواز نہ دینیا تے
 مخدود و معموم ہو کر بافسوس فرمایا کہ اب فیما میں مثل اونچو کوئی ہمیں ہو جم
 اکبر حضرت شاہ محمد عز کے وقت رحلت موجود تھے نہایت بیقرار اور باعث
 کریان تھے بلہ افسر ماستے تھے کہ ہماریسا حب کی عنایت و توجہ خاص بعده
 استقال مجھ پر ہے امداد معنوی و اعانت باطنی سیری بہت فرمادیاں میں انہوں نے پر
 صحبت جانتا ہوں اکثر فرار شرفی پر حاضر ہو کر بہت ذرتک فرما دیا تھے
فصل چوتھی اخلاق و اوصاف صوری و معنوی کو میان میں تعریف
 تاب و طاقت کہاں ہو کہ اوصاف حمیدہ و اخلاق ایمنیدہ آپکو تحریر کر سکے،
 عشرہ کے عبارت توبہ و انابت و صبر و شکر و زہد و توکل و فنا عت و مورع و تسلیم
 در حدا سو لیں کہ حصول مرتبہ و لایت کا انہیں پرست و فرستے ہو اپنے بدرجہ کمال حاصل کر
 صبر ایسا ہتا کہ بھی کسی بھی سختی یا تکلیف اپنے پرچی ہو او سکاؤ کر سکے بھی زبان
 شرف سے کبھی انہیں سنا بلکہ حالت درپیش میں ناؤ و نفرماتے تھے بیان چیزو
 دیکھ رہے اپنی لکنی اولاد حروف ایک سامنہ رحلت کی کبھی انہیں دیکھ رکھا اور
 سخ و ملال کے آپ پر ظاہر ہو گیوں بلکہ ہر حال میں شکر حضرت حق جل علا

کرنے تھوڑا ایسا تھا کہ دنیا و مانیہ پر سے انقطاع اور تنفس اور جمر و حلقہ جملی ہوا تو
 کامیابیاں کیا جا کر تو قلع و امید تھیں امور ظاہری و باطنی کی سوا ذات باری کے
 جل و جلالہ و حکم نوالہ کسی فرد بشر سے نہ رکھتے تو مشغول جمیع حواس کا خست
 حق سمجھنا کو جانتے تھے گا ہر نہیں ویکھا کہ انہیں حاجت کسی سے اشادہ
 سے بھی کی ہو صراحتہ کا تو ذکر ہی کیا تو اضع اس درجہ تھی کہ جتنے شائع
 عصر تھوڑی میں نہیں دیکھی اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات جامیع کمالات کو موصوف
 بجا معیت فضائل صوریہ و کمالات معنویہ کیا تھا مگر تمام عمر فقیر نہیں تھا
 کہ اپنی زبان سے کہا ہو کہ تمکو یہ کمال حاصل تھا اور خادم سے اپنی ذات
 کو محترم جاتے تھے امتیاز کی بونک فراج اقدس میں تھی مخالف میکانہ و مکان بیکیں
 کبھی تشریف لیجاتے جس جاکیں امتیاز نہ پایا جائے وہیں بیٹھے جاتے تھے بلکہ
 بار بار دیکھا کہ قریب صاف فعال تشریف رکھتے صاحب بکان بکمال انجام و صدر
 محل ممتاز پر شہری کی تکمیل دیتا بجالت مجبوری وہاں جلوس فرماتے امتیاز بدل
 منافی مراج مبارک تھا اندر دل محل جب تشریف رکھتے تھوڑا شغال واد کاو اور
 دستالعده کتب میں مشغول رہتے تھے کوئی محل ممتاز و مخصوص برآ ذات اقدس میں
 نظر آتے تھے اسی عالم خادم کی بخاروب میں میں فرش بچھانے میں گندم پاک کر رکھنے
 اور ماں دان خدمتوں کے حادث تھے اپنی لذات لفسانی و راحات جسمانی کا
 وجود ذات تشریف میں یک لمحت مخفود تھا الائچک حسب تشریف ایں لفستان
 علیک حظا و لعینک علیک حظا و لز و حکم علیک حظا ایک حلقہ ایک
 امور ضروری بقدر کمال ضرورت نہیں میں آتے تھے مقصود اصلی و مکان قلبی سوچا

طاعات و عبادات و استعمال باذکار و مرضیات خدا جمل و علا و اتمام حضرت
 سید انبياء و محبت محبوب کبریا صلی اللہ علیہ و آله وسلم او رکھیه تھا کہا نے میں
 پہنچنے میں ہرگز مقید نہ ہو میسر ہوا خواہ اچھا خواہ برا بلکہ اکثر برآبد فڑہ استعمال
 فرماتے تھے مقدار طعام نہایت کم تھا دلوں وقت میں یہاں پاؤ سے بھی کم نہ تو
 کرتے تھوڑتی قلیل الفدا ہو کہ فضلہ میں بدبو نہوئی تھی بڑوڑا کر ٹرے شاغل
 نہایت رقیو القلب کثیر البا من خشیة اللہ استیحی ذکر دست مندا کسی بہت
 کم علحدہ ہوتی تھی بڑی باہمیت کیسکی کیا قدرت تھی کہ آپ کے سامنے چون وچرا کتنا
 ہمیت حق ہست این از خلوق نہیت ہمیت این مرد صاحب ول قشیت
 دا حکم الذکر متواصل الفکر نہایت قلیل الکلام والمنام والمحاطہ مع الانام تو تھی
 سع اللہ تعالیٰ مخلص شریف محيط النوار الہمیہ و مبلغ اسرار نبویہ الکلین اہل وجدان
 بارہا شرف دیدار انبياء عظام و ملائکہ کرام علیهم الصلوٰۃ و السلام ہوا پکی مخلص شریف تین
 مشرف ہوئے سخاوت بدرجہ علیا حاصل تھی اسطور سے دیکھ تھوڑہ سیار کو میں کی
 خبر نہوئی تھی عفو و خشن درگذر تقصیرات شیوه مرضیہ تھا موافقہ کرنا چہ سنوڑ
 تحمل و بر دباری ایسی تھی کہ اگر کوئی بروہ با غیبت میں برا کہتا چین چین نہوٹے
 تمام گھر میں کبھی انہیں سنا کہ آپ نے کسیکو برا کہا ہو باکسیکا گلہ مشکوہ زبان لیتے
 پر گذرا ہو حسن ظن سب کے ساتھ رکھتے اپنی نفس شریف کو تیسے بدرجہ اندر تھی
 تھوڑی دور اع بدرجہ غایت تھا از تکات مخطوطات شرعیہ کا آپ کے کمبوی و قوع من ایسا
 ایں دنماں سو نہایت متفقر تھوڑا اور حکام کو بہان ہرگز تشریف نہیجاتے تھوڑا بیجا
 بھڑک کے بہان کا ہر تھب شرعیہ مثل بکار و حضافت تشریف فرمادی تو رجی

ہو کر مراجعت فرمائی خلوت و جلوت میں حمل طاہر و غیرہ میں برادر حمالہ خلوت
 میں زیادتی تھی یعنی مصنوع اخلاص کے لیے موصوف تحریک سد ق تعالیٰ کی بیان
 ہو کر نہ سخلا تھا صفات رازیلہ شل حسد و بعض و حقد و کینہ و کبر و حب چاؤ دعویٰ
 برتری پر اقران کا وجود ذات قدسی صفات میں معصوم ہے اعقل و فراست میں
 یکجا تھا اہل دنیا اپنے امور میں آپ کے مشورہ لیتے ہو جب مشورہ عالی عمل میں
 لاستے تھے علما روشان و فقرا کی تعلیم و تکریم فرمائی تھی سرو قدر تعلیم دیکھو پاس اپنے
 بہماں تھے مسحور نے بکمال شفقت و رحمت پیش آئے تھے خصوصاً دوستان قدمی
 نہایت الالاف و سا سلطنت سپریوں فرمائے تھے مار و موت طاعت و عبادت و رواج
 اذکار و مراثیات سے بسم شریف نور تھا اپنے کلکلیف نہ ہو برکات و فیضات کے
 مسحور تھا آپ کے فکر کے خدا یاد آتا تھا صدق صنْ را ذَرْ وَذَكِرَ اللَّهُ ذَرْ
 منور میں جلوہ گرت تھا وقت تلاوت قرآن مجید برکات حقیقت قرآن ظاہر ہوئے
 تھے خصوصاً نمازِ قرائیع میں ٹھوڑے برکات حقایق الہمیہ ہوتا تھا ارباب کشف و
 اصحاب و جدان پر عجائب حالات و غرائب دلار و اسات مبدل رحمائی سے تھا ہوئے
 سماں غرفات میں گوپا پرود و جواب نزہت اسماعیلیتی سے مشرف ہوئے
 اوس اضافہ صورتی بھی کچھ لکھا ہوں کہ شائعتن کو تسلیم ہو میاں قامت گندم
 رنگ سے مبارک کلان پیشانی نوار افشاری کشادہ چشمہ باری مبارک کلان و
 سرخ و مخمر کھل بتوڑ بلند بینی دور از خود بینی دھن شرفی کشادہ و ندان
 مبارک بآب مردار پر آب دادہ رحسار پر انوار فرم و نازک لمحہ شرف گھنی
 اور پڑی ستبدیہ صورت لمحہ کو گھیر دی ہوئے تھی تمام اعضا جسم شریک کر دیا

نرم و نازک حضور صادقت مبارک المسیح نرم و لطیف تھوڑے کسی کو بینے گئی
اگر چیزوں کی کاشتی تھی خون نکل آتا تھا بسببِ یا ضلعت و مجادلات جس شریف
خیف تھا ان سب اک سمجھو شبو آتی تھی با جملہ صفات حسیلہ و فضائل جزیلہ و اخلاق
کرکیہ و اوصاف فخریہ بیش ازان ہیں کہ سطیر و ضبط تحریر ہوں ۱۵ گراں
سعدی الشاکنہ پنگر و فقرہ بیکھرا ملا کند پ لہذا چند اوصاف راخصار

ستشوی شامل قصیدہ پندرہ منظومہ جامع العلوم و اعلوی
مولوی محمد حسین حسنا امرا دا بادتی تھا صاحبہ تمنا در مدح والد
ماجد حضرت شاہ عبدالرشید و حضرت شاہ عبد الغنی قدس اللہ سر ہما

مشنوی

ستہ عبد الرشید قطب اعلیٰ	ہوا ملک ولاست چھپم	کہ تھوڑا دش امام انبیا کے
عمر فاروق کو وہ دل شینی	ظہور فرضیں صدقی خدا کے	جہان ہیں کوئی تھا اونکا مثال
جوہان ہیں کوئی تھا اونکا مثال	وہ خونت حق امام العارف	سلم اونکو تھی سند شیخی
یہستاں جہان کو بیشوٹ	کوئی دیکھا نہیں اونکا مثال	جوہان ہیں فرضیں تھا اونکا مثال
ستہر تھوڑہ دیدار بیسی سے	چ سند زند ارشاد دینی	امام و مقتدا و قطب و رہبر
خدام نے اونکو پیدا تھا دیکھا	امام و مقتدا و قطب و رہبر	وہ طلاب خدا کو مقتدا تھوڑا
حکوم دین کو مخزن حضور صادقا	منور تھوڑہ انوار بیسی سے	منور تھوڑہ انوار بیسی سے
	پھر اونکا وصف حسیلہ کی کیمیا	پھر اونکا وصف حسیلہ کی کیمیا
	شا اونکی نہیں مقدار و قدر	شا اونکی نہیں مقدار و قدر

جمال او نکانہ با شمع بزم توید
نظرتی رہی سر ملک ولاست
یا او نسے زد کو حاصل سر کو
وہ خادم تھوڑا صفت مصطفنا
یہ ہوتا کام اون شکی عطا
بڑو سردار تھوڑا زاد ون
جیسا اللہ کے تھوڑے سکے خادم
خدا نے عشق میں از خود رسید
ہنڑا مح طبع موز ون او زکار

جبین ہی مطلع اتو افرید
و بن ہما منبع بحر پلات
کہ او نکی ذا کے تھا فخر او سکا
وہ روشن شمع تھوڑا بزم ہوا
ملا دیتے تھوڑے بند کیوں حند بڑے
بڑے تھے پیر و مرشد عابد بڑے
تو خادم او نکے تھوڑا ہو نکاحم
بنی کے عشق میں تھوڑا رسید
قصیدہ ملح میں ایساں سناد

قصیدہ

لئیں محفل سر خدا تھو
دریکدا نہ بھر تقاضہ
وہ دیکھو جلوے تھوڑا نہیں ای
شہو دبلوہ مجہوب حق
نقوش او نکو قدم کی راہ چھین
سخنہای لطیف اون با خدا
دلی تھوڑیک فرط تقاسک
وہ یکتا کیوں نہوڑ علم دین
خود بے اقدر ہنڑا تھوڑا

خلیل و رازدار مصطفاً تھو
نہ کیوں ہوئے جیب مصطفاً تھو
کہ نظری در خلے شاہ دوسرے
تھیشہ ہمکنار مدعا تھے
ہزاروں سالکوں کو رہنمائے
ہل بیمار غفلت کی دوا تھو
سزا و ارخطاب او لیا تھے
پھر توحید حق کے آستانے
ہد سکن من کو خصم حرف تھا

کہ اک اسوار شبدیز ہو اتھا
وہ ملک فقر کے اک بادشاہ
دل وجہ نے فدا کر مصطفیٰ
کہ وہ باقی بحق بعد از فتنہ
جیبیں حق کے صرف افتدہ
قضای حق کے وہ محور رضاہ
کہ وہ اوسکے لئے سب سے کیدا
نہ صافی دل کہ سرتا باضفنا
کہ وہ دل دادہ نو حندہ
مضیچم درگہ خیر الور آتھ
چمن میں عشق حضرت کے سرما
در محبوب حق پر جسبہ سانہ

وہا نے ہر برس حج بھی کھایا
وہ پھوپھے منہستہ تھے مسٹے مدعا کو
خدا کو درپے جان سوتی خدا
ہیں زیر سایہ ام المؤمنین کے
نہایت زمدہ اور قواعیں ہیں
یہ پھوپھے اون شاد کا خلق حضرت
کہ رتبہ عنہ کو تھا آشنائی
ب سور و نیش ولایت کا سببے

وہ راہ فقر میں ایسی ہو چا لا ک
گدا تھا اونکو در کا قیصر سوم
فتاویٰ اللہ کا رتبہ تھا اونکو
بقا کا رتبہ بھی حق نے دیتا
وہ کیونکر مقتدا ہو تو فیکے
خدا اونسے نہوتا کسے رخصی
خدا کے پاک کیوں اونکو نہ ملتا
وہ ہو آئیں اسرار غیبی
دل اونکا کیوں نہوتا مطلع
اوہ نہیں خیر زمان کیونکر کھڑک
خوش انسفاس پاک شاہ مصطفیٰ
نہوتی وہ جیں کیوں غیرت مارہ

قصیدہ تمام شعراً مختیل مہمن

وطن چھوڑا مدینہ جا بسایا
خدا کو درپے جان سوتی خدا
ہیں زیر سایہ ام المؤمنین کے
نہایت زمدہ اور قواعیں ہیں
یہ پھوپھے اون شاد کا خلق حضرت
کہ رتبہ عنہ کو تھا آشنائی
ب سور و نیش ولایت کا سببے

یہ واصف حبکاو کہتے ہیں
 وہ ملک فقر میں شاہ بنا کر
 پھر فقر شہر الفرج تھوڑا
 زمانہ میں نہ تھا کوئی بھی اوسا
 کہ تھوڑا قطب فلک کے اوپر خادم
 جسیب حق سنت تخت دنیا
 جگہ رہتی نہ اس نا بخودی کی
 سیاہی ماہ کے دل سیاہی
 بناتا تیرہ دل کو محشر تباہ
 چھتا تے شیوه شیطانی کیا
 لکھیں تھوڑا کوشک قرب خدا میں
 او خدین اک کام تھا اپنے خدا
 وہ پڑھ لیتے تھوڑا لوح آسمانی
 شناس تھوڑا تحریر بیکن
 سمجھ لیتے ہیں اونکو اہل ناسوت
 ہوا ایسا کون اب دیا یعنی بنا
 شا اوسکی ہر لفظ بے پناہی
 نہ تھا اوس قلب کے نور و صفا کا
 نہ تھا اوس فلک کو نوبتیق میں

بزر کو کہا ہجو اونکے نام لیوا پہ
 شہ عبد الغنی قطب زمانہ پڑھا
 وہ پرسے دستگیر پیشوٹھے
 عجم سے لوبت تک تھوڑا بیٹھا
 وہ ایسے قطب تھے مخدوم حاکم
 وہ تھوڑا راث امام انبیا کے
 اوہ ہاتے اہل محفل سی خودی کو
 توجہ کا اثر دہ گروہ کہا تے
 جو پر توڑا السا وہ قلب خشان
 دکھاتے گرا اثر دہ مرشد یکا
 فنا تھوڑا تباہ مصطفیٰ میں
 غنی تھوڑا حق میں ماسو سے
 کہلے تھوڑا نیہ اسرار نہیانی
 بیان کیا ہون علوم ایسے ہیرو
 یہ کبو لے عقدہ ہائے علم لاہوت
 جمال مصطفیٰ اسکے نے دکھا
 زبان تھی اونکی اک سیف الہی
 اگر خورشید بھی آئینہ ہوتا
 فنا تھوڑا لفت محبوب حق میں

ہزار ان رحمت حنلاف عالم

بروح پاک او بادا دماند م:

وَصْلِيْمَ بِحِجَّةِ اَعْضُمْ كَرَامَاتِ وَمَكَاشِفِ اَقْبَلِ بِسْيَانِ مِنْ

چنانچا چاہئو کہ سبھے بڑی کرامت کا ملین کے نزدیک مجت خدا ہے جل و علا و
تباع حضرت سید انباس اصلی اللہ علیہ وسلم و حصول مرتبہ تقویٰ اللہ تعالیٰ فرماتے
ایں اکر مکرم عند اللہ الْقَیْمُونَ یعنی بزرگترین تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک
ہے ہم کہ بہت تقویٰ کرتا ہو اور اجتناب بدعت تصفیہ قلوب مریدین و تذکر تقویٰ
الہمین اور ہبہ خانہ مالکین کا مقامات قرب حق سجھانہ میں شکشف ہوتا
اوپر حالات و ارادات مقامات و شاہدہ انوار تجلیات تصرف کرنا قتو
ونعموس میں توجہات والقار فیوض و برکات ہو شیار کرنا فل دلو نکایا و خدا
میں زندہ کرنا مردہ دلو نکا ذکر الہی ہے یہ سب امور آپ کی ذات منبع البرکات
حضرت کس سال موجود تھو مگر عوام کرامت خرق عادات کو بمحظی ہیں لہذا چن
کرامتین ضبط تحریر کرتا ہوں کرامت جس سال میں بعد ادا کج کہ نسل
میں رحلت فرمائی قبل ادا کج فقیر سے ارشاد فرمایا کہ تم رام پور کو جاؤ
فقیر نے عرض کیا کہ بندہ ہے نیت حجہ مدینہ شریف سے آیا ہو مہوز حجہ ادا ہے
کیا حضرت نے سکوت فرمایا مگر امر عالی کاغذیں مرکوز قالتھا بعد حجہ فقیر نے
خلوت میں عرض کیا کہ اب مرضی شریف ہو تو فقیر رام پور کو رانہ ہو درہ فتح
غزم کرے فرمایا زندگی کا کچھ اعتبار نہیں دو روز کے بعد کیا واقعہ درپیش ہو
تھی احوال فتح غیرت کرو بوجب امر گرامی فقیر نے فتح غیرت کی لیں کلیس

کلام و حشیث القیام سے نہایت اضطراب پرستیاں قلبو حاصل ہوئی اُسی شب میں مرض رحلت لاحق ہوا روز سوم اس دار پر ملال سودار آخر کو انتقال فرمایا اور دو روز کا ارشاد جو فرمایا تھا ویسا ہی واقعہ عظیمہ واقع ہوا بعد انتقال غالباً ایک ہفتہ نگزرا تھا کہ اس سوختہ آتش دو روزی و دو ختنہ نادک بھوری کو انہر دیدار فرحت آثار سے اخراج دیکر ارشاد فرمایا کہ اب اپنے کو جاؤ کر امدت بعد رحلت کے فیض کو مرض سخت لاحق ہوا ہر چند معالجہ و استعمال او ویہ کینا فائدہ نہ ہوا ایک شب خواب میں ارشاد فرمایا کہ فلاں دوا استعمال کرو شفا ہو جائیگی سچر دستعمال شفاف کامل حاصل ہوئی پھر ایک اوس مرض نو خود نکھا اس سرہی عنایات اس نائل کی حال پر سبadol ہیں کہ بروقت پوچھنے تکالیف کے امداد و اعانت فذوی کی فرماتے ہیں بارہا اسکا مشکلہ ہوا ہی بلکہ ہر حال میں نگرانی اس کمترین غلام کی لمحو طریقی ہر کہت فوائد ظاہری و باطنی ہو رفاقت صوری و معنوی اوس کے حاصل ہوئی ہیں جو امر مناسب است مناسب ہوئے موافق اوسکے واقعہ میں ارشاد فرمادیتی ہیں جزا ہم اللہ سبحانی و عن جمیع المستفیدین خیر کر امدت بعض مرتبہ دعوت میں آپ طعام کم کو اترے تھو مردم مدحوبت ہوتے تھو ہر گز قیاس میں نہ آتا کہ طعام کافی ہو فیض بلکہ دیگر حاضرین عرض کرتے آپ تبسم فرمائکر سکوت کرتے بروقت خون وہ طعام اہل خدیافت کو بب برکت آپ کے کافی و وافی ہوتا بلکہ زائد ہو جاتا یہ امر بارہا شاہد ہوا کر امدت مولوی ولی البنی حصہ نقل کوئی ہیں کہ ایجاد مجاو شدت سرماں حاجت عسل ہوئی آب گرم موجود تھا سامان کم

کرنے کا بھی مفتوح تھا حالت پریشانی میں نہایت حیران تھا آخر شب میں اپنے
خواز تھد کے اوپر ہوتے چونکہ مجھ پر عناصر خاص تھیں اور قوت میں بھی امداد فرمائی کیا
ویکھتا ہوں کہ سبوجہ آب کرم و سمت مبارک میں لاکر مجھ پر عناصر تھیں کیا میں قائل تھا
ہوا کر امدت بیان جب میں الراحل بن جدروی مرحوم نقل کرتے تھوڑے جب بینہ نہ رہ
سو بعزم رام یو لرقبہ دلقات والدین حضرت سے محضر ہوا فقط رام پور کی اجاز
وی حضور پندر بھی میں پوچھا بعض غریز و کشش و شورہ دیا کہ ملک کا ٹھیکہ اور کوچاؤ
و بانٹ کر بہت فائدہ دنیوی ہو گا خطوط سعی بعض مشائخ نے اپنے مخلص نوکوہ
صاحب دولت تھے لکھکر دیج جب وہاں پوچھا کیسے یہی نہ جانا کہ کون شخص
کہاں سے آیا ہے نہایت اضطراب پریشانی میں رہا آخر بلا حصول مرافق مدت
کی اور سمجھا کہ خلاف مرضی حضرت یہ حرکت واقع ہوئی نادم و نائب ہوا اور
عزم صدمہ کیا کہ سو آرام پور کے اور میں نہ جاؤ نکا جب رام پور ہو چکا ہو
صاحب بجمال غفت و احترام کہ زیادہ از مقام تھوڑی پیش سئے اور فوائد دنیوی
بھی بہت حاصل ہوئے اور یہ امر برات و کرات شاہد ہوئے کہ جو حضرت اپنے
نتیجے میں کوئی امر خلاف مرضی مبارک کرتا ہرگز اوس امر میں کوئی فائدہ
نہ ترتب ہو تو تاہماً بلکہ صدمہ سخت ہو چکر تھوڑے بعض فائدہ نقصان واقع ہتا
تھا کر امدت میر عبد اللہ پشاوری مرحوم خلیفہ آپکے والد ماجد کے
نقل کرتے تھوڑے کہ ایک بار سرہنہ شریف کو حضرت شریف لیحاتے تھوڑے
بندہ حاضر خدمت تھا ایک روز قریب شام ایک دریا را میں حائل ہوا کہ
پل اوسکا شکستہ تھا جبوراً اوس پر مشکل تھا ناچار عواب کو درباڑیں ڈال لائی

جست اوس میں بھی عوایہ پس کیا ہر چند درگاوان نے روز بھی عوایہ کا انہیں
کرو اچونکہ عوایہ مذکور اچی تھی اموال گران بہت وزنی اوس میں محمول تھے لہذا
لہذا اور بھی دشوار تھا بندہ نے بھمال احتجاج عرض کیا کہ حضرت شریف
محل خطرہ ہر وقت امداد و تصرف ہو تو جب بہت قوی فساد کے عوایہ کو
پرستی تبریز فرمائیں پشت عوایہ بھی کہ سخت فرمائی عوایہ نہ کرنا
و اسباب کہ بہت تفصیل تھا فتنہ اوس سخت لائی سے بچنے کا حق و
بے سخت نکل گیا اس بھی حاضرین حیدر آن ہو گیندہ مقرر کیاں قوت توجہ
بلکہ نہ ہو کر امانت ہوا۔ **کرامت** ایک شخص نے آپ کے مریدین سے
زین و اسطو تعمیر مکان کے خریدی آپ نے منع فرمایا کہ خریدنے میں کوئی
فائدة نظر میں نہ ہیں آتا اور نہ بوجب ارشاد عمل نہ کیا اور زین کو خریدا اور
شرط تعمیر کی بھی کی ایسے موافع پیش ہو کہ تعمیر ممکن نہ ہوئی بلکہ بانی
فی سفردار آخرت سمجھا غفرانہ کہ۔ **کرامت** سیدنا صدر و زیر مرحوم
تقلیل کرتے تھے کہ ایک بار محبوب بسب قرضہ کے نہایت سختی ہوئی قرضہ
نہایت تنگ کرتے تھے صورت ادا بظاہر دشوار تھی حضرت کی رو
سبارک کی جانب متوجہ ہو کر عرض کیا کہ حضرت غوث الشقیعین اور
حضرت محمد درضی اللہ عنہما اپنے مریدوں کی مدد وقت تکالیف فرمادی
اب مجہیر اور قرض کی نہایت تکالیف ہے حضرت مدد فرمائیں اوسی شب
و اقصی میں حضرت کو دیکھیں کہ تشریف لائے اور تکیں خاطر خرین
کر پڑیاں دل نہ ہوا فشار اشہر تعالیٰ قرضہ ادا ہو جائیگا صحیح کو غیب

سچ صورت اور درست کی ہو گئی بندہ و رضہ ادا کر کے حضرت کی امداد و کرامت کا اعلان
ہوا۔ کرامت نیز سید ندو کو نقل کرتے ہم کہ ایکبار کشوہ باطن بالہ
بندہ ہو گئی عنایت بسط طرب اکمال ہو کر متوجہ بجانب روحا نیت حضرت
پیر و مرشد برائے حصول کشوہ باطن ہو کر مراقب ہیئت اعلام خصیت میں
شاہد ہو کر حضرت ورسیان آسمان وزمین کے عوامہ ہوا یعنی ایکسر خیر
جلوہ افروز ہیں اور بجانب بندہ بہت جذب صرف فرمائی کہ بندہ کو ناکام
اوپر کی جانب ہوئی اڑتا ہو اتصال تخت شریف پہنچ کر لمحہ نظر اطاف
و توجہات مرشد انہ ہو اتحت شریف بجانب بالا پر واڑ کر تھا بندہ دیکھی بھروسی
تحت علق ہوا یعنی پرواز کسان انتقام صعود پرواز اسقد تھوکے خارج از حد قبریہ
مقدار مسافت سیر بھی بیرون از احاطہ تحریر ہے اکھر تھا ایسی کشوہ باطن ہوئی
کہ گھمان نہ تھا از بندہ نوازی حنوسہ بلندی۔ قدس اللہ سرہ مکھا شیخ
فرماتے تھے کہ ایکبار رمضان مبارک کی سماں میں ٹیکی کو کوہ لیلہ القدری
عین نماز تراویح میں دیکھی کہ حضرت جبریل علی بنی ایلیاء الصادقة و السلام
نزول اجلال باکمال بیانیت نور نیت فرما کر پہبخت فخر کے اطاف کش
بندول فرمائے قرب اتصال خاص بچہوں رکھیا وست مبارک میں ہاتھ قیر کا
لیکر بھمال عنایت شرف مصافحہ سو اغماز بخشنا۔ مکھا شفہ فرماتے تھو
کہ جب اول مرتبہ ۵۶ شمسیہ بارہ سو ھجین ہجری میں بزرگوارہ روضہ مقدسہ شرف
تھا اخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعنایات خاصہ و مشاہرات احوال
واجنب الاستمار سے اس عاشق جان شارکو سفر از فرمایا تھا ما مورہ بہیان

ہمین ہوں مکا شفہ فرماتے تھو کہ جب دوسری مرتبہ بھر اہمی حضرت والدہ
سوا جہشہر اپنے میں شرف بریارت ہوا کمال عنایت کے حضرت والد کو بخاطت
خاص مخلع فرمایا مچکو اور سرا در غیر مولوی محمد عمر کو ایک ایک تاج سے بلندی
ہر دو جہان عطا کی مکا شفہ فرماتے تھو کہ ایکبار مدینہ منورہ میں حضرت ولہ
نے مچکو گسی امر خاص کے واسطے فرمایا کہ شیخ الخطباء سید محمد مدینی پاس جاؤ
جب حرم محترم نبوی میں داخل ہو کر قریبِ روضہِ معطرہ پہنچا حضرت رسول
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلیمان فربندہ سے درست فرمایا کہاں جائے
ہوئے نے عرض کیا کہ سید محمد مدینی پاس جاتا ہوں آرٹا فیض بنیاد ہو کہ
سید محمد مدینی تو میں ہوں۔ زیر تفقتِ احوال و خبر عنایت بیشارت از اظر
نه پذیر و کمال افلاطون پذیرین شرفِ روزگار میں شہد پا آخراً افرمیو جو شاد
عالیٰ سید مذکور پاس نگھیا حقیقت حال حضرت کے عرض کردی مکا شفہ ایکی
فقیرِ راقم سطور اپنی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا ناگاہ دل میں پہنچاں گذا
کہ حضرت مرا جہان جانا ان منظرِ قدس سرہ کے چار شاخ طریق تھے ایک
صاحب کمالات ظاہری و باطنی۔ مگر سید نور محمد بدایوں کی محبت نے پوہنچی
بہت زیاد و سبب پا ہوں اسکی وجہ کھا ہو آپنے بطور اشرف خطرات تجویہ
فقیر ہو کر فرمایا کہ حضرت مرا صاحبِ قلب کو محبت سید صاحبے سقدار کی
کہ جب ذکر شرفی حضرت سید صحت کا آپکی زبان پر گذرا بخاطت شرست
محبت بے اختیار گریہ فرماتے تھو بارہااتفاق ہوئے کہ حضرات سے
اس نا ایں کو مطلع فرماتے تھو بآج ہمارت علوم ظاہری اور معارف باطنی

میں عارض ہو ٹکرے و اتفاقات عالی لعیز بحث و تفہیم زبانی حل ہو جاتے تو
 مطلب صعب اگر کتاب میں پیش ہوتا کہ بوقت مطالعہ فہم میں نہ آتا جس قوت
 واسطے درس کے حاضر خدمت ہوتا ہے بھر و عبارت پڑنے کے کیسا ہی مطلب
 صعب یا وقیق ہوتا فہم میں آجائتا چونکہ عوام کو نظر کشف و کرامت پر نیاد
 تر ہوتی ہے چند کرامتو پر اکتفا کی ورنہ ذات فائض البرکات حضرت کے
 کرامت درکرامت ہی جمیع اعمال و افعال و اقوال سراسر کرامت ہی
 اگر کوئی بنظر اضاف و اعتقاد آپکو دیکھتا اور آپ کے اشغال پر تامل کرتا
 بلاشک ولایت کا قابل ہوتا ہماں استقامت طاعات و عبادات واللهم
 وسع و تقوی خود اعلم کرامات ہر ذات گرامی کو باوصاف خرق عادات ہو
 اگر نیاد حقيقة نقص ثابت کرنا ہر کہ مرتبہ ہماں آپکا اس سے بہت عالی تھا اولیاً
 عذالت و ارباب مناصب خدمت آپ کے ملائی ہوتے تھوڑا تھے تھوڑا کہ صاحب
 خدمت مدینہ منورہ ایک شخص ہیئت بد وی میں، اسی حصل میرا کھیا مقدمہ و کہ
 حضرت کے اوصاف ذاتیہ و حض اعلیٰ مناقب عالیہ قلمی کرے ذرہ کی حقيقة
 کہ آفتاں جہان اس کے فضائل ظاہری یا حمالات باطنی ادراک کر سکے معرفت
 حقیقت بس بعید ہے اسید ہو کہ بنظر الظاف کریمانہ و شفاقت بزرگانہ یہ بادبی
 معاف فرمائیں ورنہ خطای شدید ہے جتنے مرد خلفاً ہو سب پر کمالات
 کرامات و اشراف خطرات قلوب عیلان ہے ۷ نہانتش غاییردار دین
 سعدی را سخن بیان ہا بسیر دشنہ تصفی و دریا ہچنان باقی ۱۵۰
 آفتاب روکتا شیر آفتاب پاچشمک زند بدور تو شیر برآفتا ب

فصل حجیٰ عادات سرفیہ و اعمال حسنه کی بیان ہیں
و حال اشقال از دار قافی بسوے دار باقی

جس وقت حضرت رخواں کے کہ بہتر غافلین کی بیداری سے ہو۔ بیدار ہوتے
ادعیہ ما ثورہ او سوقت کی پڑ کر راضی دست مبارک سے آپ کو زمین
لیکر بیت الخلا کو جاتے اول دہننا پاؤں وقت و خول داخل نہ تے وقت

خردج بیان نکلتے بعد آپ وضو نیک کر بآداب سخون وضو بسو اک
کر کے نماز ہجۃ بطل قرارت ادا فرماتے وقت طلوع صبح صادق سنت

صح مکانین ادا کر کے ادعیہ صحیح پڑھتے ہو تو داخل حرم محترم نبوی ہوتے
اول جماعت وقت صح کہ شافعیہ کی ہوتی ہے باقی امام شافعی نماز صحیح

صف اول میں ادا فرمکر بعد دعا و حضوری موافق شریفہ و عرض صلوٰۃ و
سلام ہتھ بھل حلقة توجہ آخذ دلان غربی مسجد لشیر قریب دروازہ منارہ

مجیدیہ کنشست گاہ آپ کے والد ماجد کی تھی ہوتی آپ اور اوصیح حزب البصر
و دعا رسیفی و درود کبریت احر منصب بحضرت رخوت الشقلین قدس سرہ و شجرہ

رشایخ کرام کے پڑھنے میں مشغول ہوتے مریدین حاضر ہو کر ختم صحیح جو کہ
حضرت مصنف لکھاں میں فصل دوم میں ان کو رہو ہیں صدوف پتے بعد حضرت

دست مبارک مع حاضرین او ہیا کر ثواب ختم جس بزرگ کا ہوتا اوسکی روکا
مبارک پڑھی کر کے بوسیلہ روح شریف فتوحات ظاہری و باطنی و حصول

متعدد صوری و مخنوی برگخود و متسلیں جناب الہی سے طلب کرتے
گردد ختم اس فقیر نے زیادہ کئی ہیں ایک ختم حضرت مصنف دوسری ختم

پیان ہیں
بستے

حضرت والد ماجد قدس سر ہما کا بعد تکام ختم مصروف توجہ والقارفیو ضم فقات
بجانب ہر شخص فرد افراد ہوتے تھے حیثیت توجہ حضرت ہصنف کی جیسے لکھی ہے آپ
بھی وسیعی بھی تو تھوڑا فرق اتنا تھا کہ آواز نفس شریف نہ لکھتی تھی اور نہ سرمبار
کو حرکت دیتی تھی تو وقت اشراق کہ آفتاب بلند ہو جاتا تھا اشغال توجہ رکھتے
وقت فزانع با او از بلند احمد شریف العالمین کیکر دعا فرماتے مریدین دست پر گئی
کر کے رخصت ہوتے آپ چار رکعت بد وسلام دور کعبت سنت اشراق و دو
رکعت بہنیت استخارہ ادا فرماتے دور کعبت اول خفیف دور کعبت ثانی طویل
بقرارت سورۃ یسین تایر جمیون اول رکعت میں آخر تک دوسری رکعت
میں دعا بر استخارہ پڑھ کر درس علوم دینیہ مثل تفسیر و حدیث و فقہ و عیزہ فرمائی
و معاودت شریفہ بحث و تقریر میں تطویل کی شجاعی بلکہ اگر طالب علم مامل تحقیق بحث
نہ ہوتا تو اسکو انچھے حال پر چھوڑ دیتے بطور سماع کو ظاہر استوجہ اوسیکی جانب
ہوتے باطن اپنی مشغولی میں مصروف رہتے اور اگر خواہاں بحث و تحقیق ہوتے
پاٹکلیہ متوجہ اوسیکی جانب ہو کر خوب تحقیق و تدقیق سے پڑھاتے بلکہ بشر و
جو اشیٰ رجوع فرماتے کلام مختص ریفی دیند خاطر تھا جدل و خصم
بیفاسی طوالت کلام سے قنطرت تھوڑا نگار ضخی گاہ گاہ پڑھتے تھے بعد فرنگ
درس حرم محترم سے مکانکو قشریف لیجا تھے مصروف اذکار و اشغال
و مطالعہ کتب رہنمی بحدہ میں ایں وعیاں طعام نوشتر فرمائیں نہایت قلیل
پاکل تھوڑا دست شریف تھی کہ سہ انگشت سے باہستکی خرد خرد لقمانی نوش
و سر اختم میں کھستے طعام کی بفرزی ظاہر نکرتے بلکہ حمد و شکرا و اکر رے قبل طعام

و بعد طعام دست مبارک دہوتی تا وقتیکہ ہندوستانیں پہنچ برکت پیدا
 نہ کرنے کے عادی تھے جو میں شریفین میں ترک کرو یا اپنے بعده طعام
 بغیر طلب کر کوئی دست انونش کر لیتے بعدہ دعا اور طعام پر قدر بخ مع
 عیال ہمکلام ہو کر اکثر اس وقت مطالعہ کتب فرماتے قریب نصف المہار
 بہ نیت ادا سنت قیلولہ کر کے قبل زوال او ٹھنکر بعد فرانج بیت اللہ
 وضو بمسواک حرم محترم نبوی کو تشریف لیجا تھے معمول حرمین شریفین
 کہ بمحروم زوال اذان خلہر ہوتی ہے آپ چار رکعت فی زوال ادا فرمائے
 جماعت اول حفت کی اسوقت ہوتی تھی باقتدار امام حنفی خاذ خلہر اور
 صاف میں پڑتے ماسووا صبح کی اول جماعت حنفیہ کی ہر چار رکعت مدینہ میں
 میں ہوتی ہے قبل فرضیہ خلہر چار رکعت سنت و بعد خلہر چار رکعت بدیکلام
 ادا کرتے بعد عرض صلوٰۃ وسلم مکان کو تشریف لیجا تو دعا سے
 حزب الجہاد پر کہ تلافت قرآن شریف فرمائے مریدین ختم خوانی
 وقت خلہر میں خواحوال حضرت مصنف میں مذکور ہے ہیں مصر و ہوئے
 بعد امام حنفی توجہ حاضرین کو دیکھ پڑے درس شروع ہو جاتا صبح
 اکثر درس حدیث یا اصول حدیث معمول تھا اسوقت درس فتنہ و فرقہ
 و لصوف مثل مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ
 حنفی و مشنونی مولانا روم دعینہ ہما فرمایا کرتے تا اذان حضرت علیہ السلام
 حرم محترم میں تشریف لیجا تھے چار رکعت سنت عصر پر کہ نہ کام
 اولی اول صاف میں ادا فرمائے اکثر دعا و فرات حزب الجہاد و عصوف

وسلام مکان میں تشریف لیجاتے تھے اہل و عوام طعام تناول فرما کر
 بہت جلدی مراجعت حرم محترم بنوی میں فرمाकر گاہر وضنہ جنت میں
 قریب وضنہ مقدسہ یا مواجهہ شریفہ میں مراقب تاقریب غروب رہتے
 قبل غروب مشغول استغفار و ادعیہ ما ثورہ وقت مسائیعنی شام ہوتی نماز
 مغرب صفح اول میں جماعت اعلیٰ میں ادا کر کے بعد دعا خفیف و رکعت
 سنت مغرب پڑتے بعد سنت چہرہ رکعت صلوٰۃ اوپین پڑکر بعد عرض صلوٰۃ
 وسلام محل حلقة توجہ مسجد لشیر میں تشریف فرمائے کر مشغول اور ادھر
 دشجرہ طیب پیران بکار واذکار ہوتے مریدین ختم خوانی بعد مغرب میں جو
 احوال حضرت مصنف قدس سرہ میں نذکور ہوئی مصروف ہوتے بعد نہیں
 آپ القار توجہ وضیو ضات تا اذان عشا فرماتے بعد ازان صفح اول
 میں تشریف لیجا کر چار رکعت سنت عشا ادا کر کے منتظر صلوٰۃ تشریف
 رکھتے نماز عشا باقتداء امام اول پڑکر سنت دو تر و رکعت نشستہ
 ادا کر کے حزب الجھر پڑکر بعد عرض صلوٰۃ وسلام مکان کو تشریف
 لیجاتے مشغول اور ادھر شریف ہوتے قبل از حلقت بچپ دسال بعد عصر
 طعام تناول فرماتے ہو عادت قدیم بعد نماز عشا وقت طعام تہا جن
 ایام میں کہ بعد عشا وقت طعام تہا بعد عصر درس فرمایک ساعٹ
 شریف یا روضنہ جنت میں مشغول مراقبہ بجنور حضرت رسدر حالم صلی
 اللہ علیہ وسلم رہتے بعد تلثی شب استراحت فرمائی جب تلثی شب
 باقی رہتی بسدار ہو تو وقت استراحت کا ایک ثلث شس ماہ ستر

بھی لمہ تھا اور عجیب تھا تو وہ ہر وقت موافق کتاب تھنھیں جس میں پڑھنے ہوئے قریب کو
یاد نہیں کہ نماز تجوید حضرت اس فریضیں گاہیں موقوف ہوئی ہو علی ہذا القیاس
جمع اور ادوات کا لف و ادھیسہ اثرہ و تلاوت قرآن شریف و ذکر لفی
اشبات و تسلیل سماں و غیرہ ہو سمول تھواز صفر سن تا آخر حیات سفار و
حضرت گاہیں موقوف نہ ہوتے مگر شدت مرض میں شاذ نادر فوت ہو سکتا
احتمال ہو جو سمل اختیار کرتے وائی تھا بھی اوسمیں فتو واقع نہوتا مرض
مبارک میں بعد مغرب بستم او رحلتہ توجہ منعقد نہوتا ہتا مگر ختم شریف
صلوٰۃ تجویض بعومن ختم مغرب ختم ٹھہر میں پڑھا جاتا تھا تراویح میں یعنی
ختم قرآن شریف سمول تھوڑہ عشرہ میں ایک ختم پہلے عشرہ اور آخر عشرہ
میں بذات خود پڑھتے تھوڑے سیانی عشرہ میں فقر رامہ کا قرآن سنتے تھوڑہ
عشرہ آخر میں اعتکاف کرتے تھوڑے مگر نہ ہر سال دو رکعت تجویض الوضوء
المسجد ترک فرماتے تھوڑے مگر بعد سبقت سلام احباب دعوت عبادت
مراعین تشیت عاشش شیوه مرعیہ تھوڑی گیارہوں ماہ مبارک ربیع الاول
سمول تھوڑی نیاز حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم گاہیں طعام
نہایت عمد لفیس لذیذ پر گاہیں شیرینی پر دلوتے محفل مولد شریف بھی
سنعقد فرماتے تھوڑے مولد شریف اردو و مصنفوں والد ماجد لعینی حضرت مصنفوں
بنات گرامی خود پڑھتے تھوڑے گاہیں بربان عربی بھی استعمال کرتے بعد تمام
مولود خواہی زیارت میں مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سو مردمان حاضرین کو مشرف فرمائے یہ مولیٰ مبارک شیخ فتح جہان

کہ قطب مکہ مکرمہ عنان خلفا رہ حضرت شاہ علام علی قدس سرہ کو تھا اپنے پیر و مر
 کیوں اپنے کہ مغلیہ سی بھیج تھے حضرت شاہ علام موصوفؒ کے جد امجد حضرت شاہ
 ابوسعیدؒ کو پہنچا اور نے حضرت مصنفؒ جد امجد حضرت شاہ احمد سعیدؒ
 کو پہنچا اور نے والد امجد حضرت شاہ عبد الرشیدؒ کو پہنچے حضرت شاہ لکھڑا
 اس نقیر راقمؒ کو پہنچے زمانہ حضرت شاہ صاحب تبلہ سوکل بزرگان طہریؒ
 کہ مجدد او قطب بخوبی اپنے اپنے زمانہ کو تھے گواہان عدل صدقۃ کیوں
 شریفیہ کے ہیں کہ یہ مولوی شریفیہ اخیزت صدی امام علیہ وسلم کے ہیں ان
 للهُ أَكْفَلُ أَنْفُلِ خلقِ خدا بِيَ شبَّهَ ذَاتَ الْأَكْرَمِ بِهِتَّارَ ذَوِ الْمَكَانِ
 باشد سریکیک ہوئے تو ہدیہ معمول تھا ہر سال میں آٹھہ عرس شاخ کرامہ و ابادہ
 عطا میوم مقرر رحلت کرتے تھے حضرت خواجہ بہادر الدین نقشبندیہ حضرت بخشیت
 استقلین سید عبد القادر جیلانی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی بن عجرۃ الونقی
 حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت مرا منظہر جان جاناں حضرت شاہ علام حضرت
 شاہ ابوسعید حضرت شاہ احمد سعید رضو اللہ تعالیٰ عہم معمول اعواں میں تکور
 تھا کہ مردم جمع ہو کر اول سیپارہا کو قرآن شریف پڑھتے بعد ازاں جنہیں حفاظ
 آیات قرآن شریف از بر پڑھتے مدینہ شریف میں عرس الجلو راہیں حرمنیں پڑھنے
 معمول تھا کہ بعد قرآن خوانی ایک شخص عمدہ و قابل اہل مدینہ سوکھ خوش آزاد
 و خوش لکھن ہوتا تھا بنا قلب بربان عربی اوس بزرگ کے کہ جسکا عہد ہوتا
 با راز بلند پڑھتا اور اوس کتاب میں فضائل جمیلہ و مناقب حمیدہ و عمدہ
 حالات دکھرا دا رہا تو بزرگ کے مذکور ہوئے تھے بصر اق بذریعہ الصالحین قنزل

الرحمنہ یعنی ذکر صاحبین سمعت نازل ہوئی ہر بحدہ دعا میں حاضرین فرمائی پھر
 شیرینی تسلیم ہوتی جبکہ دہلی میں تشریف رکھنے والے عوسم حضرت خواجہ بانی باشد
 نقشبندی و حضرت خواجہ عین الدین حبیشی و حضرت قطب الدین حبیشی و حضرت
 نظام الدین اولیا حبیشی و حضرت خواجہ محمد زیر محمد دی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 بسہرائی والد ماجد یا بذات خود تشریف لیجا تے تھوڑی مدنیہ شریف میں سید الشہداء
 حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے حرم میں گامرو تشریف لیجاتے تھے
 بعض مسائل کہ معمول بہا آکے اور اپکے والد ماجد حضرت مصنف
 قدس سر ہماکو تھے بنظر رفع برادران تحریر کئے جاتے ہیں مسئلہ رفع
 سایہ میں رفع اور عدم رفع دونوں قوی موافق مذہب حنفیہ کو جانتی تھے مگر
 ترجیح رفع کو دیتے تھے کہ معمول بہ آپ کا تھا۔ مسئلہ سرد دناب مکرات
 شرعیہ عیدین و غیر عیدین میں قائل جواز بلا کراہت تھوڑی مسئلہ عمل شایخ
 کرام بلکہ جمیع موسینین کار و زوفات میں ہو یا غیر و زوفات اس طریقے کے صحت
 جس ہو کر قرآن تشریف پڑیں یا بغیر التحادیجیت بعدہ طعام یا شیرینی وغیرہ
 تقدیم کریں ثواب قرارست و طعام وغیرہ روح کسی بزرگ یا کسی ہون کو ہو گیا
 مستحب ہے تھوڑی مسئلہ استعانت و استداد اولیا ام حاضرین و خابین
 جائز ہانے تھوڑی مسئلہ چادر دالنی قبور اولیا پر اور ہوں کہنے مبدل سمجھتے تھے
 مسئلہ نہ ایسا رسول اللہ یا بنی اللہ یا ولی اللہ درست ہتھ تھوڑی مسئلہ اول
 یا اندماں حضرت مصنف قدس سرہ نے اپنی کتاب حق ابیینہ میں خوف بدمل
 لکھا ہیں۔ مسئلہ مولود تشریف پڑھنا وقت ذکر و لادت تشریف اقام کرنا تھا

مال پر
باب اللہ
حضرت
عین
اسود
تے تک
نف
رض
بر
بدر
شان
صلی
غیر
وچھیں
بین
بھر
عل اور
میں
ل تھے

بڑو جو جو جو حضرت مصنف کا امداد ہو وہ وہ ہمارے میں رسالہ خاص ہے اس
فیض نے بھی اسکے لئے مختصر معرفہ مدلل اشارات امریں فرم کوئی نہیں لکھا ہے مسلم
سماں سوتی کا اشارات اقوال حضفیہ سو کرنے تھے ہو۔ سلمہ قائل بخات ابوین کریم
احضرت مسیلہ اللہ علیہ وسلم تھو بلکہ قائل بخات جمیع ابار و امہات تھو۔ سلمہ
بدعست حسن کو، اخلاق سنت جانتے تھو بلکہ فرماتے کہ حضرت مجدد قدس سرہ
کا بھی ایسی مذہبی سلمہ شغل رابطہ کہ عبارت القبور صورت شیخ سے ہو
ستحسن فرماتے تھو حضرت مصنف نے خاص رسالہ اشارات شغل رابطہ زبان
فارسی میں مدلل بحثاب سنت و اقوال سلف لکھا ہے واقع نے تربیت خواہش
بپڑا پلی ہر میں شریفین یعنی عربی کر کے چھپوادیا۔ سلمہ فرماتے تھو کہ
اقوال شہود مردم کہ حضرت مجدد منکر تو حید وجودی ہیں بالکل غلط ہے بلکہ حضرت
مجدد قدس سرہ کا مقرر تو حید وجودی ہیں نہ ہو راستہ اسکا و لا یت صفری میں کہ مبدأ ایضاً
اویں تعلق بعلیفہ قلب ہے خسر فرماتے ہیں سالک جو ولایت حضرتی میں ہو، اور
اسار تو حید منکرش فہیون وہ تلقیط بالفاظ تو حید حالت سکر وستی میں کر کے
فی الحقيقة تبیہ پہنچاں کو مخدود رہ جاؤ اوسکو معدود رکھتھو تھو اور جو شخص بغیر بحث
تو حید تلقیط بالفاظ تو حید کر کے اوسکو بزرگ اجا نتے ہیں کہ خلاف شرعاً ہے
شہود تو حید شہود دیکا و لا یت کبھی میں کہ ولایت انبیاء و مسید اربعین اجنبی
علیہم الصلوات و السلام ہے، فرماتے ہیں اور مرتبہ تو حید شہودی کا اعلیٰ
کیوں افتن عاہدتاں قردن شکستہ دستابی شرع ہے سلمہ سنی اس قول
حضرت مجدد و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مجدد حرام سال حید احمد گشت بیان

کرنے ہو کہ مراد ہر دو حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں حقیقت محمدی اور حقیقت
احمدی یعنی حقیقت محمدی بعد ہزار سال کو اپنے مقام سے خود ج کر کے حقیقت احمدی
میں مندرج ہو گئی چنانچہ مکتوب اس حضرت مجدد میں یہ ضمناً صراح موجو دہیں یہ پڑھنے
نہیں ہیں کہ مراد حضرت مجدد کی احمدی سے اپنی ذات ہو کہ بعد ہزار سال کی محمدی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد کے نام حضرت مجدد کا ہر ہو گئی استغفار اللہ و اتواب اللہ
یہ بڑی غلطی اور افتراء حضرت امام مجدد پر ہے مسلم فرماتے ہو حضرت امام
محمد قدس سرہ نے وجد و تواجد سے جو منع کیا ہے مراد اوس سے وجد و تواجد پر ہے
ہر جیسے کہ فی زمانہ الگل شایخ و مرید ہیں ہے کہ تحفل اعاعش وغیرہ میں وقت سے
وجد و تواجد و قصص کرتے ہیں حال لاتے ہیں حاضرین مجلس اونکی تبعیت کرتے

ہیں یہ ممنوع ہونہ وجد و حال بے اختیاری کہ ہمارے حضرات نقشبندیہ مجددیہ
کو نزدیک سلم و مقرر ہو و ہجہ بے اختیاری کو حضرت امام محمد و جابر و محسن جائی
میں چنانچہ نقول وحدتے اختیاری کو کتب حضرات مذکور ہیں میں موجود ہیں
ایغیت حال ان بزرگوں کی ہزار تاریخ و رقص اس کی مانند نہیں ہے حال استہدا
و ضمحلہ ہیں بس کرتے ہیں سماع انوار قرآن اور لذت انکی نماز سرکشیوں اتنا
اتباع سنت و اجتماع بدعت و امر بالمعروف و نهی عن المنه کرنے سے
اتباع نہایت بلند و بعلیٰ عالی ہے مثل حالت صحابہ کرام رضوانہ اللہ تعالیٰ عنہم
بڑے دوستین میں بشارہ تجلیات ذاتیہ بلکہ بالازان خوش نو دو خوب نہ کریں
سکتے کہ دریثرب و طحا زدنہ پا نوبت آخر ہے بخارا زدنہ پا حضرت مولانا
جامی قدس سرہ نے خوبی ہر سے نقشبندیہ عجمی فلکہ سالار کند پا کہ بزرگ ازرا

حدی اور حقیقت

حیثیت احمدی

دہلی سعید

علی محمد

و اتوہ الیہ

ت امام

تو احمدی

ت سعید

ت کرتی

تم مجددی

حسن جانے

جو دہلی

س تہذیب

بوجہ انکا

بی سبب

س نہم آن

ت پریز ان

بہلوانا

درہ

پہنچان کجرم قافیہ را پڑا از دل سالک رہ جاذبہ صحیعتان ہے محبر دوسو منہ خلوت
 و ذکر حپله را پڑھ قاصری گر کند این طائفہ راطعن و قصور پڑھا شش لشکر کے برآرم
 بزرگان این گلہ را پڑھہ شیران جہان ابستہ این سلسلہ انهن پر وہ از حیدر چپان
 بگسلسلہ این سلسلہ را پڑھ قدس اللہ ہر آر ہم و افاض علینا انوار ہم - حکم عمر شریف
 حضرت والد ماجد قدس سرہ کی قربی پچاس کو پہنچی آفتاب رسید وہ میت ہماں
 ترویج داشاعت پر اضف النہار کو پہنچا یعنی مردم اطراف وجوانب جہان بیو سط
 و بواسطہ لا عقد ولا تکمی فیض توجہات و شرف اجازت و خلافت کے بہرہ یا بہرہ
 جو حق اگر وہ گروہ دست شریف پر داخل طریقہ ہوتے تو حلقة ہر سو قت
 میں صد کس کے زیادہ بہرہ استفادہ حاضر ہوتے تو خلفا آپ کے اشاعت طریقہ
 شریفہ سے عالم ایل عالم کو منور کرتے تو شوق لقار الہی و دیدار حضرت رست
 پناہی صلی اللہ علیہ و آله وسلم آپ پر غالب ہو اول فیض منزل جلوسی رو
 گردانی کر کے خلوت کا طالبہ اجتہاد عبادت و کثرت اذ کاری و اوراد و وظایا
 فرمانے لگے تلاوت قرآن شریف اول سے زیادہ فرماتے تو اور اسی مجموعی ہر جو
 و دعا بریفی درود کبریت احمد پر اور اوراد اضافہ کے با جملہ کوئی تحریک کوئی
 طاعت و عبادت کے خالی تھا حضوری حرم محترم بنوی والتزام جلوس قریب
 سلطہ زیادہ کیا بلکہ حلقة توجہ وقت ظہر بھی کہ قبل ازان مکان میں مسحول تھا
 حرم محترم بنوی میں فرماتے تو خوش شش سال قبل از حلت ہر سال حج کو
 تشریف ابجا تو تھوڑا قم بھی ہم کاب ہوتا تھا جب حکم شریف پورے پچاس کی
 بھولی اکس سال میں جو حج کیا بھال استمار اور فنک میں مصروف ہے فرقا

کو بھی انتہام کا امر رہا یا کہ ہر شخص سے ملائحت جہادت کو کام نکرے البتہ
ضرورت بلکہ کسی کا ذکر خواہ بخوبی خواہ بہ بڑی نہ کرے اگر کرم او پر جرمانہ تصریح
رہا یا تھا اسی حاصل دو اور ہم ماہ مبارکہ کی انچھے قریب عصر مقام مناسی مکہ مشریق
و تشریف لے کر اقام سطور بھی تھا ایک شدید میں سوار تھا آنحضرت و سرورد
و شادمانی پر ہر نو راتی پر طاہر دیکھتا تھا سینہ دہم کو فقیر نے حساب شاد سابق خلوت
میں اجازت سفر طلب کی یعنی عرض کیا فرمایا تو عنم کر دن والا پسخ غمیت
فرما یا پسخ غمیت کروز مذکی کا اعتبار نہیں بعد و ورز کے بھی واقعہ
پیش ہوا اسی وقت خط بہت شریف بنام نواب کلیت خان مرحوم کہا کہ
قصیم و پیہ اہل حرمین شریفین فقیر سے مکن نہیں فقیر نے اپنی ذات کو وکالت
سے خرچ کیا اور مجدد مقرر کرو ده قصیم کرو یا چنانچہ وہ و پیہ بعد انتقال
حضرت رامت نے قصیم کی شب چمار دہم کو مراجع مبارک ہیں کمیت مرض
طاخہ بخوبی بعد حلقة صحیح قبل از وقت قیام مکان میں تشریف یہ گئے فقیر رام
حاضر ہو اکیفت مذاج دریافت کی فرمایا صراحت بخوار درود سے ہے وقت
سرما آنحضرت طعام کیوت تو شفعت بایا بعد نماز طاخہ بخوار درود حضرت فی کی تا
غروب بہت شدت بخوبی فقیر نے جو چند دستر طلب کیم اور معاجمہ کو وضاحت
راضی نہیں آخر بطور خود بعد غروب عالم کو بلوایا اس شایین پاشویں سے ادویہ
بخوبی کیا بھال لیں اس وقت قدر تا حدیں تہلی فرمائیں استغلال اور از
اول بمرض تا آخر بھر کرنے پر مدد پا کر دہم و درود پا نزد دہم بخواہی شریف
رہی کریں ہی فقر اوری اسد درج ہے کہ ملائحت بیان نہیں باہجو دھمال نہیں

الابدا

انه مقرر

خلطت

سرور

قطط

اعز

بعد

ماكرو

وکات

تعال

رض

نراقم

قت

کی تا

نکت

دوہم

پان

سد

لطف

لطف

لطف

لطف

انہایت تحمل فقیر کو یاد کیں کہ پڑی سند مرض میں آہات کی ہی ہواں تحدت میں
 پڑی زبان مبارک سوت مرض کی نہ کجی بلکہ آہ بھی نہ کی مگر بقیر ایک بدر جمہ غایت
 ایک شب روز و نصف شب روحی نصف شب شاشا نزد ہم روز پا نزد ہم سے بد
 مبارک سرد ہو گیا تھا مگر دماغ پر صدمہ خطاہم تھا پار پار دست مبارک سے سر کو
 پاٹ لیتے تھوڑے خارات جسیج جسم شرفی کے دماغ کو صعود کر گئے تھوڑے نصف شب
 شاشا نزد ہم وہ کرب بقیر ای بالکل مفتوہ ہو گئی مراجع مبارک کو سکون حاصل ہو
 لیکن نصف انہایت تھا کہ طاقت کروٹ لینے کی بھی باقی نہیں تکلم بسیہ
 دماغ کے بہت کم کرو یا تھا آخر شب میں آیت شریفہ من کان میسح علیہ السلام
 فَإِنَّ أَجْلَ اللَّهِ لَا تِ هُزَبَانِ مِبَارَكَ سے بمحال شوق پڑی کیفیت فتح
 و سرد چھرہ نورانی پر ظاہر و باہر ہو گئی اور یہ کچھ طور تھا اور یہ کچھ حال تھا بھا
 بشا شست و انہایت شادمانی دست مبارک اوہا اکر بجانب شہرو داشتار فرمائے
 خندہ زن ایک ایسے کہ دنیاں مبارک غلام جو کہ تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
 بطور سابق پھر اشارہ کرتے خندہ زن ہوئے یہ کیفیت صتوالی و صتوائزی رخ
 شاشا نزد ہم و فضیلی بعض اطباء نے مشورہ علی کا دیا فقیر ہر چند مانع ہوا کہ اب
 فتح ب تعالیٰ تھی نہیں ہے جسیں دریگان شکست کو رکھیا ہے ابتدہ عاجز ہوا بلکہ حضرت
 نبی پھر کشیدن شاستہ کے پھر ہوشیاری ہوئی بذات تعریف خود اشارہ سے
 پیغام شریف کو احمد کر کیا تھا نبی ایک ایک بچہ دیکھوں ہوئے کو دوڑا
 اور پس پر ایک بیوی ایک بیوی کو نیک ایک بیوی ایک بیوی ایک بیوی ایک بیوی
 دست مبارک سے بزرگ آئے سوہنہ ایت کران گزنا یا وجود بمحال نصف دنہایت

نقاہت کے جسم شریف حرکت نکرتا تھا خادمین بوقت ضرورت حرکت دلاتے تھے
آجھے دکھرے ہو گئے زیر پلزگ اور ترکریروں اوس مکان خاص کے تشریف
لیکے سب حاضرین متوجہ تھوڑی قوت روچی سے بطور کرامت یہ حرکت ظہور میں اُن فی
فقیر ہر چند عرض کرتا تھا کہ حضرت میں طاقت رفاقت کہہ زبان مبارک
کچھ اشارہ سے ایسا فرمایا کہ یہ امر خلاف مرضی واقع ہوا اس ضعف عظیم میں
یہ حرکت قوی جو واقع ہوئی غشی بشد طاری ہوئی فقرہ کو گھمان قوی ہوا
لہر منحطفہ جسم شریف سے پرداز کر گئی مگر وہ غشی انک مدت میں زائل
ہوئی حالت سابقہ فرخت و سرور و خذن زنی نے عود کیا کیفیت مرقوں میں
جو نائل کیا ایک نکتہ پایا یعنی منظور آئی یون تھا کہ مثل طہارت باطنی جسم شریف
بھی بال محل مطہر و مصطفا ہو کر شرف لقا سے مشرف ہو چنا چکے بعد تھوڑی ریز
کو آپ کو حاجت بیت الخلا ہوئی کمی بار عقد د قیام کیا لیکن بیب شدت
ضعف قیام نکر سکتے تھوڑی فقیر نے مکر عرض کیا کہ یہیں رفع حاجت فرمائی تو
قبوں نکیا آخڑا اسی حالت ضعف میں اوٹھو فقیر نے نقل جسم سارک آپنے اور
لیکر تا محل چوکی پہونچایا آپنے رفع حاجت کی فضله نہایت قلیل تھا جسم الہ
اوسمی سے بھی پاک ہو گیا کمال استقامت اسکو کہتے ہیں کہ طاقت جنیش نہی
مکر رفع حاجت اور وقت میں بھی چوکی پر کی و قت قریب نہ تھا تھا حالت فرج
و سرور و خذن بطور سابقہ تھی مردمان حاضرین شدت حکم فراق نے
و گریان تھوڑا کمال قرب نہ لقا رہا نظر اوس شاہزادہ تجسسات ذائقہ و ظہور ملکہ
حست و ار وا راح تقدیم سے محطرہ ابا عظام و مشائخ طلاقہ سے نہایت خذدان و

شادان ہو گویا یہ رباعی این یکین فرخاں آپ ہی کیوں سطھنے کی ہی رہا
منگر کر دل این یکین پر خون شد بنگر کہ ازین سرائے فانی چون شد
صحف بجھ و پابر و دین بدست پاپیک اجل خند زنان بیرون شد

اور کسی نے بھی بصدق حال سانپھم کریا ہو جیا داری کہ وقت زادن تو پڑھ
بھی حشد ان بدند و تو گریاں ہی آنچنان زی کہ وقت مردن تو
تھے گریاں بوند و توحش دان اسی رباعی کو حم اکبر شاہ محمد عجم بحوال
حضرت واپسی میں بجالت کریا باواز بلند پرستے تھے ہو چونکہ مکان نہایت متصل
حزم محترم تھا فقیر رئے نماز ظہر گیا بحوال بجلت حاضر ہوا و یکجا کہ یہاں معاملہ
دوری دو رو گھیا ہر کثرت درود تجلیات فاتحہ حضور بلاگہ کرام وظیور ارواح
طیبہ شاہزاد عظام سے مکان منور ہو رہا ہے بلکہ دریا کے فیض و بکات جو شر
زن ہو حالت سکرات ہو حضرت لذت مشاہدہ بحوال مقصودین مستقر
ہیں کثرت بھوم ضیض تجلیات کے ہر سن بخود دمدہ ہو شے نہ کوئی کلک طیبہ پر تکام
نہ سورہ لیلین حب طہورستی ہونام کا سکوہ ہوش رکے باعملہ وہ وقت نہایت
محب و بغاوت خوب تھا حاضرین کمال اندوہ و نہایت صدہ نہ حم فرائی
چشم پر آب جگروں کیہہ دل کھاب تھے حضرت جلوہ محبوب حقیقی کہ تناز
کام عمر کی تھی دیکھا شاد شاد اور محبوب ارز و اوس حضرت مقدسہ سے
فیضیاب درمیان ظہر و حصر و رکش نہ شاہزاد ہم ماہ مبارک ذی الحجہ
ٹھیڈا بارہ سوستا سی مجرمی اس دار بر ملاں سے استقال فرمایا جائیں صل
محبوب حقیقی پیدا افأ لله و رانار الیک ہے سر جمعون میں ان قالی مفت مفت

شاہ محمد نظر و جمیع تعلقین و مریدین اس صدمہ جانکاہ سو کھال مضری نہایت بخرا
 گریان و نالا ان تھوڑے حضرات مذکورین با وصف استقامت و تکمیل پاواز گریلے فرمائے
 نماز جیسا زمانہ غائب بعد نماز جمیعہ بوجب مذہب شافعی مدینہ شریف میں بھی خلاصہ
 وکثرت از دحام پڑھی تھی بہت مردم خواب میں بعد وفات شریف زیارت
 شرف ہو کے حضرت عجم شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے میں نے دیکھا کہ آپ
 کے سکھان میں تشریف لا تمجھے فرماتے ہیں قرآن شریف کہو لو سورہ قدس
 افلم الموصیون ہ نکالو بوجب فرمانے کے میں سورہ مذکورہ نکالی پڑھو فرمایا
 کہ شریع سورہ سے پڑھو اول سورہ سو میں پڑھتا ہے آپ سختے تھے اور اپنے
 اولیاء کو اس کو
 تک سن کر فرمایا بس کرو اور تشریف لیجئے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مع منیر
 کو ساتھہ اوصاف کمال کو ذکر کیا ہر جنکی جزا میں آیہ مذکورہ قرآن شریف میں شاہ
 فرمائی یعنی اون سوین میں کیوں سلطنت میں عزت اور بزرگی ہو اور مستحق دراثت
 فرد و ملک اسیں حضرت نے اشارہ مصدق ان آیات اور جزا کا اور عزت و دراثت
 جنت ہو وہ کس کی اپنی ذات گرامی کی طرف فرمائی راقم سوتھہ آتش دوری کو اپنے
 دیدار فالنس الانوار سے سرور فرمایا اچاہت سخن دی کہ تین روز قبل انتقال منع
 کیا تھا اور فرمایا تھا بعد دو روز کیا دا قصر در پیش ہو مراد واقعہ سورہ حالت تھی
 بطور کرامت کے سعی فرمایا تھا سر ضمی اللہ تعالیٰ عنہ و حصننا و مختارہ و بركاتہ
 و حسن کافی ذریتہ و حسن کافی ذریتہ و حسن کافی ذریتہ و حسن کافی ذریتہ
 سید الہیں و الحجات علیکم و علی اللہ الفضل و السلام ہے ام

آلام ملان تائیخیہ ای اسقای عربی و فارسی بہت ہیں چند تاریخیں لکھی جاتی ہیں تا
 تائیخوں کی فہرست کان جناتِ النفیم ستوادہ تاریخ نظورہ حضرت ہم شاہ
 محمد عمر حمدہ اللہ علیہ سے عبد الشید شیخ وقت پسونے گجان رکھشیں برد پڑے
 گفت عمر سال تحریل پا شیخ زبانہ ہر مرد پر تائیخ دیگر نظورہ فقیر اقام سلطان
 سے حضرت والد شاہ عبد الشید پا ائمہ بود قطب بیرونی خ صرفت پا شافعہ
 از ما جو چ بود کہ رفت پر روح پا کشن در گجان با مرست پور معاشر
 اہم المؤذین پا گشت بروفون آن رفیع المثلث پسال رحلت چون
 دل من خواستم پا گفت گو حصوم نیکو آخرت پا فضل ساتوین خلما
 کرامہ واصحاب عطا نام کی حال میں مخفی نہ ہو کہ خلافت یا فتویٰ
 اجازت بر سیدہ بہت ہیں مگر احوال میں تفاوت واقع ہوا الفاظ اتنا سبب احوال
 شد بحال ہوئے حضرت جدا مجدد اور حضرت والد ماجد قدس سرہما اجازت
 و خلافت کو مشروطہ بشرطہ تجوہ و شروط القائم وزیر طلاقیت است
 و اتباع عسنت و اجتناب پیغمبر میں ملائیں اذکار و مرافقاں و اعراض از دنیا
 و اہل دنیا مگر بقدر ضرورت و کمال احتماد و محبت پیران عظام ہیں جس شخص
 میں فتویٰ مشروطہ ذکور ہیں ظاہر ہو تو افرمائی تجوہ کہ اجازت و خلافت مشروطہ
 بشرطہ ہی اذ افات الشرطیات المشروطہ فقیر نے خلفاء حضرت جدا مجدد
 حالات باب اول کی ساتوین صلی میں ذکور ہوئے اور خلفاء حضرت والد ماجد
 و بیجوہ ہیں اکثر مشروطہ ذکور ہیں پورا پایا صاحب عالات بلند مقامات اور حبیبہ
 پیغمبر مسیح اصلی خدا علیہ السلام صرف رہنماء حمدہ اللہ علیہ السلام حضرت والد ماجد

خلفاً میں جملی سببت یہ الفاظ تحریر ہوں کہ بت مقامات کی حاصل کی یا سلوک
 تمام کیا یا جام کو پہنچایا یا سببت مقامات احمدیہ کی تا انہما حاصل کی مراد
 سے یہ ہو کہ حضرت والد نے جمیع مقامات نقشبندیہ مجددیہ میں توجہات دیکھ لکھ
 تمام کر کے اجازت و خلافت کے مشرف فرمایا لیکن ایک گونہ مناسبت کیفیت
 مقامات حاصل کی بالترتیب اور مراقبات سببت مقامات کے بہرہ یا بہرہ ہوئے
 اور ہونگے اور جسیکا کہ سلوک تمام ہیں ہر جہاں تک اوسے توجہات لیں شرط
 علم فقیر تصریح کریں گا۔ حصہ ملت اب علیحدہ قیام حضرت والد
 ماجدہ رحمہہ اللہ تعالیٰ بیت عمر نوجوانی میں دست مبارک

حضرت مصنف نیجنی جناب جدا مجدد قدس سرہ پر کی تھی شب روز مصروف
 طاعات و عبادات اور ادانتاگفت و اذکار و مراقبات رہتی تھیں اوقات
 غیرہ مشغول یادِ الہی و مشوباتِ آخرتی و وصول فیوضاتِ مخصوصی رکھتی تھیں
 ہر شب بعد عشا حضرت مصنف قدس سرہ کے توجہ لیتی تھیں برکات توجہات
 علیہ سے ترقیات حاصل حال فیض مال اوس بزرگ نبی عالم تھی و بہرہ
 ملازمت حضرت والد قدس سرہ صاحبِ جلالات مدد و واردات بخاتا تھیں اور
 فرائض و مسنن روایت کیا سفن زواں مثل نازِ تہجد و غیرہ بھی مہما مکن تک نظر
 تھیں بھیت شریفہ مائل رسم و امور و نیوی مثلى عورات زمانہ بالطبع نہ تھی
 بلکہ فہیں گی اون امور کی خلاف طبع محبوبی تھی بالجملہ اوصافِ ستو و عبادات
 محمد و دا اپنے کشڑیں فضائلِ حمیدہ و ماقبیتِ حمزیہ خلیج لزحد تحریر جبار محری
 لشکریہ اپارہ سوچتہ تہجدی مہینہ صورہ میں اتحال فرمایا لیقح تشریف تین دفعہ

A5

B5

A4

بُوئین نورانشہ مضموناً شاہ منصور احمد مجددی رامپوری علیہ
الرحمہ اجل خلفاء و علماء اصحاب حضرت والد ماجد ہیں حضرت شاہ رویقہ
علیہ الرحمۃ کے نبیر، حقیقی نسب انکا بوساطہ حضرت شیخ نعمتی حسینی حضرت امام مجید
قدس سرہ کو پہنچا ہیں بیعت نوجوانی میں بر دست حضرت جد احمدی علیہ الرحمۃ
کی تھی توجہات با برکات کے چند بھرہ یا بہو کے تھو بعد حملت بحد ذات حضرت والد
حضرت ہو یا بارادت صادقه و نہایت رسوخ عقیدت ملتزم صحبت شریف ہوئے
حضرت کی ان پر عنایت خاص و شفقت بیمار تھی حلقة توجہ میں سے کے قریب
انکو جائیدیتے تھو بہت دیر تک مصروف توجہات قویہ و ہمت علیہ انکی نجات
رہتے تھو غالباً تا قریب انہیاں مقاماتِ مجددی نسبت خاندان بھرہ در
غیر ماکرا جائز و خلافت کے فرش کیا نسبت باطن خوب قی حاصل تھی۔
لوگ انکو با تہہ پر داخل طریقہ ہوئے اور برکات توجہات کے فیض خاندان مجیدی
حاصل کیا حافظ قرآن مجید ماهر علوم دینیہ مرآجم اشفاق خلق اللہ
انکو ایسے ہو کہ کسی میں نہیں دیکھی خدمت محتاجان و خربیان مردو زن بہت
قلبی جسم سے زبان کے بالیں سو
و فروتنی و فضائی و مو اخطی میں بے نظر تھو شے ۱۲ بارہ سو ایسا کسی بھری شہر کے
محلہ میں استھان کیا خصہ اللہ پر ضوائیہ و مسکنہ فی چنانہ حافظ خمیل المعنی
مجددی رامپوری علیہ الرحمۃ نسب میں بوساطہ حضرت شاہ محمدی
حضرت امام مجدد قدس سرہ کو پہنچا ہیں بیعت نوجوانی میں حضرت جد احمدی
قدس سرہ کو دست مبارک پر کی تھی توجہات کے بھی مستفید ہوئے تھو بعد

اکثر ملازم توجیہات حضرت والد رہب برکت الفاس طیبہ علیہما تاواز
بہرہ مندر ہو مرد صارح پر بیزگار حافظ قرآن مجید ہو اکثر عمر مدینہ شرمند بین
بمرکی از ہم سعادت حضرت سے نسبت داما دی رکھتی ہو چند سال ہو کہ تھا
جیسا بقیع یاں میں قریب فرار شریف حضرت مصنف مدفن ڈفون ہو کے شرفہ اللہ علیہ
سُقِّیْحَ مُحَمَّدَ یُوسُفَ مُجَدَّدَی دہلویٰ کُمَ الدِّنِ سَلَمَهُ التَّمَدُّعُ
داما د حضرت والد نسب المکابو اسطہ حضرت خواجہ محمد مخصوص حضرت امام
محمد در حضور اشہد تعالیٰ عزیز ہو چکا ہو صحبت با برکت حضرت جد امجد قدس
سرہ کے صغر سن میں پائی ہو بعد انتقال شریف دست مبارک حضرت والد
پر بھیت سے متخر ہو کے حلقہ توجیہ میں حاضر ہو کر بہرہ یا بہوت ہو شوق مطابع
کتب دینیہ تفسیر و حدیث و فقہ و تاریخ و سیر اولیاء و مشائخ صغر سن سے جی
پیغیدہ علوم مذکورہ سو حاصل ہو گئی ہو اسکے نام حضیقی سیدنا ناصر الدین شبرہ
مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی میں پیدا شد دہلی کی ہو بعد خدا تعالیٰ
سال شرف جوار حضرت مسروہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معزز ہے
چونکہ از صغر سن مخصوص صحبت و مودت فقریں بوجہہ مناسیت مذکورہ خدا
ہندوستان میں ساکن طام پور میں اللہ تعالیٰ کمال فضل و کرم سے نعمت
محکوم ع جمیع اصحاب و احباب و عیال معاودت بقیع طیبہ عزیز حافظ
و سلامتی فائز الامر فرماد کہ آئین حافظ امجد حیقوب محدث دی سلسلہ
تعالیٰ انکربرا و حضیقی ہیں حافظ قرآن شریف جوان صالح حضرت خواجہ
محمد مخصوص کے واطہ سو نسب تھا حضرت محدث قدس سرخا کو ہو چکا کہ

نانا اسکے بیڑہ تحقیقی مولوی سادہ فتح الدین در ہر احوال ابا رام کو
شوک ہر باعث تالیف اس کتاب کے ہیں بلیہ پانی پت میں سائیں ہیں
اوّل صلی اللہ علیہ وسلم کے ستماًہماً حما قظ نوارش باقی مجددی رام لوگی
علیہ الرحمۃ نسب میں بواسطہ حضرت خواجہ محمد مصوم حضرت امام تقبی
قدس سر جما کو پہنچ ہیں ہندوستانی حرمین شریفین کو تو بعد حج و زیارت
روضہ مقدسہ حضرت والد کے دست مبارک پر بیعت کی بالتزام صحبت شریفہ
و توجہات عالیہ مقام طلال اسماء و صفات کے دائر اولی ولایت کبریٰ تک پہنچ
ہوئے بعد انتقال شریف ملازم حلقة توجہ فقیر ہے تامرتبہ قوس بلکہ مادہ
ولایت علیا توجہات لیں حافظت جیہہ قرآن شریف ذہین فطیین صالح ذاکر
شاغل تھوڑا خراحال مجد و بحفت ہوئے عین شباب ہیں در بلده بھوپال
عرف رحمنتی آجیا ہو سر جمکہ اللہ علیہ هر زاٹھ تقبی عرف مرقا
شناخچیک دہلوی علیہ الرحمۃ قدمار اصحاب و اجل خلفاء حضرت والد
سمی ہیں اول عمر میں حضرت شاہ غلام علی اور حضرت شاہ ابو معین قدس سر جما
کی زیارت اور شرف حضوری سے مشرف ہو کبیعت طریقت دست مبارک
حضرت جدا مجدد پر کی حسن اعتماد و کمال خلاص از ابتداء رشیاب حضرت
سو صوف نے رہنمہ تھوڑا کثر حاضر خدمت اقدس پوکرستفادہ ظاہری و باظو
کرنے حضرت کی نظر عنایت و کمال شفقت از اول ایام حضوری تا احضا
ان پہ مندوں تھی شل فرزمان مجت فرماتے تھوڑا کم تقرب بادشاہ دہلی کے
امتiaz حاصل تھا با وجود اشتغال امور دینی بحسن تحریرت پر ان طریقہ وصفت

ام اوت و به تیار مسندی حضرت نو صوف ہجھ بعد غدر مرکل ہل و عیال و وطن کر کے
 بہراہی حضرت بحیرت حرمین شریفین کی بھمال قناعت حسن استقامت شرقیار
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خدمت جاروب کشی حرم محترم سوتا آخر دم
 اخراز دوجہان حاصل کیا دائرہ اسماء صفات لعینی ولاست کبریٰ تک حضرت بحیرت
 سوتا سلوک طمکیا بعد رحلت شریف حضرت والد قدس سرہ کی ملازمت حلقة
 اختیار کی سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ تا انہما طمکیا اجازت و خلافت سکشرف
 ہجوں حضرت والد کی بھی انپر بھمال عنایت تھی بلکہ جمیع اعماں کرام و راقم الحروف کی
 حضوریت افسوس ایسی تھی جیسے اقارب فریبہ سے ہوتی ہجھ پر دھ جواب افسوس کی امر کا
 تھا سب کے حرم راز و مختدر رسالت تھے جو امور فی ما بین الکور پیام کر کے ہوتے
 خاص انہیں کی وساطت کے طور ہوتے ہجھ اون امور کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی
 سوتے کرتے تھوڑا آخر خیات حضرت والد استفادہ توجہات و ملزم حلقہات رہے
 بعد انتقال ملازم حلقة توجہات فیضر ہم صاحب فق و شوق ملازم اوز کار و فیض
 و اوراد و خلاف و تلاوت و مستغفار تھوڑا صالح و شقی و مہینہ تخلق بحسن اخلاق و
 اصحاب پیر و صنیع شباب میں بیکھا بعضاً کئت و رسیہ میں سماحت و سو فیض کرتے
 تھوڑی نسبت مقامات نقشبندیہ احمدیہ خوب جاصل تھی راقم الحروف سے بھمال را بعلیٰ
 صحبت ہر بود و نہایت سوانست مودت مانوں تھے کہ تھوڑا کہ اللہ تعالیٰ نے
 بھمال فضل و کرم جمیع معااصد دلی پور کئی ایک مراد باقی ہجھ کہ شرف جو محظوظ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جان تن سو نکلے زیر قدام پیرو مرشد یک یافی
 حاکم و فن ٹران امحاج اللہ کہ فائز المرام ہو کے مدینہ طلب میں انتقال کیا پائیں فرار میں

حضرت جدا مجدد نقیع تشریف میں ہے فون ہو کر برادر اللہ صفحہ ملارجت اللہ بخاری
قد مارا صحاب خاص نیازمن ان راسخ الاعتقاد حضرت والد سعین مدینہ منورہ
میں بیعت دست سبارک حضرت جدا مجدد کی مستفی توجہات ہوئے اوسی زیارت میں
شیفتہ کمال و فریقہ جمال حضرت قبلہ تھوڑا کثرا و قات حاضر خدمت اقدس
مستفی انطار عالیہ و توجہات سامنیہ ہوئے مثل علام خدمت میر بجان و ولی
مصروف رہتے حضرت کی ان پر عنایت خاص تھی بسب فرنگی دوام حضوری
غالباً مشرف بفتا رقبی ہو کر مخصوص وطن ہو جعلہ اللہ سین المقربین ملا نور حمد
غز نوی برادر ملائیخ احمد غز نوی فرزند شاہ گل محمد غز نوی خلیفہ حضرت
علام علی قدس سرہ حاضر خانقاہ دہلی ہو کر بر دست شرف حضرت جدا مجدد مشرف
بیعت طریقت ہوئے ملازمت خدمت و حلقة توجہ اختیار کی سفر صریں شرکیفین
میں حاضر تھوڑا ستفید برکات توجہات رہے بعد رحلت شرف ملازمت تفادہ
حضرت والد ہوئے قریب دو سال بہرہ اندوز فیوضات رکبر تاو لایت کبری
سلک کیا معزز با جائز ہو کر مخصوص وطن ہو کر میں جوانی میں رحلت آنحضرت
کی شرقہ اللہ پوصالیہ ملا محمد تاج الدین قوقدی اکابر خلفاء و محدث
اصحاب حضرت والد ہیں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے تو بعد حج و زیارت روضہ مصلی
دست سبارک پر بیعت کی چھ سات سال ملازم صحبت شرف تھے حضرت
انکے حال پر علیت خاص تھی توجہات قویہ بلیغہ سو معزز فرماتے ہو سلک
باطن انتہا کو پہنچا کر نسبت مقامات احمدیہ کی انجام تک حاصل کی اجازت و خلافت کے
شرف ہو صاحب جلالات بلند وکیفیات ارجمند و واردادات بمحی و غیب نسبت مقامات

بلکہ ہر مقام کی فرداً غرداً اُنچی تھیم و اور اُن میں اُنی تھی جاذبِ عشقِ الہی سچے کرم چوں سے بھیت
 و مخنو۔ باداً قربت ہو کرست ششغمال دلو اطبیت اُذکار و مراقبات سچے قلب پر از اسی
 و اُن دریہ تھا تھا اصحابِ ذوقِ انہی کیفیت باطنی سکونیت مخلوط ہوتی تھی علومِ ظاہری
 پائیں اس تھے اور بلند حکم تھا بعض علوم دینیہ خصوصاً القیوف حکمرت کے استفادہ کو کیا تو اُن
 وجہان قریب برپہ کشف تھا بعد حادث حضرتِ حمالک روم و شام میں بہت لولگی
 تو حصال تھے ستونِ فتوح ملکیہ نقشبندیہ مجدد دیر ہوئی عینِ شباب میں شرفِ ایسا ایسی
 سکشوف ہو گیا تھا ملکیہ اصلہ پاچ مرحلہ مدینہ طیبہ سکونیت مدنون میں نورِ الشفیعہ
 مولوی فیضِ القدر بہاری عمدہ خلفاء و اشرف اصحابِ حضرت والدیہ میں
 بعدِ حج و زیارتِ روضہ نقدسہ دستِ بارک پر بیعت کی جامع علومِ تعلوں تعلوں
 حاوی فنونِ فروع و اصولِ حضرت کی انکو حال پر کمالِ عنایتِ مبدول تھی بہت
 دیر تک توجیات بلیغہ سو سرفراز فرماتے تھے صحبت اور اُن وجہانِ قریبِ مرتبہ کشف
 تھے حالاتِ مرید و مکح حضرتِ ولنے دریافت فرماتے تھے بیان کرتے اوسکو صحیح کہو تو تھی پہنچ
 دستِ اتزامِ تعلق توجیارت کر کے سلک طریقہ احمدیہ قریبِ بجام طریقہ احمدیہ مخرب زبان
 و خلافت ہے کو حالاتِ باطنی انکو بہت اچھو تھو تقویٰ لنسیتہ ذاکر شاغلِ ترقیِ صائمین
 سلکِ مہربہ الاصلاق صاحبِ حالاتِ اصلی و دارِ ذاتِ کمال و کسبِ تحریکِ نفعِ اللہ عبادو
 و معاشرِ فہریٰ مسلمین سیدِ عبید احمد بخششانی اجلِ خلفاء و اُنملِ اصحابِ حضرت
 والدین اشرفِ سعادت و الاشیان و خلیفہ مشائیخ دیارِ بخششان شہرِ نہ کوئی
 سارِ محنت ابارِ احصار و پریشان تھو مرجِ خلائقِ خواص و خواصِ بادشاہ بخششان
 سرپری اخلاصِ خلیفتِ الائمه اور اصحابِ حضرت جمیع زادتِ روضہ نصر لقصیدہ

بخاری

بنہ منورہ

کی زبانی

اقدام

دول

حضرتی

لام اور

حضرت

مشوف

لطفیہ

مدادہ

بری

غرت

حمدہ

معجزہ

عکی

بلک

نے

ملاقات حاضر خدمت حضرت ہوئے بھروسہ حضوری مقعد کمال و فرنپیتہ جمال ہو کر
 نسب شیخت ترک کیا رشته مریدی گردی ارادت میں حکم باندا دست سارکہ
 بیعت کی منظور عنایت عالی و توجہات سامی ہوئے حضرت آنکھ حال پر کمال شفقت
 و نہایت محبت فرمائی ہو لہذا مدت یک سال و چند ماہ میں سلوک مقامات قرایتیام
 کر کے با جازت و خلافت سرفراز ہوئے حالات باطنی انکو بحث اچھو تھو بفضل
 صوری و معنوی و تهدیب اخلاق موصوف او صاف جمیلہ واوضاع حمییں
 انکو زائد الوصف ہیں کیشرا ذکر و الا شغال و الاعمال متواصل الفکر و المراقبات
 قوی احکم و الشایرات شرفہ اللہ تعالیٰ باعلیٰ المقامات و حسنة فی الدارین
 بالمرکمات مولانا شاکر فہدی از میری اجل خلفاء و علماء اصحاب
 حضرت والدہن مولود و سکن انخا شہر از سیر واقع قریب ستبول جاس علیو می
 و تقلی خاوی فتوں فرعی و اصلی مردم دیار شام و روم بہر استفادہ علوم امی
 خدمت میں حاضر ہوئے درسہ انکا طلبہ سو مکلوہ رہتا تھا جسیں زمانہ سو کہ حضرت
 متوفی طعن مدینہ منورہ تھی اشتیاق زیارت و قدیمی عقیدہ استفادہ باطنی
 مرکوز قلب تھا چونکہ عقیدہ کشیت ازلی بغیضان نسبت معنوی انخا خاص تعلق نہ
 کرامی حضرت والدہن المذا زمانہ ارشاد حضرت میں قادر حمین شریفین
 ہوئے قبل ادار ارکان حجج کہ حضرت بھی بہتیت حج وار و کم مغلظہ تھو ملازمت
 اقوس میں بجمال حصن عقیدت حاضر ہو کر شرف بیعت و سنت سارکہ پر
 حاصل کیا ملتزم حلقة توجہات و اخذ فیوضات رہی حضرت نظر شفقت و مہیت
 ترقیات مقامات نقشبندی و مدارج احمدی بہتیت مولانا کو بغایت مری

رکھو ہے تو جہات قویہ سو ممتاز فرمائی تھی مدت ایک سال میں تاحد خدا یقین سلوک رکھا
 مجددی طوکریا قمیص و کلاہ و گامہ بدست شریف پھنکر باجازت خلافت سنبھل
 عطا کی خلافت نامہ رقمم نے با مر حضرت تحریر یا تھا الفاظ مناسب حال لکھ تھے حضرت
 ذپسند فرمکر مزنین بھر کر کو انکو عنایت کیا انکو زمرہ خلفاء میں حضرت نے بھمال
 حضور صیت و محرومی سہر فراز بھیا تھا اور یہ بھی رسول عقیت و صدق ارادت و رتبہ
 اخلاص و نیازمندی ذات اوس میں بھتا تھی بعد حصول خلافت و رجوع
 وطن مرجع و آب مریدین و طالبین ظاہر و باطن ہوئی بہت مردم اوس دیار کو
 انکی توجہات کے فضیل نسبت خاندان نقشبندی مجددی ہو کر مرتبہ بھمال کو پہنچ
 بارک اللہ تعالیٰ فیہما اعطاہ و جعل آخرتہ خیراً من اولاً حافظ
 عثمان افسندی نوری افسیری سلمہ اللہ تعالیٰ زبده خلفاء
 و عثمان اصحاب حضرت والد سویں بعد حج و زیارت روضہ مقصد سہ بھمال شیخ
 حاضر خدمت فیض درجت ہو کر مشرف با خذیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ برست
 مبارک ہوئی بارادہ صادقه و اعتماد و محبت راسخہ بالتردام صحبت شریف تو جہا
 نیف ترقیات مقامات و سلوک مدارج عفان و حصول فیوضات نازہ و دارا
 ذی اندازہ و حالات اصلی و کیفیات هراتب تکمیل ہو سر بلند ریح حضرت نے انکو بھمال
 اختصاص و نہایت شفقت سے بہر در بھیا تھا یہ بھی کثرت رسول اعتماد و غایت
 محبت و القیاد میں پر تطیر تھی حاشق زار و شیخۃ جمال یا بھمال شل بنیان پر زبر جمع
 خدمت از دل و جان حاضر مرتبہ فنا فی الشیخ کو رسیدہ و حصول ای اشیا کا ہر دلسا
 حاصل تھا کہ کم کیکو ہو گا صاحب ذوق و فتوق و حالات بلند و کیفیات ارجمند

بھمال بیوکر
 سنت راکی
 بھمال شفت
 قریختام
 بفضل
 ع حمیم
 والمرافت
 الدارین
 اصحاب
 ع عقلی
 ملوم ایکی
 خضرات
 باطنی
 ق بذا
 رفیین
 سرت
 پر
 ہت
 بھی

ملازم الذکر والمرافقه وامکن الحضور وہ شانہ کیش التواضع والحضور وسلنه سال
 مقامات احمدیہ تا انجام طوکیا قیصر وکلاہ و عماہ اپنے دست مبارک ہے انکو پہنچا کر بجا ت
 وخلافت مشرف کیا بہت برس شرف حضوری حرمین شریعین ہو ہرہ اندھر
 جعلہ اللہ ہادیا محدث یا مولانا مولوی بخاری وقت دی عمدہ خلفاء
 و خاص صحاب حضرت والدین اللہ والا حضرت خواجہ احمد لیسوئی نہشین
 شایخ طریقت و صاحب خاتمه و مرجع طالبین بعد حج و زیارت روضۃ شفیع
 بارادہ صادقة ترک شیخت کر کو حاضر خدمت عالی ہوئی طریقہ مجددیہ مین بیت
 دست مبارک پر کی طمع عنایت خاصہ و توجہات قویہ رہی چنہ سال ملازم
 صحبت شرف و حلقة فیض رکرسلوک طریقت احمدیہ قریب اختمام کر کے اجات
 وخلافت مشرف ہوئی اذکار و اشغال و مراقبات میں مصروف رہی تھی
 خوب جاصل تھی اپنی وطن میں ہدایت و ارشاد طالبین میں مشغول ہیں زاد اللہ
 ارشاد ملا شیرین کو لاپی اکمل خافر و اجل اصحاب تھے ارسائی حضرت
 والدین بعد حج و زیارت روضۃ معطرہ بیت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ مین حضرت
 کو دست مبارک پر کی بارادہ صادقة و اعتماد و محبت زائد ملازم توجہات عالیہ
 و فیضات سامیہ رہی ملازمت اذکار و اشغال و مراقبات و ریاضات و
 و مجاہدات چنانچہ باید وثایہ کرنے تھی ادرائی و جوان قریب کشف انکو حصل
 تھا حالات باطنی بغایت اسیل و عمیق بیان کر دی تھی رویت ملائکہ کرام شاہزادہ
 ارجح طیب انبیاء و عظام ہو حضور صاحب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ پنا
 و علیہ الصلوات و السلام وقت حلقة توجہ بارہ مشرف ہوئے تھی تھی تھی تھی

حضرت حمیل علیہ نینا و عالیہ حصلواد و السلام لی مجھ پر عنایت خاص ہونے والے سال
حاضر خدمت رکرسلوک باطن میں تا انتہا مقامات پا ہمی طحی کر کے اجازت و خلافت
سے مشرف ہوئے جعلہ اللہ للستقین اماما حاجی عثمان افندی اتفروی
رومی سلمہ اللہ تعالیٰ عمدہ خلفاء روز بیان اصحاب حضرت والدین سالما
سال ہی بھرت حرمین شفیعین کر کے مجاور مدینہ منورہ تھوڑے جب حضرات نے سکون
بلدہ طیبہ کی حاضر خدمت ہوئی طریقہ نقش بندیہ مجددیہ میں بیعت کی وسیل
سوزیا دہ ملازم توجیہات و اخذ فیوضات رہی حالات استہلاک و ضحاکاں و فنا
و نیتی اپنے عالیت میں مذکور اخلاق حبیل اوصافات سوکا اذکار و مرثیہ و قیامت
و عبادات اور کام تھا حاطلکش کو اوستاد کامل تھوڑا دعیہ و ذکر اتفاق خیط
تفصیل لکھ کر پیش کر قدم پسند حضرت ہوئے حضرت والدین باجائز و خلافت
حضرت کیا زادہ اللہ فی عرفانہ حاجی عسما افندی رومی زبان خلفاء و
خلص اصحاب حضرت والدین بعد حج و زیارت روضہ اقدس حاضر
خدمت فیض درجت ہو کر طریقہ نقش بندیہ مجددیہ میں بیعت کی چند سال
شغول استقادہ باطنی و ملتمم توجیہات پر فیوضات رکرسلوک طریقہ جمی
قرب انجام کر کے باجائز و خلافت مشرف ہوئے نسبت باطن خوب جھی
کیفیات و حالات اچھو تھوڑے بعد درج ہو ذکر کے طبع کو گھوڑہ پھر حال معلوم ہوا
خصہ اللہ بالرضافی الدینی والا ضری حاجی حسین افندی رومی
آشکبری عمدہ خلفاء برگزین اصحاب حضرت والدین بہ نیت بھرت حرمین
شریفین وطن ہوا اسکے بعد حج و زیارت روضہ معطرہ شرف بیعت ہو دستیاب کر

سلمه سال
ہنا کر باجائز
ہے اندوز
«خلفاء
نشیعہ
سنه شافعیہ
لیجیت
ل ملازم
اجازہ
نشیعہ
واللہ
مرت
مرت
الیہ
ہل
بایہ

شرف ہوئی بکمال خلوص و خایت احتماد ملازمت تو جہات و اخذ صیغہ صفات و بر کا
 و سال کامل کی نسبت مقامات نقشبندیہ بحمد و بسی بھرہ یا ب رسم و معاشرت اذ کما
 و مراقبات و ریاضات و مجاہدہ ترک و تحریر چنانچہ باید و مشاید کرتے تھوڑی سب خانہ
 عالیشان خوب جاصل کر کے با جازت و خلافت اختصار حاصل کیا جملہ اشد من المقربین
 قیاس خوب استار قرآنی فرزند قاضی بلده قرآن اجل صاحب ب برگزین
 نیاز مندان حضرت والد سعید بن ابی جہر حرمین شریفین زادہ ہما امداد شرفا اپنے و طبع
 کر کے بعد او ارار کان حج و شرف زیارت روشنہ انور آفامت بلده طیبہ مدینہ
 سورہ میں اختیار کی معتقد کمال حضرت ہوئی دست مبارک پر طریقہ نقشبندیہ
 میں بحیث کی ملحوظ اعتماد بیان و اطاف فردا ان رسم التزام اذ کار و مرزا
 و نبی اشبات و حضوری حلقة تو جہات کے سب میں طریقہ احمدیہ سو بھرہ یا ت ہوئی تھیں
 اسماء صفات سو گذر کر تھیں ذات تک تو جہات حضرت سے مستفید ہوئی بعد احت
 شرف تاو قیکہ فقیر راقم حاضر بلده طیبہ تبا ملازم حلقة تھوڑی مقامات فتوحاتی میں
 تو جہیت لین فقرتے اجازت و خلافت اونکو دی مرد صلح تحقیقی متواضع حالت
 ازدواج نہیں اوقات بسر کرتے تھوڑی مرتبتہ حضور گنی و استہلاک و ضمحلانیتی
 کا خوب جاصل بخدا و خدا کے جل و علا و اعراض از ما سوا و ملازمت
 طاعت و عبادات مصروف رکھتے تھوڑی کم اکثر سلوک خدمت حضرت میں ملک
 کیا ملہذا انکو زمرة خلفاء میں داخل کیا علاوه ازان یہ امر ثابت ہے کہ خلافت
 نامی خلفا کو کہ بوقت احصار خلافت عطا ہوتی تھی حضرت والد راقم بحروف ہے
 تحریر کرائی تھی سوافق حال پر شخص کو الفاظ مناسب خلافت نامہ میں فقیر اپنی

فرستے مسند رج کرتا تھا حضرت پسند فرمائے عنایت کرتے تھے جملہ اللہ عن
 المقربین العارفین حاجی ملا ولی قرماني خلص نیاز مسند ان حضرت سید
 بعصح و زیارت و صنعت معطر و دست مبارک حضرت پرجمعیت کی حلقة توجہ
 منبع البرکات کو ملازم رہ تو جہات مقامات مجددیہ سیوف غالباً تاویات علی فتحیہ
 ہوئے بعد انتقال حضرت فقیر نے اجازت طریقہ شرفیہ دی بارک اللہ فیما احطا
 حاجی حسین قرامی احمدہ خلفاء و زبدہ اصحاب حضرت والدین بقصیر حضرت
 حرمین شرفیین وطن سے آئے بعد حج و زیارت و صنعت معطرہ بیعت طریقہ شبیث
 مجددیہ حضرت کو دست شرفیہ پر کی کثرت اذکار و اشغال و ریاضات و
 صحا پورات میں بیانیہ تھے حالات غلطیہ و واردات فحیمہ اپنے طاری ہو تو تھوڑے
 صاحب فرق و شوق و آہ و نالہ و بکامنور شاہزادے کو متفرق کیفیات رہتے
 پاندیا یگانہ و با خلق بیگانہ انکا وصف حال تھا حضرت کی اپنے خواصیت خاصی
 یہ بیکی شیفتہ و فرنیقتہ از جان دل تھوڑے سات سال خدمت شرفیین سلوک
 طریقہ مجددیہ تو جہات حضرت کے تافق مراتب تحملات و ایسے ہم کر کے با جازت و
 خلافت ممتاز ہوئے بعد حملت شرفیہ ملازم توجہ فقیر تھوڑا داشتی عرفانہ حاجی
 احمد مرغیانی زبدہ خلفاء حضرت والد سرہیں بعد شرفت حج و زیارت
 منورہ حاضر خدمت بصدق ارادت ہو کر طریقہ شبیث یہ مجددیہ ہیں بیعت و دست
 شرف سو سر بلند ہو کر ملازم حلقو تو جہات پر فیوضات رہے غالباً تاویات کبریٰ
 سلوک کر کے مرتبہ اجازت حاصل کیا امر حسن بوطن پر حضرة اللہ بیتہ یہ
 حاجی محبود بخاری احمدہ اصحاب حضرت کے ہیں بعد حج و زیارت مدینہ نور

و دست تشریف پر بیعت کی چند مدت حاضر خدمت عالی رہو بعد سرف اجازت
 مخصوص بوطن ہو گے جملہ اللہ بن الکمالین حاجی ملا عجمیں اللہ ختنی ف
 خاص اصحاب حضرت والد سرہیں بعد حج و زیارت بلده طیب و موت شفیق
 بیعت کی چند مدت توجہات عالی سوست قیدیہ کے مرتبہ اجازت کے مقرر ہو گے
 مخصوص بوطن ہو گئے رزقہ اللہ الاستھانۃ سیدنا صدر و پیر و ملوکی
 علیہ الرحمہ نبیرہ و سجادہ شیخ حضرت خواجہ نبیر در خالص اصحاب اشرف
 خلفاء حضرت والد سرہیں آول حاجی دوست محمد علیہ الرحمۃ کو دست پر بیعت
 چند ہی اوکی توجہات سے بہرہ یا پسکے بعد ازان بقصد حج و زیارت روایت
 حرمین شریفین ہو گئے کھتوخو کہ حب مکہ مظہمہ میں پہنچا جناب آپی ہیں عرض کیا
 کہ جو بزرگان طریقت اس خاندان عالیشان کو بیان موجود ہیں انکا یہی جو
 کامل ہوا اوس بزرگ کی زیارت کے پھرے مشرف ہون جب حرم محترم میں
 داخل ہوا اول نظر حضرت کے جمال باحکام پر پڑی کی شش معنوی ایسی ہوئی
 بی اختیارانہ حاضر خدمت ہو کر قدموں سی مشرف ہوا اور عقین کامل سمجھا
 کہ کاملترین مشائخ وقت حضرت کی ذات فالضر البر کا تکمیل چنانچہ آپ
 دست سبارک پر تجدید بیعت کی و بکثرت اخلاص و عقیدت ملازمت صحبت
 تشریف و توجہات بیف اختیار کی ایک سال سو زیادہ خدمت عالی ہیں حاضر
 سلوک طریقہ مجددیہ کا آپ کی توجہات سے فوق ولایت علیاً کے گرد چیا اور کے
 نسبت مقامات و وجہ کیفیات کا کما چند انکو حاصل تھا نسبت بزرگ سے
 کہ مقاماتی فوتوں کی ہو زیادہ مناسبت رکھتو خو التراجم اذ کار و اشنوار

و مرافقہ جیسیو چاہئے کرتے تھوڑے حضرت نے اجازت و خلافت عطا کر کے مرض کیا بھی
رجوع و صن ہر ایت و ارشاد طالبین بلده خود و دیگر بلا مشغول رہتے تھے اوقات
عزیز مصروف ذکر و فکر و مرافقہ و عبادت و طاعت رکھتے تھے و قلیک فقیر اقام
وارد ہند وستان ہوا بجال محبت و حضوریت و اعتماد پیش آئی سلوک
باطن تا انعام ٹوکھیا افسوس کہ بعلم شباب ۹۹ ملے بارہ سو سنا نو ہجیری
میں عالم فانی سو ترک تعلق کر کے رہی عالم باقی ہوئے شرف لقا سو کہ
مقصود عمری تھا فائز المرام ہوئے اپنے غم خوار و نین کسکو بھسلایا کریں
غم مجنوں کریں یا ماتھم فرلا دکریں ۔ بعد وفن کئی ماہ گذرے تھے کہ قبر انہی ہموئی
جیسا وفن کیا تھا بلا تفاوت ویسا ہی طلب منور دیکھا اسکنہ اللہ تعالیٰ
اجنان و شرف باللقار والرضوان صوفی دراست اللہ تعالیٰ
محمد خلفاً بحضرت والدین اول بہ نیت خدا طلبی شائخ چشتیہ وغیرہ کی حدت
میں رہی مجاہدات و ریاضت شاہزادیں کیمیں حاصل نہوئی بعد ج
وزیارت مدینہ منورہ و است شریف حضرت پر شرف بہ بعیت طریقہ نقشبندیہ
محمد وہ ہو چکنے سال حضرت فیض الدین حبیت میں حاضر ہی سلوک طریقہ محمد وہ قریب
حضرت کی توجیہات سے ٹوکیا اجازت و خلافت سو سلیمانی حاصل کی ذکر و شغل
و مجاہدہ و ریاضت میں مصروف رہتے تھے حضرت کی حضرت خاصہ سو سرفراز
تھے اوصلہ اللہ مرادہ ملا محمد یوسف بخاری بصری وجہ زیارت روشن
شریفہ دامت مبارک حضرت پر بحیث کر کے ملزم حلقة توجیہات رہی فالبائی
و ایت کبری سبلوں کی بعد حضرت شریف راقم سلوک اجازت طریقہ دی و قنہ اللہ

لما نجفہ ویرضاہ سید عبد القادر ہاشم مدینی مسلمہ اللہ تعالیٰ خاص
 مستفید ان حضرت والدہن ع محمد اعیان بلده طبیعہ حضرت کو دست مبارک پر
 بیعت کر کے قریب یک سال ملازم حلقة توجہ رہ چو جہات عالی سی چندر تھاما
 میں فیضیا پ ہوئے جعلہ اللہ من الصحیح شیخ ابو الحسن سمان مدینی شیخ طقہ
 سنانیہ عمدہ اکابر مدینہ منورہ بذات خود اور اپا راجداد انجام مثابخ طلاقیت و
 صریح و ماب بلده طبیعہ تھے صغریوں میں حضرت جد قدس سرہ کے دست مبارک طلاقیت
 نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی بعد آزان حضرت والد قدس سرہ کی خدمتی
 میں حاضر ہو کر تجدید بیعت کی زیادہ از یک سال مستفید توجہات عالیہ
 حضرت انہی خوش ہستہ دادی اور سرعت سیر سلوک بالطینی کی تعریف فرمائی تھی
 تا ولایت کرنے توجہات لیتھیں عین شباب میں شرف تقا الہی سُفُر
 ہوئے جعل اللہ انجمنہ شواہ شیخ عبد الحفیظ الیاسیس مدینی خاص مخلصین حضرت
 والدہن اکابر اہل مدینہ منورہ یکمال عقیدت حضرت کو دست مبارک پر بیعت کی
 شیفۃ کمال و فرضیۃ جمال حضرت تھے توجہات عالیہ و خدمات لائقہ سے بہرہ یا ز
 رہ چو حامی شباب میں انتقال کیا نور اللہ قبرہ سید امیر نور احمد صاحب بخاری
 تعالیٰ لئے عورہ نیاز سند ان و خاص مستفید ان حضرت والدہن دو مرتبہ شرف
 حج و زیارت روضت اقدس سے اقتحار حاصل کیا امرتباہ اولی بجب وارد ہی
 منورہ ہوئے تھے بجمال اخلاص و نہایت عقیدت دست مبارک پر بیعت کی
 بیعت سے الرزام حلقة توجہات سے بہرہ باب رہ کر راجحت وطن کی بعدیں
 سال دوبارہ اور دلکھ مغلب ہوئے ادا نسکے سے فارغ ہو کر بلده طبیعہ

میں اُن قریب ایک سال افاسنگ کی مخصوص عنایات والطاف حضرت بھوئی کش
ہر سے وقت بہر استفادہ توجہ میں حاضر ہوتے تو جہالت خاصہ سے مستفید تھا خص
کی ان پر کمال شفقت و محبت خاص تھی یہ بھی شیفۃ کمال و فریفۃ جمال تھے باوجو
قلت غنا خدمت زیادہ اپنی استھان عدالتے بجالاتے نعم المال الصالح لاریل
الصالح انکا وصف حال ہے کسر رضی تو اضع و مکانت حسن اخلاق و مراحم اشاعت
جمع بندگان خدا پر خاص صفات جمیلہ انکو ہیں جو اخلاص و محبت حضرت اللہ
او فقیر اقم احرار و سے رکھتو ہیں عمد بیان سے بامہر ہیں اونکے فرزندان ولبنان
منظہ احق و حافظ نفسیہ الحق نے بعثت طریقہ نقش بندی یہ مجددیہ میں دست
فقیر پر کی ہے اللہ تعالیٰ پر کلات اغا سر حضرات انکے مقاصد دلی و آرزو ہماں کو قلبی
ہر لئے اور توفیق اعمال صالح اونکو اور انکی اولاد کو عنایت فرمائے صالح و
تقویٰ و کمال طاہری و باطنی و برکت عمر میں عطا کر دیں مولوی ابوالبرکات
بخاری حلیہ الرحمہ شیاز مند حضرت جد حضرت والدین میں زمانہ میں فیض
وزیر حضرت حرمیں شفیعیں کی تھی بقصد حج و زیارت مدینہ منورہ میں ادنیٰ سماں
حضرت جد قدس سرہ پر بعثت کی چند حاضر کرہ حضرت جد حضرت والدین کی بحد جنپ سال
چجزہ کر کے سکونت بلده طیبہ سے شرف ہو حضرت جد قدس حضرت حضرت
فرماتی تھی ہذم صحبت حضرت والد مہو گلائم توجہ میں صحیح و شام مستفید تھا
ہر قسم سے باوجو خناء کمال محبت و عتما حضرات میں بھی درجہ بند حاصل تھا اب
و مخصوصیات حضرت والد بلکہ جمیع حضرات اعمام و فقیر سے ممتاز تھیں ملک و ملکیت
کبریٰ حضرت والد کی توجہات سے کرامہ خدمت مالی بھی بقدر حوصلہ کیں و ملا

درستہ یہ تھیں علم حدیث میں بسیق راقم تھوڑا خدا تعالیٰ اتنے صاحب
صیف الاتخدا و ہو کر بعض شایخ غیر طریقہ مجددیہ پاس چند روز خفیہ جانتے تھوڑا خدا
تو بہ کر کے مدینہ شریف میں رحلت کی بیچج میں قریب فراز حضرت جدید سرہنور
پیوئی خفرانشہ لہ نواب اسمد اللہ خان عُرف نواب کل علی یمان

شیعہ رام پور علیہ الرحمۃ قدما راصحاب محمد نیاز مندان حضرت اللہ
نهش سره ہیں ضغط سن کو مجھوں بریانت و امور خیر تھوڑے زمانہ ولی عہدی میں بھکار
اعتقاد دست مبارک حضرت پر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی چنانچہ کیفیت مختصر
بیعت و تشریف آوری حضرت بر ام پور فضل اول احوال حضرت والدین مذکور ہو
ایک ماہ کامل ہر سہ وقت حلقة توجہات میں حاضر ہو کر توجہات قویہ ہوست قیمت
اثر توجہات کا تادم آخر انہی ذات میں موجود تھا طویل ظاہری میں بھی استفادہ
حاصل تھی حضو صافن فارسی میں اوستاد تھوڑیں کتابیں زبان فارسی میں
تعضیت کی ہیں ایک کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لغت میں نام
اوکا قفت دل حرم دوسری کتاب بطور مرثیہ حضرت والد بیگنی قلعہ
حضرت مکہی تیر نامہ و بحترانہ حکم ترسی بطور انشا کر کشاں نظر و نظر ہو صاحت
بلاغت ان کتابوں کی مشہور و معروف ہو تھیں فارسی میں کلیسا کے ہاں بھرنا
کہ اہل زبان ہیں مقرر صاحت ہو کر تقریبیں اوس پر لکھی ہیں زبان اردو میں بخار
لکھاں ہیں پابندی عقا کمال سنت و جماعت اور اجراء حکام شرعیہ کا طویل تھوڑا
تھوڑا وجود سند ریاست و راحت و اراضی جو لوگوں اور کان بن جو بنی ادھم نے زیارت درود
مقرر سہ بنویہ کو شرف و وجہائی حاصل کیا قدر دان علماء و مشائخ و خبراء تھوڑا
ہذا انیں ریاست بیجع ایں کمال ہیں اور حضرت امام مجدد اور ایں حضرتین
شریفین کی ریاست بلکہ اور دین صادرین کی حسب مرتب کر کے تھوڑے حضرت

لهم إنا نسألك ملائكة الرحمن ملائكة الرحيم

عہدیدت بہ نسبت اپنے پیر طریقت یعنی حضرت والد فقیر کو بھیت رائیخ تھوڑا مہذباً تغفیل میں
مرا عات بہ نسبت فقیر راقم اکھر وف کو خاتیت ملحوظ رکھتے تھے اور اوصاف کمال شل
اقتضام ریاست و عقل و فطانت وغیرہ میں فخر سلف و پیشوائی خلاف تھے قبل از زمان
وفات نو دس سال سخت امراض میں بست لارہی نظم و شوق ریات میں فرق نہ تھا اتنا
جوابی الاخری کائنۃ اتیرہ سو چار بھر کیں رحلت کی مدفن اچھا پایا کہ مابین
قبہ حضرت حافظ جمال اللہ نقشبندی و فزار شریف عجی شاہ محمد عمر مجددی مدفن
ہوئے غفران اللہ نواب محمد مشتاق علیخا حساب بجا در والی ریاست
راہم پور زاد اللہ عمرہ و اقبالہ اوکھے فرزند ارجمند نہشین ریات ہوئے
سفر سنگ ماں ووف بگوں اخلاق ہیں زمانہ ویعمر دی میں کہ فقیر راقم اکھر وف
وارد رام پور ہوا تھا ردار الاط محبت و اخلاق اعاصی پیش آتے تھے بارہ فقیر خانہ میں
اٹھ فقیر کو سرور کرتے بیعت طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ میں دست فقیر پر
کی ہی بعد نہشینی ریاست ارتباط و مراعات بہ نسبت اس فقیر کو مثل سابق ملحوظ
ہیں اللہ تعالیٰ نہ کوئی خلاف کری اور تو فتح مرضیات خود بحربت پیر ان عظام عتیقه
فرما وہ آئیں اور ہر دو فرزند دلبند محمد حامد علیخا حساب بجا در والی
حال اور محمد ناصر علیخا عرف بن ہجو حساب بجا در کو سردار و فوج بانیز کری اور کہ میر تم
صاحبزادہ محمد علیخا عرف چھٹیں صاحب نبیرہ نو محبی سعید خان میں
جو وقت میں نواصی بجا در حال فقیر سمجھ بیعت کی تھی اخون فوجی میں
تھی علوم تعلیمی و تعلیمی سولوی غلام اکبر خان مرحوم سے اور بولوی عجمہ الحق صاحب
کے تھیں کتو انتعداد ایچھے حاصل کی تعقیب امدادی سند تھیں اور اخلاقی مسائل میں طاقت

مر بوطہین اللہ تعالیٰ انکو توفیق اعمال خیر و استعانت را ه حق عطا فرمادی۔
 صاحبزادہ محمد صفدر علیخاً حبہ رامپوری سلمہ اللہ تعالیٰ
 غیرہ نواب احمد یار خاصہ برم جو عم خالص یا زمانہ حضرت والدہین زمانہ و رحمہ
 بر امپور بست خصوصیت نواب حبہ برم جو عم رام پور بصدق ارادت حضرت مجیدت
 کی بسب برتخت بیعت اپنے تجنسیں ہیں بہ نماز و روزہ و مسن عقیدت پرین طریقت
 مستاز ہیں علی الخصوص بہبیت آپ پیر و مرشد حضرت والدقد سرمهہ اسی
 راقم فقیر سے بھی کمال محبت و اخلاص رکھتھیں اللہ تعالیٰ انکو مقاصد ولی کو
 کری اور زیادہ تر توفیق اعمال صالحہ اور پیروی را ہ پڑایت عطا فرمادی۔ آئین
 سید محمد خاں صاحب رسالہ دار خاصہ نیاز مند راسخ الاعتقاد ہیں نہ کام و رحمہ
 بر امپور بوجہ کمال خصوصیت نواب کلب یا یا مرحوم دست مبارک حضرت پر طائفہ
 نقشبندیہ مجددیہ ہیں بیعت کی تاویت قیام حضرت ملا زم حلقہ وجود وغیرہ کشوف کر شفیفہ
 نظر عنایت خاص ہو گیت سب سب معنوی شفیفتہ و فرفیقیہ حضرت ہیں۔ راقم سے بھی
 کمال اتحاد محبت قلبی رکھتھیں۔ قریق القلب کش الاحلاق فتن بندوق دشہ کو اوستاد
 مسلم ہیں سید علی اللہ تعالیٰ۔ خاتمہ حال مختصر مولف کتابے اقلم سطور خاکیں
 درویشان بلکہ بد نام کنندہ ایشان محمد مخصوص کان اللہ لیہ
 بظاہر آپ کا ایک ہی فرزند باقی ہے لیکن درحقیقت سگ آستانہ فیض کاشانہ سو بھی کم تر ہے
 اس سیاہ بدر کو ارشت خصال باتفاق کوئی نسبت آپ کوئی بالکل بے محل و محسن بھی کوئی
 کوئی منسون نہیں کیجھ تو من اس بیت جائے کوئی نسبت محقق ہو یہاں سرا سر مفقود ہے کوئی
 قول کوئی فعل کوئی خادت کوئی خصلت اپنی ہیں ہے کہ تباہ صحت انتساب ہو کی ابتدہ
 جہاں تاب کجا بد از خازی پر وکلا ب جتنی اعمال ہیں روشن خود کی سوچ افعال قبیحہ اعمال
 و اتنا باغ غرض دشیطان کے تمام عمر میں کوئی کام حسن مجسم سر زد ہو اکام ہیاں میں
 بھی سوچی ترکوئی فرد بشر نہ ہوگا کاتب بیمار کثرت کتابت عصیاں کے عابر مدام کا تباہی
 بسب بعد ویت حدیث بجمال راحت ارام س۵ آدم زیر بار عصیاں کیتی

اپنے از پائی گئے کیری دست پا ساخت دارم اسید از لطف توہ زانکه خود فرمودہ لا تقتصر
بپرہ باہوا و بوس ساختسم دو با صاحب پرداختسم بے گز نگہشت بر سنت
با حضور دل نہ کر دم طائعتے شرمندہ شوم اگر پری علم او کر الا کر مین جیا مزمل

للمولف

نبوکا کوئی مجہاز نہ است اعوال نہ کہ بدترین سبھی سو میرے اعمال
بیشہ رہی ہے خصلت شماری نہ کھان میں ہون کھان پرہبر کا
مکر تپسل مثاب کرام و اباد و اجداد عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسہ دار خوار حمد و کیم
جل جلال و حم نوالہ و دستگیری رحمۃ للعالمین علیہ فضل صلوٰۃ المصیمین و اذکیہ نسلام
السلیمین رہتا ہوں والا مجھ سپاہ کار کا حال بجز خشارت و محرومی اور کریمین
سکین حسین پیغمبر کے وقت عشا ق تو خوش ہو گرسن ازیش نہ است کارنا
کن مراد اطمی و مولانی تپسل وسائل غلیبی اس نا اہل کو بھی ماند آباد کرام
رویت جمال بے مثال و مشاهدہ آفتاب عزت و جلال و وصول کعبہ مل
واتساع سرور کائنات علیہ فضل صلوٰۃ و اکمل النعمیات و توفیق اعمال
رضیات و افاضات نسبت حضرات تمنا قلبی و آمیز و سے ولی سے
خاتم المرام فرماد و در تشریف زیارت بیت اللہ المکرم و در وضہ محظہ رسول کرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مع اہل و عیال و اصحاب بجمیں صحت و ملامتی منت
فرما و تماہیات و بعد الممات دو ری صوری بھی واقع نبوہ کر نیم لا یق درگاہ
صلیلین - اسہد بایسید پشتا ہاں جے عجب گر نبو از نہ مگدا اگا ہو پہنچا ہو
کو شود یا زب کہ در شیرب و طحہ کنم کہ جگہ نہ زل و گہ در مدینہ جا کنم للمولف

لک نظر بین فگن ای حجتہ للعالمین پهنچا ظاہر ادست و گلوکم بند رنجیت	مضطرب کردہ مر آج چشم تو ابر تو جو این چہ باشد میکشد ہر لمحہ مارسو
جان عالم میرود اچش نیش تمام	این چہ طرفہ و صرف دار و حلقہ گیر تو

لکوف

دل میرا استیاق ہورہتا آپیان	لب تک زمین ہند میں حضرت برسرو
چھوٹا گر شمیم مزار رسول	جان کو نیپ از لطف نیم سحر کروں
ہو جائی گر قبول تو ہے خزد و جہان	جان کو میں نہ حضرت خیر البشر کروں
یارب ہواب مراد مرد ولکی چھوول	ہر وقت سو گنبد اخڑک کروں
حضرت رسید حق کو تسل ہو معا	محصوصہ عرض حضرت خیر البشر کروں

ہون محصوصہ کی سبک چھوول
بحق اما میں وزیر ابتوں

ولادت اس فرہ بیقدار کی دہم شعبان سنتہ ۱۲ بارہ سو تریخ حجتی و میں
اندر ون خانقاہ عالم پناہ حضرت شاہ غلام علی و دس سرہ واقع ہوئی
تاریخزادلات شفیع حسن ہو تھیں کھلیں تو اولیا رکامیں اور علماء راجحین کو تھیا
مربی خاص اپنا حضرت مصنف یعنی جدا مجدد فتنہ سرہ کو پایا آپ ہی کو ظل طفت
سین تربیت پائی ستغیرت توجہات و لمحہ شفاقت و عنایات رہا بجمال الطاف قیصر
خود طلس فرمائی شرف بھیت کے اپنے دست مبارک پر امتیاز بخشنا تربیت ظاہر ہی بدن
کا پیشہ اس غلام کو شایست خیال فرماؤ تجویض اوقات میں قرآن شریف
یاد کرتے تھے ہمیشہ نتھی جب حفظ قرآن تیشتے ہی فارغ ہوا کہاں دکھان فیصل

شاد وقت حتم بہت دیر تک عالی آپ سینہ معارف گنجینہ سو لگا یا خلصتہ یعنی جسے بغیر قیمت
آپ دست شرفیے اس نا اہل کو پہنایا التزام صحت حضرت والد کی وصیت کی بعد حالت
شرف حسب وصیت آپ کے خدمت حضرت والد ماجد قدس سرہ میں حاضر ہا استفادہ
ظاہری باطنی آپ کیا جو عنایات والطاف اس ناچیز پرمذول فرمائی لا تعداد لا تکمیل
آپ تو جہات تو یہ کہ متھا رسمات نقشبندیہ مجددیہ کے سبلوں تفصیلی واجمالی پہنچا بالکل آپی
حیات میں ششہ بارہ سو بیاسی ہجری مکمل معطر کو واطئہ ادا رحح کو تشریف یکجھے ہجھے
قیمت عسرت اہل کی اسی سال کی تھی قائم مقام اپنا اور بزرگوں کا کیا اور حوصلہ
آپ کو حاصل کیا جو پڑھا آپیے پڑھا بعض کتب فقہ و اصول علم اصر شاہ محمد مظہر
و بعض کتب حدیث حضرت اہل عبد المغیث سوڑھنی سند حدیث سلسلہ بالا ولیہ بھی
آپ کی ویزا اجازت عالمہ از جانب عالم علامہ شیخ صدقی کمال کی در دا پاٹ جمیع
سلسلات و مرویات شیخ جو شناسان لات علامہ ابن عثیلہ و ثبت شیخ عبد الرحمن
یزبری میں سطور ہیں حاصل کیا محمد ششم احمد اللہ تاز مائدہ تحریر سالہ نہ افتخار کیا
فرزند ولبند ہیں فرزند اکبر ابو طاہر محمد سیف الدین بستم ذی التجویہ ششہ بارہ سو
اٹھانوی ہجری بلده رام پور میں پیدا ہوا تاریخ ولادت محمد عبد المغیث ہودیجہ تاریخ
سلطنة مولوی حمید الدین خاں مرحوم دہلوی نبیرہ مولوی ارشید الدین خاں معروف

قطعہ تاریخ

صلیکہ الوار احمد سعید	تجلی ز عرفانی عبد الرشید	چراغ مجود شیعائی عمر چو آمد خلونگ بہوت پڑھ
چنان رنجکار احمدی علم	ڈا از قاف لیاف بھکریت	چنان دم کہ آن پچھے پھفت
فی الحال پھفت سالہ چو حضن قرآن شریف میں شخول ہو آتا حصوں کا لات ظاہری باطنی		
اویں تجوہ دیں اللہ تعالیٰ ہمدرد صالح شتل احمد و عظام و ارشاد اتم اونکا کری آئین۔		

فرزند دوم ابو شرف محمد عباد القادر چهارم و تیغه داشت شیره سوایکه بجز
 بلده رام پورین اولادت ہوئی تا نیخ و لادت مظھر قیوم ہو فی الحال سه ساله کو
 تبارش و وراشت اجدادی اوس میں ظاہر ہتن اکد تعالیٰ اوسکو مانند اسلاف کے باز
 وقابل کردی آمین۔ فرزند سوم ابو القیض محمد عباد الرحمن انہار دین وقب
 سیمہ تیرہ سو چار بھری بلده رام پورین متولد ہوا تا نیخ و لادت مظھر الحسینی
 ایک سالہ ہو اکد تعالیٰ اوسکو سحرستقی کر ہو ظاہر و باطن میں شل بزرگانِ خبار عالمی
 درست فرمادی آمین۔ بعض اصحاب فقیر بھی اجازت و خلافت پافته نسبت مقامات
 اس خاندان عالیشان سے حسب استعداد گونہ بھرہ وہیں حافظانِ حکم احمد صاحب
 بجددی میسان و شبانی صاحب مجددی ملا فقیر محمد کولابی ملا برات محمد بخششی
 میسان عبد الرحیم رحوم بینہ شهری ملا یوسف بخاری مسیوی فتح حسین میلانی بھائی پوری
 مانند محمد بخاری عبد القادر خان رحوم رامپوری ملا عبد الرحیم کولابی ملا
 عبد اللہ پیشادری ملا عبد الكریم رحوم پیشادری حافظ محمد خان رامپوری
 ملا اشرف بینی ہولوی عبد اللہ صاحب سلطنتی پرچکی کہ عالم علم منقول مستقول
 ہیں عبد الرحمن رامپوری محمد بشیر خان رامپوری حاجی نیاز محمد خان
 صاحب مراد ابادی صاحب استعداد بینہ و حالات ارجمند ہیں تکمیل اکد تعالیٰ
 و خصیم بقریۃ اللہ تعالیٰ ان سبکو بوسیلہ مشائخ کرام رضو اکد تعالیٰ عینهم مراث
 فقار اتم و تبارک محل و مسجد امام حضور و آگاہی و تصفیہ غلب و تکریز فرقہ و قاب و تخلیقاتیہ و تہذیباتیہ
 مقامات نسبتند بجددیہ سعید فرماد کا مصروف ہدایت و ارشاد خلق کرے آمین
 جو سخا نمہ، اشعار نعمت نبوی منظومہ مصنف عفان اللہ عنہ و بنی ابی

غزل فارسی

امک از انوار حق طبع جمالی رویتہ سیده گاه ابی ول باشد حمیم جزویتہ

زان سبب سایه ندار و قابویچ بیو ته
صنیع نور خدا باشد جمال روی تو
این چند باشد میکشد هر لفظ ما اسرار
این چه طرفه وصف دارد حلقه کوچو تو
گر نماید یک نظر آن گوشته ابر و بیو
بهره راز کون و سکان باشد میر بیو ته
مضطرب کرده مرآ آن حشم تو اپر و تو
مست کرده جسم و جانم یا بی بیو تو

کل حشم عاشقانست با رسول الله
صحف خسارت مطلع از خود
خاہراً است گلوکم بسته زیر غشت
جان عالم میر و داز بخت بشتم
جان و دل رامن قد اکتفی سام
فضل خلق خدا بخشیده ایت قد را
یک نظر بمن همکن ای رحمه لله علیہ
بوئی مشک بوئی عنبر کو سرمه حصوم

قطع

فراست کا تمہاری امتحان ہے
وہ کون ایسا ہی جو جان جہاں ہے
چمن مین کیون یکھ شوہد بعلان ہے
گریبان محل کا کیون مثل سخنان ہے
ہمیشہ کسکی سوسن مح خوان ہے
بلاؤ کر دان یکھ کسکا آسمان ہے
یکھ کیون پروانہ ہرش جان فیلان ہے
یکھ کیون درما ہمیشہ پر غفتان ہے
یکھ اتش سنگ مین کیسی نہ کان ہے
یکھ کر حسن کا عاشو جہان ہے
یکھ کون ایس حسین دستقان ہے

کھا اک روز میتو آج معصوم
جواب اس سملہ کا دیج شافی
کھلکھل عشق کا چرخا ہمیں مین
یکھ نرس تاکتی ہے کو ہر دم
یکھ کسکا داعی ہی لالہ کو دل مین
سہ و خور پھر قہیں کسکی طلب مین
یکھ شمع بزم کیون جلتی ہی تاصح
یکھ کیون ما ہی کو بیتا بی ہی ہرم
رہا گرتا ہیج گریان ابر ترکیون
یکھ سودا سب کے سر مین کیون سلیما
یکھ کسکا عشق ہی سلاز کر اک مین

فدا اون پرہما بھی روح دینا
او خپلین کیوں سلطے کوں مکان ہر
شنا اونگی توجان عاشقان ہر
منور اونگی جلوں سے جہان ہر
مکان اوں شاہ کارشک جان کے
کرم پر اعتماد عاصیان ہر
محب اوں کھا خدا تو انس فیجان ہر
کہ خود اللہ جنکا مدح خوان ہر
زبان نقط اسجا سبھے زبان ہر
کرد معصوم کنیوں کراوئی تو

لکھا او سن کروہ ہیں شاندھون
یہ سودا سب کے سر میں ہو اخپلین کیوں
وہ ہیں برج عاب کے ماہ کامل
ہو بھتر عرش سی مرقد اوں خپلین کا
شفیع روزِ محشر ہیں او خپلین کے
محمد مصطفیٰ ہی نام اوں کا
ہمچھ کسکا کرے تم اف اونگی
خطب مخصوص کنیوں کراوئی تو

خطب اور وہ

عشق بنی کارہتا ہوں مخلو خمار وہ
بتایں کر رہا ہو مجھو انتظار وہ
آپا کریں آسمی وہ بہرہ سکار وہ
احسان مجھ پہ کرتا ہو یچھا انتظار وہ
عشق بنی کی رستی ہو دل ہیں بھار وہ
اتما ہو میر دل میں بھی با بار وہ
معصوم کو ہمیں ہر حضرت لائیجی

غزل دیگر

خون جکوں کھا دو بھاتیر اخپلین کیوں
پہنچا لوہی مارنے میں جھکوہیوں

دل میں سوا حضور نبی کا قی ختم ہو گر
رکھتا ہے میرا بیحد دل اندوہن ہے
کتبک رکھ گئی محاکوم تبا تو سین پھر
یار مبارک پوری ہو نکلے وہاں کھوس
اس سے مدینہ کی مری دلکو قریں پھر
دل میں ہر شوق دید کی خلوت پھر

احسناہ دوسرا مجھو اب تو بلا سیک
محض میں آپ سو شہید والا نہیں جدا
مودوم ہو جیا نسو تیرانشان ہو گم
آرام اب نہیں مجھو تحریر رسول ہیز
پھر پھر تھا یہ اسد ہے فضل خدا سیک
محضو ہم کو بلا کو وہ جلوہ دکھایا

غزل و مکر

ہندو تکو مدینہ میں بلا میں لکتبک
دیکھو صورت زیادہ دکھائیں تک
جو لوٹی جھوٹی تو کر بھا یہ دعا زن تک
ہو گئی صحبت بھجی محاکوم دلکش تک
شب فرقہ کی بچھ نظمت کھھائیں
آپ غیر و نسی کرنیکی یہ و فام کن تک
عزم ہجران کھیں اب تو چھسا سمن تک
ایک دربار میں پھکو وہ بلا میں کتبک
ہو گئی محضو ہم پر دو بھی جھائیں

حمدو مجھو اک شب روز او ہماں نک
سوق دیدار میں حضرت کے سر پا ہو دم
کیون نہیں جاتا اگر شوق ترا دیک
مرض عشق و محبت ہج بنی کا ہدم
سلطان نور جلی میں ہو سچ اسد
میں بھی شناقی نظارہ ہو کر خدا دار
ضبط کی تاب نہیں آقی بھاری دل ہیز
دل میں رہتا ہر شب روز دکھائی
شد شید و وجہان ۶۰ ضریبیر

غزل و مکر

پار پیسو کو داد کی شیر سفر کر لیا
خاکِ در رسول کو محل المقصودی
عالیٰ کو آہ و نالہ سو زیر وزیر کر کن
کیوں بھر زمیں ہند میں حضرت بزرگ

پار پیسو کو داد کی شیر سفر کر لیا
نگرچہ چوہم شوق میں گردی سر کر کن
عل میرا استیاقی مدینہ سو ہر طبق

لول میں خالی روئی منور گر کر کن
جان کو نیازِ لطف سے سحر کر کن
کہتا کم فراق میں شام و سحر کر کن
جان کو میں نذرِ حضرت خیر البشر کر کن
کیون سحر بیان کا شدت درد جھکر کر کن
کہتا کمین آہ و نالہ پہان در بر کر کن
ہر وقت سوچ گنبدِ اخضر نظر کر کن
محصوم عرضِ حضرت خیر البشر کر کن

و ہو جائی رشکنہ میرا جسمِ حضرتی بع
پہچاون گرستیم فزار رسول کی
ذلیلین اوٹھا ک ابتو وہ چھپہ دکھای
ہو جاؤ کر قبول تو ہو جائز دو جہان
حضرت عزم فراقِ سکنا نہ تو ان پیڑ
ان پیڑی د کا مجھ حضرت کد امحج
یارب ہواب مراد مرد دلکی حصول
حضرت شمشید حق کا توشن ہی معا

غزل دیکھر

ما جدارِ ہل قی ترسِ الضھی یچھی ہیز
دیکھو حضرت محمد مصطفیٰ یچھی توہین
جن کا طالب ہے خدا وہ مدد لقا یچھی توہین
ہم میں عالیم تبہ پیشِ خدا یہی توہین
محظتو تھو سب صدرِ آیوانِ دنایہ یہی توہین
شارفِ کل عاصیان روزِ خرا یہی توہین
بادشاہ دوسرا خدا المودا بہ یہی توہین
کچھ بصیرت چاہئو وہ مدد لقا یہی توہین
جن کا خواہان ذل تراوہ دل ریا یہی توہین

جند اصلِ علی صدرِ اعلیٰ یہی توہین
حلوہ نعم خدا بدر الدجی یچھی توہین
لیلۃ المراجِ میں محظتو تھو سے جیل
کر رہیں انبیاء اپسین سب کفشو
حالان عرش فی دیکھا جو اون پکو
و سنگیر بیکانُ چارہ سازِ عاشقان
مقدارِ انبیاء و پیشوائی اولیا
محفلِ سیلا دیں ہونا، او کجا یہی توہین
بہتر کیں کچھ ہیز حصو و مکو شباہ دیں

غزل دیکھر

سری تحفہ میں چوچھر کی رسائی ہے
مسندِ آنکھوں کی لب فرشن پچھائی ہوتی

آپنے صورت زیبا تو دکھنا تی ہوئی
چھ سندھ کا شش فرشتوں نے سنائی بھی
لب سجنر کو توک بات سنائی بھوئی
بوجو رف اونچی صبا کا شش گھومنی ہوئی
یکھ غزل کا شش نواجہ میں سنائی ہوئی
دور سو سبھی گندم نظر آئی ہوئی
مشل مہتاب جبین اپنی دکھانی ہوئی
جسکو حاصل در حضرت کی گذائی ہوئی
خاک پا آپکی اکتوون میں الگانی ہوئی
کا شش محضو هم ہے اسید برائی ہوئی

جان شار و کین فدا جان میں ستا پڑا
چل مدینہ کو بلایا ہو چھ حضرت فی
زندہ ہو جانا بھی کشہ فرقہ حضرت فی
عش پیغش آتیں فرقہ میں پر جان
رو خدہ حضرت محبوب حنفی اپر میں پڑا
ہوتا سربرا لکھی مر اتھل اسید
آستانہ حونبی کا مجھ ملتا ایکبار
حضرت قلیم کی دولت کو سمجھنا چیز
چشم یعقوب کی بینائی بجا تی ہرگز
لیچلیں ساتھ رشید و دھمان او کریں
کیا

مری	مشنحوی	مری
رشید جہان عومن	حضور رسول خدا میں امام رسل فخر ادم ہوئا	حضور رسول خدا میں غیر بود کی حادی ہو پڑا
کا فخر عالم تقعیع الودا	کہ ہوا کی عاشق تمہارا	فاطمہ حاویہ سکا بھی نہیں
مری عرض سنتی قیوں	کہ ہوا کی عاشق تمہارا	شہرا حال خستہ و دیس کیوں
سے و حضرت حضور مسیح	جدالی سیحید وہ مخوم ہو	شہر فرد فرستا ہی مختلط وہ ترستیا ہی فرقہ میں شاہزاد
کرم اوس پیچہ سوچ رضا	وہ ہو اپس جان دسوقدا	نہیں اوسکو حست تسلیما
جدالی کا رہتا ہے ہر وہ میڈا	گزری ہوا کی بصیر ضطراب	خدا کو لیو اوس کو سمجھ کر مہ
گدا ہم تمہارا تمہارا غلام	حلیک الصدقة حلیک سلام	کیا کام بھر ان دو اونکا
پر کو اوس پیچہ حضرت کی انظر تو پوچھا حاضر کی نکھش	پر حضرت پارک بھبھو فخر عالم	بجوتا ہو اوسکو خیال مصل
حضرور می و دینی بھوکر را ہے	وہ مہنما میں میں ل وہ	تو ہوتا ہو کہ صدہ اوسکی بیس محال
وہ فیر قدس کو ہو نہیں	وہ حاضر مہنما میں ل	وہ حاضر مہنما میں ل
وہ اطاف عالمی جو بود تھیں	وہ سدھ شویرہ نہ صدہ وہ	بصہ شویرہ نہ صدہ وہ
وہ اطاف عالمی کو سب کر	وہ کہنکا کہ مخہمی کو لطف ہے	وہ کہنکا کہ مخہمی کو لطف ہے
شہر فرورت اسما دکرم	لطف لطف کی اوسیہ سمجھی دبجم	لطف لطف کی اوسیہ سمجھی دبجم
ہو اونکی اکو نہیں بھوکر	وہ بارا فتحا ہی فتح ہر فتحاں	وہ بارا فتحا ہی فتح ہر فتحاں

بچو سند مین کلک و چخو
کار مردینه مین بچو شیب.
خود گیرون و چبلو تو پو کفنا
بیکار او و چبلو د کهار گمچو
سیجی آستانه سر کو چمکا
ر یون تا بردن چشی خنبو
دم آخمن تک ہونیں هن ز
لطفیج سبارک مین ہمدون ہو
لطف او نیچہ حضرت کی ہر دن
مرد دست سارک چم ہو ڈیرست

زیسته سکله شرکتیه و مصالحه منینه که آئینه اولیان نداشت و فقر صدق و صفا سفینه اقیاد است و گویی
سفینه است و مسند این طریقت داشتند از خدمت افراد است و مسکرا از این ادایت فرمایخرا حوال گذاشت
و چیزی عل مرأت دارم اخراج کشیده و ای تاب نهاده و هفت و چینک در هر چیز عباد بدر شجاعه کساله کا
و مهر و زمانه طالیبان آنیں خلوت گزینان طریقت است علیمیں محل نشینیا شهادت تو خطر
حداد شاپه سلوک است و شنور انظار عایض لوک سروستان از ایام است و درینه از
سامان و لذتو از زنگنهن میگذرد ای سهند و پسر ای ای اسراییه و لربایی مخزن اسرار و احوال
دستگاه اخواز میریان نشسته و کر خبر پر ایست و حرز جان ایهان هر دیان هر گونه شش ای ای همچنان

عرفانست و هر سطرش ابرو بحیله آلقان هر داره آش مهر در خشان رهنما هست و
هر نقطه اش اختر تابان پارسانی هر افسونگشت شهادت تحقیق هست و هر شش حرفش
کمند گردان دقیق لفظ شردمان ارباب قال است و هر عیشیرجان پسند صاحبان حال
بین اسطورشان خوار کوششگان کمال است و راه رشتن رهروان نزول وصال
سفیدی او روشنای چشم سخنیزه شعاران است و سیاهی او سرمه بصیرت شب زده دارد
اقتاً حاش فتح باب شمارت بهتی است و اختاش ختم امارات ولایت تصنیف لطیف
عالی و عالم علوم شرعیت و طریقت سالک پادشاه مسالک معرفت و عیین قدوه
مشایخ زمان زبده فضلاً دوران خلاف اصفیا و ارتی اولیا موصوف عرفان

منهی حل و حیا شاه محمد مصوم	سنیع صدق و صفا شاه محمد مصوم
یادگارِ کبر اشاه محمد مصوم	احمدی فقر زیارت اکابردار
روز و شب صحیح و سیاست شاه	یاد حق بمحقق شغل پهارتی دارد
خادم خیر و راست شاه محمد مصوم	صور تا خادم میوش بود و در منی
آمده برس راشاه محمد مصوم	از عربلای الطاف عیم رحمان
قدرتان شرف اشاه محمد مصوم	از تقاضای کمال شرف ذات آمر
قصراً و کرد و بنیاث شاه محمد مصوم	بود در هنر زردهست جهیلاً فخر حرا
چانشین سعد اشاه محمد مصوم	جذفر جلد پمیداشت سعید و درن
جان دل و قفت ولاشان محمد مصوم	با جناب شه او زنگ تدلی دارد
مجدد شش برگ زنوا شاه محمد مصوم	فقر را کرده غنی از فقر ای هنری
چانشین کملات شاه محمد مصوم	چلکی فضل و کمال آیده هور و قش او

مقدار علم اش شاہ محمد مقصوم	حافظ و عالم و صوفی و حقایق آگاہ
چار دساز غربا شاہ محمد مقصوم	صاحب جو دو سخا منظر المقام و عطا
حقستان کردہ ادا و ادھر محمد مقصوم	جود ناز و بخش خلائق طبع عین ناز
سر فراز دوسرا شاہ محمد مقصوم	پست دار دبواصح سر عالی ترتیب
ماہ ساز ذر سخا شاہ محمد مقصوم	محتش میں کم بہ نیرو کے فرعی بلاد
ترجمان قدما شاہ محمد مقصوم	حل کند نکتہ دیرینہ اہل عرفان
دستگیر صفات شاہ محمد مقصوم	ببری قوت اگر ضعف بیاری پیش
امن شرع و پر اشاده محمد مقصوم	ذات اوہست کے علم و تصوف مجاہ
سو کے حق را دنما شاہ محمد مقصوم	آمدہ بدر ظلمت کردہ مہند ستان
در بقا عین فنا شاہ محمد مقصوم	صور تاباقی و بیتم کم بمعنی دار د
لایق مح و ثنا شاہ محمد مقصوم	او تمباہ تکلف نستودم کہ بود

تقریط دلپیزیر تو نحال بوستان شاعری عنچہ تو خیر سخنوری غیر
از جان حافظ احمد علیخا حصت خلصن بشوق رامپوری سلامہ الملک العلی
حد اوس نخلینہ ان گلستان دو عالم کو سزاوار ہے جسے صرف ایک د
حرف حکم کرن میں بیاتین کو خیا بانھا ای مقصودے ارسانہ و گلہائی مراد سیو پرستہ
کیا چمنستان حقایق مخلوقات کو مذاق معرفت او شہقیاق کیفیات مصلحت
دیکھ رخور بادہ بھار حدائق مودت اور سرشار روائق ریاض مجبت فرمائ
پرماد مدن ذوق خسر خلقت کر کے او سکے مذاق میں شغل خاص اور کو
لئے پیدا کر دیا۔ لغت کے بیش بھا مسوئی اوس جب ان جہانیں

اور مطلوب روحاںیاں کو روپ نہیں دیتے اور کے قابل ہیں جسکی وجہ سے
 حکام میں ہر خود میں بھروسہ دولت جاوید کے پھولوں پر چھاؤر کے قابل ہیں جسکی وجہ سے
 آرزوں سے ہر فور آفتاب جہان تاب رسالت بسبب قرب شام قیامت کیا دکھاتا ہے
 شام کے قریب اوسکی نور اپنی اور جمپکیلی شعاعون کا جہلہ لانا سافران با دیہ غربت کے
 کالی کالی شام صیبت کی آئینوں ای بلا سے ڈراما ہر سطح مشرق سے تاریکی کا دسمبد
 بڑھنا شہزاد کی بلا خیر موجودین اور خود کی حشرت نگیر خبر سنانا ہے ایسے
 پھول وقت میں کسی گم گشہ بیان بان بلا کے دل سے یوچنا چاہئے کہ سنن
 بخیگل میں ہوا کے پر زور جوں کے تجھیں جہاڑیوں میں مکرا تحرک کر کیسی بسی ریک
 آوازین پسیدا کرتی ہیں۔ اور کسی عجز دہشت کستہ خاطر بے یار و مددگار کو نازک
 دل پر اون سخت اور بہی انک آوازون سے کیسا صدمہ پھینچتا ہے افتاب
 رسالت کے پر انوار شعاعون نے ایک حدت ہوئی کہ اسلامی دنیا کے ساروں
 آنکھیں محروم ہیں البتہ اون پر نور شعاعون نے ہر جو روشن ہو چکر تھے وہ بھی کبھی
 بخیگلوں کی طرح صد و سو سال آنکھوں کا نور ٹرپانے میں کمی نہیں کرتے لیکن افسوس فسوس
 جھالت کی تاریکی نے چار دنگ عالم کے سطھ میں اپنا ایسا سکھ بھالا لیا کہ اون
 روشنی بھی روز بروز کم ہوتی جاتی ہو جسکے باعث ہی مدھبی گلشنوں میں جو عارضی خلاف
 پیدا ہو کے وہ بھی گل سر سبد تجزی کا دعویٰ کرنے لگے اور پر انوار آنکھیں اون
 کاٹوں کے چھتے میں ایسی ہی مصروف ہیں جیسے کبھی اصل پھولوں کے چھتے ہیں
 مشغول تھیں ہاں اسلام کی مستگیری اور بھروسی کا شاید اسیت سے بہتر کوئی موقع نہیں
 ہوا۔ لئے کہ تنشہ لب اسلامی صورتیں پانی کی خواہش میں سیرا بپرورد

رہی ہیں احمد مسند والمنہ کے قد و وہ السالکین زبدۃ العارفین نو نہیاں گلشن شریعت نو باوہ
 چنستان طریقت عالیجنا فضیلت نا ب مولانا شاہ محمد مصوہ حمد ن نقشبندی مجددی
 او ام اللہ تعالیٰ ظلم علی روسر الطالبین نے اس مدہبی جہاز کو خیال باطل اور قصور
 باطل کے گرد اب سکے بچانیکی یوری پوری کوشش فرمائی اور صحیفہ مبارک سعیدیہ
 فی مولد سید الافتخار انجان تالیف لطیف تاج العمل از الراسخین وزبدۃ
 الا ولیا ر العارفین قطب جہان بخوبت زمان جناب حضرت شاہ احمد سعیدیہ
 نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہ کو شتر خدا مایا عاشقان صادق رسول تلقینیہ
 صلی اللہ علیہ وسلم علی آله واصحاب رب المشرقین والغربین کو مرشدہ ہو انہوں نے
 اسلامی کو دہو کا دینے کا کوئی موقع نہیں رہا اور اہل اسلام اوس راہ غیرستیقم
 نجات پائی جسکا باعث وہ میلاد خوان جاہل تھوڑے جنہوں نے اپنے رونق بازار کو واسطہ
 روایات صحیفہ یا موضوع کو شامل ذکر خیر میلاد کر کے اپنے ادب اسیں کے لئے درج
 میں عمارت کی نیوڈی ایتھی آئیں وجہ سے اسلام کو اتفاقی اصول میں مخالفہ
 اختلافی درخت جڑیں پکڑتے گئے سبجان اللہ کس تحقیق و تدقیق سے روایات
 صحیح کے درشتا ہوار سک تحریر میں پرلوئے ہیں جنکو دیکھنے سے آئیں علحدہ خدہ
 نور پر جمکی پرتی ہیں اور دل الگ محول ذات طہور تاثرات روحاںی ہیں جنہیں اللہ یہو
 ذکر میلاد شریف کی جہالت کے جہے ہو گئے لوگی صفائی کو حرص نہیں کر سزا خواہ
 تالیف فراہم کرناں کیا ہو جسکا نام حسن المکاہم فی اثبات المولد والتعیام
 ہے کہاں آئیں وہ کو رپشم جو با وجود دعویٰ اتباع سنت نبوی اس فریضے
 مانن ہیں آئیں - دیکھیں - اور اب اقول و افعال سمجھتے ہاں ہوں - کہہ آہ کھلائو

بوجہ نقصانِ محبت حضرت محبوب حماں سردار و جہاں کے موجب نقص ایکان کے
کس دلیری اور کجردی سے نافہم سلاماً تو نکو مراتب عالی پر فائز ہونے سے سمرہ کا
اور کھیا کچھ اپنی طبیعت ادعا مائے کے فضیلوں پر افتخار ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ جو اور
بے بہام عدن فیض سے دیر کونکلے ورنہ مخالفین کو اسقدر بھی جھرات نہوتی۔ آخر
میں وہ ناد تھنہ خرز کی تایید یہ کاشاںی ہے جو سکا نام ذکر السعید بن فی سیرۃ الولادیہ
ہے۔ یہ انمول ہیز ہے جسکو دیہنے کے لئے سلاماً تو کی انکھیں ہمیشہ منتظر رہتی ہیں
اہل سلام کی قدیمی تاریخ دانی کا شعبہ جبکو تذکرہ یا ترجمہ کہا جاتا ہے انہیں صفحہ خرز
بہترین اذکار میں سوکھی تین ہی ذکر ہیں اول خدا کا ذکر ہے اوسکے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکے بعد اون لوگوں کو اذکار برتریف جو اپنی کلی و جزی
خواہش نہ کو مجتبت خدا کے تعالیٰ و عشق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا
کر چکے اور مروف احکام شریعت و معارف حقیقت ہوئے اس لشکر نمثبر کے میں
یہ تینوں معاجین مختلف الہیہ و تنفق الخا صیة ایک ہی جگہ جمع ہیں۔ اسی اللہ تو
سب سلاماً تو نکو تو فتح عطا کر کہ اونکی بے نور آنکھیں مرتے وقت تک اسی جمع
نمثبر کے کی سیرے کے سنبور کرتی رہیں اور ہر فرد بشروع اسکے
اسکو جل جو دے۔ آئیں۔

قطعاً یا نیح رخیہ قلم جو اہر قم مصدر علم و حیا من اساح مسلم و ذکار حاکم لا
سحر الہیا فی وقت و قایق سخنی اوس تابعیہ تباری امیر محمد صبیخ نکاحتہ سرخونی اسکے

صصوم صفت شاہ محمد صوصوم پ	فرزند رشید شاہ حق اپنیں کا
سے ہے تو مجسم وہ سعید کوئی نہیں کا	کسا جو سلسلہ بوزبان کو خسین کا

لہمہین چھپوائیں وہ کتابیں اونچے
زیگھین ہیں مضافاً میں ہرایات ہے
تایخ کی محض سے جب تک تو شیر
حیرت یہ ہوئی کہ میں اور اسکی راواج
خلت ہوئی جسے بخدا عتی سی دی پی
آخر کہا دل نے کتمیل ہر فرض
تب میں کہا مصوع تایخ کیسی
مجموعہ تبرکات اہل دین کا

نتیجہ تایخ منقطعہ شاعر عذب البیان ماہر فنون زبان سالک مسلم حیثیتی امیر اللہ صاحب متحصل صحیلیم سلام اللہ علیہ

فخر جہاں والا لکھنیکو صفت قدسیہ
راہ خدا کے پشوپیرو جوان کرہنا
سلطانِ اقليم سایں شیرین سخن شیرین ہیا
لکھار سالم اک نیا ترقی مجسم عیۃ
اول میں تعریف نبی میلا حضرت کی تھی
دوم رسالہ میں کہا حال کمال اکیا
کیا کیا سوم میں تیا م اثبات میلا دوام
تصنیف فخر ہر ولی احمد سعید ذی حشمت
اسلاف کی مرح و فرشا یعنی اب و بعد کشم
تا ہو مسجد خاصہ عام تعظیم حضرت ہبوزہ کم

چھپ کر یہ مجموعہ ہو امشب جو سب جا جا
کہنے والی طبع رسالہ م ہو گئی کرنا رقم

تسلیم وقت فکرگیری مارش کامصرع ملا

قطعاً يرجى خاتمة كتاب جواهر سلک من شیوهٔ فخر علمان تبیشی اخیر حجت‌الاسلام‌نویس سلک لفظی

عجیب یاد دیده چویا پا گیر که مسلمان چویک سکو و بیکرتا اگر تاریخ نکھنایا چاپت است لکه هنوز روح آفراد ذکر نیست

قیمت ۵ ملیح مومنا که متشکله از خواصی مخصوص این حب و این مخصوصیت را می‌دانند

مودھضرت کی رہان نیڑا	حق کا محبوب بشارت	بہری بخت یں زندگی	جمع بھا اور پا اوسکی صورت
ہوزبان جموش عرفانی	بصدق احرف خوان حیرت	جسم پاپرہ سو اطھر کا	رشته جان پک عفت

ذات پاکِ مُحیٰ سے لگا حق کا یہ رشتہ محبت ہے، نہ مجازی ہمیں کلی محبوبی
ہم محبت تو اسکی نہ فرض کہ یہ ربت جہاں کلی سفت ہے، بہراں حیات ایمانی
ظلیت آباد ملک حمت ہے، قرنیش اپنے شے

بتوہ اوس لکھنؤ کی رینہنگاہت جسکی منزل مقام حیرت
محل اٹھو گا بھی نالمح سبزی بخشنے پر یہ ملاحت
رکشنا خوش پختہ اصلی سبزی کا حسنی کے ساتھ
حصن خودول خوبی سنتے

حضرت حبیب علیہ السلام کی مدد و مصلحت سے اپنے دشمنوں کی بستگی خلیفہ
مذکور حجت بن سیاہ پر گھینوں دیدے لے پڑھ کی طاقت مود و حضرت زادعظام عالمت اکی بستگی خلیفہ
اس مقام کے رکنیت کی ہوا فضل دی میں یہ جنت ہے جز خدا اقدس اکی جاؤ کوں بسکے قدر اکی دنہماں

ایل کو شہزادی کا حاصل ہے بھی صحیح ہے ایسی تعمیر کیا ہے جن میں یہ مکان رشک فتح حضرت خاص حضرت ہر سید کی داسطہ کی لی اُستھے ہے رحمت کے جساب پاپے کریم فتح کج جرم سے نہ عنۃ تبلیغ اسکے ساتھ میں تھے کہ سجن نگے ہے سکا

مشکوک عجیب نہ پائیں تھیں اسکے عین چوتھے، یعنی متناسب سیں لی صورت
اُس کے عکولت کے عین کی اڑاکر قصرِ حرام کی درست ہے، دشمن یعنی کوئی خل کا پیرو
جبکہ سکا نہیں رکز جو سکا کیمپ وہ میان لاق زیارت ہے، مال بانخوا نہو کا و بیکا تو جو کہ سکا کیفیل بیجت

بُس نَّا يَنْ لَدَرْ بُوْلَهْ بُوْلَهْ
فَرْ شِيْعَهْ بِيْهِيْ كَيْ نَهْدَتْ
لَهْتْ مَهْرَهْ لَهْتْ مَهْرَهْ
لَهْتْ مَهْرَهْ لَهْتْ مَهْرَهْ

بکریہ لاکن کو صفت کی حفظ
بمحضے پرسین شناخونی

اسکی محنت اور اسکی حرمت
شاہ مخصوصہ کی عنایت ہے

اسکا صانع نبود بلکہ قدر

لہیہ بونی حرمت ہے

اسکا عجاز کی کرتے ہیں

شنبوی مرح موبیارک بخشہ قلم غیر قلم جناب مولوی محمد حسین صداقت نما سرکار

مرحباً موسے شاہ میر
مرحباً آئت خرا اور
مرحباً آئت ایمان
مرحباً آردنق بزم فہمان
مرحباً احمد مت بوعالا
مرحباً خستہ جانوں کی دو
مرحباً احرز بازو یقسن
مرحباً چشمہ ساری حرمت
زند بان آسمان فرم
مرحباً جانکی تشفیٰ مرحب
جان ایمان حیث و دلکی عیاد
بپولیوست شرمن انکو میان
اس تمنی کی برجی لیجو
بر تو و مولا کی تو ای سفرزاد

مرحباً ابو حبیم جان بیز
مرحباً بونک خدا شخا
مرحباً ایت جان
مرحباً اپرده راز نہان
مرحباً سید سادات دین
مرحباً سر و بستان
مرحباً دنیاں اسٹین
مرحباً کشیع بزم بصر
مرحباً رفت حکوم علم
مرحباً اشام و میثال
مرحباً رہہ قدسی خال
مرحباً دلکی اسی مرحبا
پیر مسٹن، غیرت مفت نہما
یہ جواز ترین تہار سی جان
پیش قل ایک شفاعت گی
سد صلوٰۃ و حمد لام کارست

مرحباً اسلام خل صطفا
مرحباً بونک صدرا جا
مرحباً ایت مقصود کو
مرحباً ایت نوبل
مرحباً ایت نویحد
مرحباً ایت روحاں
مرحباً عرضیں کر کم
مرحباً شکری طلاق کر کردا
مرحباً احمدت بے قلم
مرحباً رہہ قدسی خال
مرحباً اپرده قدسی خال
مرحباً حمد کے سامان مرحبا
رونق افزام بونک بیان
جان بہار دیدے دشنا و در
جسکر تھی اون شفاعت گام
جسپت اندین دین شفیع

مرحباً اموک بزم صطفا
مرحباً ایت بدر صدرا جا
مرحباً اموک دیوبیل
مرحباً ایت نویحد
مرحباً ایت روحاں
مرحباً عرضیں کر کم
مرحباً شکری طلاق کر کردا
مرحباً احمدت بے قلم
مرحباً رہہ قدسی خال
مرحباً اپرده قدسی خال
مرحباً حمد کے سامان مرحبا
رونق افزام بونک بیان
جان بہار دیدے دشنا و در
جسکر تھی اون شفاعت گام
جسپت اندین دین شفیع

نک

ا) محمد شدہ المنہ کے کتاب استاذ کر السعیدین فی سیرۃ ابوالدرن تصفیہ شفیع سیاح
بیدار شریعت سیباح بحر طافیت قدوة ایں الکین زبدۃ العارفین عالیجنب فضیلت مانجتبا
حضرت شاہ محمد مخصوص صاحب نقشبندی مجددی دام اللہ تعالیٰ ظلہم تابع یار و دم
ماہ مبارک شعبان شنبہ ۱۴ ہجری بعلم نادر قلم غشیٰ محمد علیخان حرف دولہ خان تکمیل
جناب مولانا الحنفی جشن حسب صداقت مرجان رئیس رامپوری - در مطبع مطبخ المقرر تصلی علیہ رحیم
بخلیع طبع آرستہ دیرستہ گردیدہ اے اللہ تعالیٰ سلما نو کو تو فرق دی کہ اس ختنہ اذکار
خوبی کر صفائی قلب صلی علیہ رحیم - بونکی صاحب بد و ن اجازت اس تغیر کو قصد طبع مگر کیں